براے ثانویہ عامہ تنظیم المدارس

منہاج النحو

مفتی محمد خان قادری

جامعہ اسلامیہ لاہور

1- فصیح روڈ اسلامیہ پارک
لاہور فون : 7594003

Marfat.com

عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝

مِنہاجُ النحو

مصنّفہ

مُفتی مُحمّد خان قادری

جامعہ اسلامیہ لاہور

1997

Marfat.com

84546

نام کتاب	منہاج النحو
مصنف	مفتی محمد خان قادری
پروف ریڈنگ	پروفیسر محمد ارشد نقشبندی، حافظ محمد اعظم
طابع	ملک محبوب الرسول قادری
ناشر	جامعہ اسلامیہ لاہور
طباعت بار اول	۱۴۱۱ھ (۱۹۹۰ء)
″ باردوم	۱۴۱۴ھ (۱۹۹۳ء)
″ بارسوم	۱۴۱۷ھ (مئی ۱۹۹۶ء)
″ بارچہارم	۱۴۱۸ھ (جون ۱۹۹۷ء)
تعداد	۲۲۰۰
قیمت	۴۲ روپے

Marfat.com

اِہداء

بابُ مدینۃِ العِلم

مولائے کائنات

امیرالمؤمنین

سیّدنا علیؓ المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

کے حضور

جن کے فیضان سے علوم کے انوار چاردانگِ عالم چمکے ———

... نحو کے مُوجد و مؤسّس کہ جس سے قرآن و حدیث کی تفہیم نصیب ہوئی!

ع : "شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا"

(یہ تحریر بتاریخ ۲۹ رجب المرجب ۱۴۱۰ھ مطابق ۲۶ فروری ۱۹۸۹ء بروز پیر بوقت ظہر (۱½ بجے دن) نجف اشرف میں تاجدارِ علم کے قدموں میں بصد عجز و نیاز لکھی گئی)

گر قبول افتد زہے عزوشرف

Marfat.com

احکامِ تکلیفیہ فرض، واجب، سُنّت، مُستحب، مُباح، حرام، مکروہِ تحریمی و تنزیہی، اسائت، خلافِ اَولیٰ کے تفصیلی بیان پر مشتمل

معارفُ الاحکام

تصنیف

مفتی محمد خاں قادری

جامعہ اسلامیہ لاہور
۱۔ فصیح روڈ۔ اسلامیہ پارک، سمن آباد، لاہور

Marfat.com

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱	تعریفِ نحو	۱۹	۱۹	مبتدا اور خبر کا بیان	۶۷
۲	لفظ کی تعریف و تقسیم	۲۳	۲۰	نواسخ جملہ کا بیان	۷۲
۳	سہ اقسام کی علامات	۲۵	۲۱	افعال مقاربہ کا بیان	۷۶
۴	مُرکّب	۲۸	۲۲	حروف مشبّہ بفعل	۷۹
۵	جُملہ انشائیہ کی اقسام	۳۰	۲۳	مقامات اِنَّ اور اَنَّ	۸۲
۶	مُرکّب غیر مفید اور اس کی اقسام	۳۲	۲۴	حروف مشابہ بِلَیْسَ	۸۶
۷	اِسم کی بحث	۳۴	۲۵	لا نفی جنس	۸۸
۸	جنس کے اعتبار سے اِسم کی تقسیم	۳۷	۲۶	فاعل کی بحث	۹۰
۹	تعریف و تنکیر کے اعتبار سے اِسم کی اقسام	۳۹	۲۷	احکام فاعل	۹۱
۱۰	عامل اور اعراب کا بیان	۴۱	۲۸	مفاعیل خمسہ	۹۵
۱۱	اعراب کی تقسیمات	۴۲	۲۹	مفعول بہ کے فعل (عامل) کو حذف کرنے کی صورتیں	۹۷
۱۲	معرب اور مبنی کا بیان	۴۴			
۱۳	اعراب و بنا کے اعتبار سے اسم کی تقسیم	۴۵	۳۰	مفعول مطلق	۱۰۲
۱۴	اسم متمکن کی اقسام کا اعراب	۴۹	۳۱	مفعول لہٗ	۱۰۴
۱۵	فعل مضارع کا اعراب	۵۲	۳۲	مفعول فیہ	۱۰۶
۱۶	منصرف اور غیر منصرف کا بیان	۵۵	۳۳	ظرف مکان کی اقسام	۱۰۷
۱۷	ظرف اور جار مجرور کی بحث	۶۴	۳۴	مفعول معہٗ	۱۰۸
۱۸	مرفوعات، منصوبات اور مجرورات کا بیان	۶۶	۳۵	منادیٰ کی بحث	۱۱۰

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۳۶	حال	۱۱۷	۵۳	اسمِ تام	۱۵۹
۳۷	وہ مقامات جہاں نکرہ ذوالحال بنتا ہے	۱۲۰	۵۴	اسم غیر متمکن کی تقسیم	۱۶۱
			۵۵	ضمیر مرفوع متصل کی تقسیم	۱۶۴
۳۸	حال اور ذوالحال کے درمیان رابطہ	۱۲۲	۵۶	اسمارِ اشارات	۱۶۷
۳۹	تمیز	۱۲۴	۵۷	اسمارِ موصولات	۱۶۹
۴۰	اعداد مبہمہ کی تفصیل	۱۲۵	۵۸	اسمارِ افعال	۱۷۲
۴۱	مستثنیٰ	۱۲۹	۵۹	اسمارِ اصوات	۱۷۵
۴۲	مجرورات کا بیان	۱۳۳	۶۰	اسمارِ ظروف	۱۷۶
۴۳	توابع کا بیان	۱۳۶	۶۱	افعال قلوب کی بحث	۱۸۱
۴۴	تاکید	۱۴۰	۶۲	افعال مدح و ذم	۱۸۳
۴۵	بدل	۱۴۲	۶۳	افعال تعجب	۱۸۵
۴۶	عطف بیان	۱۴۴	۶۴	فعل مضارع	۱۸۸
۴۷	اسمار عاملہ	۱۴۷	۶۵	جوازم کا بیان	۱۹۱
۴۸	اسم فاعل	۱۴۹	۶۶	افعال مبنیہ کا بیان	۱۹۳
۴۹	اسم مفعول	۱۵۱	۶۷	حرف کا بیان	۱۹۵
۵۰	صفت مشبّہ	۱۵۳	۶۸	حروفِ غیر عاملہ	۱۹۸
۵۱	اسم تفضیل	۱۵۵	۶۹	عدد کی بحث	۲۰۲
۵۲	اسمارِ شرط	۱۵۶	۷۰	تصغیر کا بیان	۲۰۸

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ
سید الانبیاء والمرسلین وعلیٰ آلہ الطیبین
الطاہرین واصحابہ الہادین المہدیین
ومن تبعہم باحسان الی یوم الدین ۔

یہ بات عیاں و واضح ہے کہ کتاب وسنت کے صحیح فہم وادراک کے لئے جن علوم عربیہ سے واقفیت و آگاہی ضروری ہے ان میں صرف ونحو کو بنیادی حیثیت حاصل ہے ۔ان میں دسترس حاصل کئے بغیر علوم عربیہ سے آگاہی ممکن نہیں ۔ اس لئے علماء نے ہر دور کے تقاضوں کے مطابق ان فنون پر بڑی محنت کی اور عربی کے ساتھ ساتھ اردو، فارسی، پنجابی اور دیگر تمام مروجہ علمی زبانوں میں بہتر سے بہتر نظم کے ساتھ کتب لکھیں ۔

ہمارے ہاں اکثر مدارس کے نصاب میں نحو کے لئے جو کتب شاملِ نصاب ہیں ان کے بارے میں دورانِ تدریس یہ احساس ہوا کہ ان سے طلبہ میں وہ استعداد پیدا نہیں ہو پاتی جو کہ مطلوب ہے ۔ اس لئے راقم نے بعض اہم کتبِ نحو کے مطالعہ کے بعد طلبہ کو اس فن میں ایک نظم کے ساتھ نوٹس لکھوائے ۔ الحمد للہ ان سے طلبہ کی استعداد میں قابلِ ذکر اضافہ ہوا ۔ میں نے محسوس کیا کہ جو طلبہ ان کو سمجھ کر محفوظ کر لیتے ہیں انہیں نحو پہ کافی حد تک عبور حاصل ہو جاتا ہے ۔ اس کامیاب تجربہ

Marfat.com

کے بعد میں نے انہیں جب کتاب کی شکل میں مرتب کیا تو اہل علم نے بڑی پذیرائی بخشی اور متعدد مدارس نے اسے شامل نصاب کیا۔

اب بحمداللہ تنظیم المدارس پاکستان نے ۱۴۱۶ھ سے نافذ العمل نصاب برائے ثانویہ عامہ میں اسے شامل کرلیا ہے۔

اللہ تعالےٰ حضور کے وسیلہ سے اسے ہم سب کے لیے نافع بنائے۔ آمین!

بندہ صرف اور اصول فقہ پر بھی کام کر رہا ہے۔ اس کی تکمیل کے لیے دعاؤں کی درخواست ہے۔

محمد خان قادری

جامع رحمانیہ شادمان لاہور

Marfat.com

مفتی محمد خاں قادری کی علمی و تحقیقی خدمات

محمد خلیل الرحمٰن قادری، مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی دعوتِ اسلامیہ

محترم مفتی محمد خاں قادری وہ بلند پایہ محقق ہیں جنہوں تحصیلِ علم کے بعد دینی علوم کی تدریس اور رجال کار کی تیاری کے ساتھ ساتھ طویل عرصے تک اپنے آپ کو مطالعہ میں مشغول رکھا۔ اُس دور میں کثرتِ مطالعہ گویا ان کی غذا تھی لیکن لکھنے لکھانے سے انہیں سخت پرہیز تھا۔ چھوٹے موٹے مضامین اور مقالوں کے علاوہ جو انہوں نے مختلف جرائد کے لیے لکھے، انہوں نے تحقیقی و اشاعتی میدان میں کوئی قابلِ ذکر کام نہ کیا۔ کچھ کیا بھی تو وہ بوجوہ منظر عام پر نہ آسکا۔ آج سے پانچ چھ سال قبل انہوں نے مکمل شرح صدر کے ساتھ تصنیف و تالیف کو اپنی بھرپور زندگی کی اولین ترجیح بنالیا۔ تب سے ان کا قلم مسلسل حرکت میں ہے۔ چنانچہ اس مختصر سی مدت میں ان کی تین درجن کے قریب کتب زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر منظرِ عام پر آچکی ہیں جبکہ درجنوں موضوعات پر کام ہو رہا ہے۔ پھر لطف کی بات یہ ہے کہ ان کے اس تحقیقی و اشاعتی کام میں بے حد تنوع ہے انہوں نے کسی ایک جہت پر کام نہیں کیا بلکہ متعدد جہات کو اپنے احاطے میں لیا ہے۔ اور یہ کہنا بے جا نہیں ہوگا کہ

Marfat.com

انہوں نے آنیوالے محققین کو تحقیق کے نئے نئے زاویے دیے ہیں۔ ان کے کام میں جہاں تسلسل نظر آتا ہے وہاں جدّت بھی نظر آتی ہے۔ ثقاہت کے ساتھ ساتھ جاذبیت، دلائل و براہین کے ساتھ ساتھ دردمندی۔ دلسوزی اور کثرت کے ساتھ تنوع نمایاں طور پر نظر آتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے کام کو نہ صرف اہل علم اور خواص میں پذیرائی حاصل ہوئی ہے بلکہ عوام میں بھی بے حد مقبولیت نصیب ہوئی ہے۔ ان کے تحقیقی کام پر قدرے تفصیلی جائزہ پیشِ خدمت ہے۔

تراجم

موصوف کے تحقیقی کام کی ایک نمایاں جہت مختلف کتب کے تراجم ہیں۔ پھر تراجم کے اس کام میں بھی بہت تنوع ہے۔

فتاوٰی رضویہ کا ترجمہ

صاحبانِ علم بخوبی جانتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاںؒ کا تصنیف کردہ ۱۲ جلدوں پر مشتمل "فتاوٰی رضویہ" فقہ اسلامی کا عظیم شاہکار ہے۔ جس کی ایک ایک سطر سے علم و حکمت کے چشمے پھوٹ رہے ہیں۔ اس عظیم علمی ورثے کو اردو خواں طبقے تک پہنچانا از حد ضروری تھا۔ بحمد اللہ تعالیٰ مفتی صاحب نے اس کام کی اہمیت اور ناگزیریت کو محسوس کرتے ہوئے اب تک اس کی پانچویں سے دسویں جلد تک کا ترجمہ مکمل کر لیا ہے جس کی اشاعت کا بندوبست رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور نے کیا ہے۔ وہ باقی جلدوں کے ترجمے کا کام بھی بڑی تیزی سے مکمل کر رہے ہیں۔ محترم مفتی صاحب کی اس عظیم کاوش کو دیگر علمائے کرام کے علاوہ ان کے اساتذہ محترم المقام حضرت مفتی عبد القیوم ہزاروی اور حضرت علامہ عبد الحکیم شرف قادری

Marfat.com

نے بھی بے حد سراہا ہے اور انکی بھرپور حوصلہ افزائی کی ہے۔

اسلاف کی کتب کے تراجم

اسلام کا بہت بڑا علمی سرمایہ عربی زبان میں ہے۔ ہمارے اسلاف امام سیوطی، امام زرقانی، علامہ خفاجی، ملا علی قاری، قاضی عیاض، شیخ عبد الغنی نابلسی، شاہ عبدالحق دہلوی، امام نبہانی، مجدد الف ثانی اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہم اللہ تعالیٰ وغیرہم کی بیش بہا تصانیف کے اردو تراجم کے ذریعے نہ صرف برصغیر پاک و ہند میں بلکہ دنیا بھر میں جہاں اردو خوان طبقہ موجود ہے بدعقیدگی اور گمراہی و ضلالت کے آگے مضبوط بند باندھا جا سکتا ہے۔ محترم مفتی صاحب اس محاذ پر بھی پوری تندہی کے ساتھ سرگرم عمل نظر آتے ہیں۔

اب تک انہوں نے حضرت شیخ احمد تلمسانی کی عظیم تصنیف "فتح المتعال فی مدح النعال" کا اردو ترجمہ کیا ہے جو پوری آب و تاب کے ساتھ "فضائل نعلین حضور صلی اللہ علیہ وسلم" کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔ حضور پاک ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین پاک کے فضائل پر یہ اردو زبان کی جامع اور ضخیم ترین کتاب ہے جس کی سطر سطر میں عشاق کے لیے فرحت کا سامان موجود ہے۔

اسی طرح حضرت امام ابن رجب حنبلی کی کتاب "الخشوع فی الصلوٰۃ" اور حضرت ملا علی قاری کی تصنیف لطیف "فصول مهمة فی حصول المتمه" کا اردو ترجمہ بھی مکمل کر چکے ہیں۔ ان دونوں کتب کا ترجمہ اور اسی موضوع پر ان کا اپنا خوبصورت مقالہ یکجا صورت میں "نماز میں خشوع و خضوع کیسے حاصل کیا جا سکتا ہے؟" کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔ اردو زبان میں اس اچھوتے موضوع پر اس قدر جامع اور دلنشین کام پہلی مرتبہ سامنے آیا ہے۔

Marfat.com

امام نبہانی کی خوبصورت تالیف "اتحاف المسلم" کا بھی اردو ترجمہ مکمل کر چکے ہیں جو جلد ہی "اللہ اللہ حضورؐ کی باتیں" کے نام سے منظر عام پر آرہا ہے۔

محترم مفتی صاحب نے اپنی نگرانی میں اپنے جواں سال شاگردوں اور بعض دیگر محققین کے ذریعے بھی اسلاف کی نادر کتب کے تراجم کروا کر شائع کیے ہیں جن کا تفصیلی تذکرہ آگے آئے گا۔

آج کل وہ زرقانی شرح المواهب اللدنيه اور سبل الهدى و الرشاد للشيخ الصالحی کا اردو ترجمہ کر رہے ہیں۔ علمائے کرام جانتے ہیں کہ یہ عظیم ورثہ کتب سیرت میں ماخذ کی حیثیت رکھتا ہے۔ عربی زبان میں بھی سیرت پر اس قدر جامع کام ناپید ہے۔ اس کے اردو ترجمہ کی اشاعت کے بعد اردو میں سیرت پر کام کے حوالے سے بہت بڑا خلا پر ہو جائے گا۔

مسئلہ حاضر و ناظر پر امام حسین بن محمد شافعی کی کتاب "اثبات وجود النبی فی کل مکان" کا اردو ترجمہ بھی مکمل فرما چکے ہیں جو طباعت کے آخری مراحل میں ہے۔

عرب علماء کی کتب کے تراجم

اہلِ علم بخوبی جانتے ہیں عقائد کے حوالے سے علمی یورشوں اور نظری جدال کا جو ماحول عرب میں پیدا ہو چکا ہے عجم اس سے بہت پیچھے ہے۔ وہاں اختلافی اور نزاعی موضوعات پر کثرت کے ساتھ کتب شائع ہو رہی ہیں۔ ادھر دیگر مسالک کے اہلِ علم دھڑا دھڑ ان عربی کتب کے تراجم (اردو) شائع کر کے اس علمی جنگ کا ایک نیا محاذ یہاں بھی کھول رہے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ان موضوعات پر جو کتب عرب کے علمائے اہلِ سنّت نے لکھی ہیں ان کے اردو تراجم بھی شائع کیے جائیں تاکہ اس نئے

Marfat.com

علمی محاذ پر باطل افکار اور گمراہ کن نظریات کا منہ توڑ جواب دیا جا سکے۔ الحمدللہ مفتی صاحب نے اس حوالے سے بھی گرانقدر خدمات سرانجام دی ہیں۔

سعودی عرب کے معروف عالم دین السید محمد بن علوی مالکی کی دو عدد کتب۔ "الذخائر المحمدیۃ" کا اردو ترجمہ "ذخائرِ محمدیہ" اور "شفاء الفواد بزیارۃ خیر العباد" کا اردو ترجمہ "درِ رسول ﷺ کی حاضری" کے نام سے شائع کر چکے ہیں۔

ان کتب کے مصنف جب حال ہی میں پاکستان تشریف لائے تو انہوں نے کام کی بے حد قدر افزائی کی۔ ان سے ملاقات کے لیے خصوصی طور پر وقت نکالا بلکہ بھرپور مصروفیات اور مختصر قیام کے باوجود ان کے جامعہ میں بھی تشریف لائے۔

ڈاکٹر خلیل ابراہیم ملا خاطر کی باکمال تصنیف "عظیم قدرہ و رفعۃ مکانتہ عند اللہ تعالیٰ" کا اردو ترجمہ "امتیازاتِ مصطفیٰ" کے نام سے شائع کر چکے ہیں۔

افراد کی تیاری

محترم مفتی صاحب کا نمایاں ترین وصف یہ ہے کہ وہ نہ صرف خود شبانہ روز محنت کر رہے ہیں بلکہ درجنوں افراد میں علمی و تحقیقی کام کرنے کی روح پھونک چکے ہیں۔ وہ اپنے باصلاحیت شاگردوں اور دیگر نوخیز اہل قلم کو ان کی استعداد اور ذوق کے پیش نظر کوئی کام تفویض کرتے ہیں پھر ہر مرحلہ پر اس کام کی نگرانی کرتے ہیں اور کام مکمل ہونے پر اس کی اشاعت کا بندوبست بھی فرما دیتے ہیں۔ اس طریق پر اب تک درجن کے لگ بھگ کتب کی اشاعت ہو چکی ہے جن میں بیشتر اسلاف کی نادر کتب اور عرب علماء کی جدید تصانیف کے اردو تراجم ہیں۔

Marfat.com

علامہ محمد اکبر علی خاں نے شیخ المحدثین امام عبد الرؤف المناوی کی کتاب — "اتحاف السائل بما لفاطمة من المناقب والفضائل" کا ترجمہ کیا ہے جسے "فضائل و مناقب سیدہ فاطمۃ الزہراء" کے نام سے شائع کیا گیا ہے۔ وہ امام جلال الدین السیوطیؒ کی کتاب "الباھر فی حکم النبی بالباطن والظاھر" کا اردو ترجمہ بھی مکمل کر چکے ہیں۔ جس کی اشاعت "حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حکمرانی ظاہر و باطن پر" کے نام سے ہو چکی ہے۔ مزید برآں وہ ملا علی قاریؒ کی کتاب "المورد الروی" حافظ ابن کثیر کی کتاب "مولد رسول اللہ" اور حافظ ابن حجر کی کتاب — "مولد النبی" کا ترجمہ بھی مکمل کر چکے ہیں۔ یہ تراجم بھی جلد شائع ہو جائیں گے۔

حافظ محمد طاہر تحمی امام نبھانی کی کتاب "الرحمة المهداة فی فضل الصلوٰة" کا اردو ترجمہ مکمل کر چکے ہیں۔ جو نماز کی اہمیت وفضیلت" کے عنوان سے شائع ہو چکا ہے۔ اب وہ امام بیہقی کی تصنیف "شعب الایمان" کا ترجمہ تیزی کے ساتھ مکمل کر رہے ہیں۔

عرب کے معروف عالم شیخ محمود سعید ممدوح کی کتاب الاعلام باستحباب شد الرحل لزیارة خیر الانام کا اردو ترجمہ کرنے کی سعادت مولانا ممتاز احمد سدیدی کے حصہ میں آئی ہے۔ یہ ترجمہ" اصل مراد حاضری اس پاک در کی ہے" کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔ فاضل مصنف کی ایک اور اہم کتاب "رفع المنارة فی تخریج احادیث التوسل والزیارة" کا اردو ترجمہ علامہ محمد عباس رضوی نے مکمل کر لیا ہے جو جلد شائع ہو جائے گی۔ اس کتاب میں توسل اور زیارتِ نبویؐ کے موضوع پر اعتراضات کا مسکت جواب دیا گیا ہے۔ موصوف مترجم نے ابن حجر مکی کی کتاب "الجوهر المنظم" اور قاضی اسماعیل بن اسحٰق کی کتاب "فضل الصلاة علی النبی" کے تراجم بھی مکمل کر لیے ہیں۔

Marfat.com

حافظ محمد اشفاق جلالی امام مجدالدین فیروز آبادی کی تصنیف "الصلوٰۃ والبشر فی الصلوٰۃ علی خیر البشر" کا اردو ترجمہ مکمل کر رہے ہیں۔

پروفیسر سید ذاکر حسین شاہ نے مولانا عبدالحئی لکھنوی کی تصنیف "سباحۃ الفکر" کا اردو ترجمہ مکمل کیا ہے جسے "کیا بلند آواز سے ذکر کرنا جائز ہے!" کے نام سے شائع کیا جا رہا ہے۔ امام سیوطی نے اسی موضوع پر ایک کتاب "نتیجۃ الفکر" تحریر کی ہے۔ مولانا فضل حنان سعیدی استاذ جامعہ اسلامیہ لاہور نے اس کا ترجمہ مکمل کر لیا ہے۔

ڈاکٹر مبارز ملک صاحب نے ڈاکٹر محمد عبدہٗ یمانی کی کتاب "علموا اولادکم محبۃ رسول اللہ" کا اردو ترجمہ کیا ہے جو "اولاد کو سکھاؤ محبت حضور کی" کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔ مترجم نے مصنف کی دوسری کتاب "علموا اولادکم محبۃ ال بیت النبی" کا ترجمہ بھی مکمل کر لیا ہے۔ جو عنقریب شائع ہونے والا ہے۔ مصنف موصوف کی ایک اور کتاب "بابی انت و امی یا رسول اللہ" کا ترجمہ مولانا ساجد حسین الهاشمی نے کیا تھا جو "کروں تیرے نام پہ جاں فدا" کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔

بحمداللہ مترجمین اور محققین کی تیاری کا یہ سلسلہ بھی فروغ پذیر ہے۔

شروحات

تراجم کے ساتھ ساتھ محترم مفتی صاحب نے شروحات کا کام بھی شروع کر رکھا ہے۔ انہوں نے امام اہلِ محبت حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلویؒ کے شہرۂ آفاق سلام "مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام" کی شرح مکمل کی ہے جو ۵۶۵ صفحات پر مشتمل دیدہ زیب کتاب کی صورت میں "شرح سلام رضا" کے نام سے شائع

Marfat.com

ہو چکی ہے۔

حق بات تو یہ ہے کہ جس طرح یہ سلام منفرد و لیگانہ ہے اسی طرح اس کی شرح بھی ممتاز اور منفرد ہے۔ یہ سلام بھی سدا بہار ہے اور اس کی شرح بھی سدا بہار۔ جس طرح اس سلام کو عوام و خواص میں مقبولیت نصیب ہوئی اسی طرح اس کی شرح کو بھی عوام و خواص میں پذیرائی حاصل ہوئی۔ متعدد اہلِ علم نے یہ برملا اعتراف کیا ہے کہ محترم مفتی صاحب نے شرح کا حق ادا کر دیا ہے۔

استاذ العلماء حضرت علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری نقشبندی مدظلہ العالی فرماتے ہیں: "اور صحیح یہ ہے کہ انہوں نے شرح لکھنے کا حق ادا کر دیا ہے۔ بلاشبہ وہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام غلاموں اور عقیدت کیشوں کی طرف سے شکریئے اور مبارکباد کے مستحق ہیں۔"

ماہرِ رضویات حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری نے ان کو یوں خراجِ تحسین پیش کیا ہے:

"اس شرح سے ایک طرف امام احمد رضا کے وسعتِ علم و فضل کا پتہ چلتا ہے تو دوسری طرف حضرت شارح کی وسعتِ علم و دانش کا۔ وہ ایک ممتاز عالمِ دین بے مثال معلّم اور ممتاز مصنّف ہیں۔ دین و مسلک کے لیے انہوں نے قابلِ قدر خدمات انجام دی ہیں۔ امام احمد رضا نے سمندر کو کوزے میں سمویا اور حضرت شارح نے اس سمندر کو کوزے سے نکالا۔"

اعلیٰ حضرت کے کلام کے ماہر جناب شمسؔ بریلوی نے نہ صرف حسبِ ذیل الفاظ میں ان کی اس کاوش کو سراہا ہے بلکہ اس شرح پر منظوم خراجِ تحسین بھی پیش کیا ہے. جو نئے ایڈیشن میں شاملِ اشاعت کر لیا گیا ہے۔

اب محترم مفتی صاحب "قصیدۂ نور" اور "قصیدہ معراجیہ" کی شرح لکھنے میں مصروف ہیں۔ یہ شروحات بھی یقیناً اپنی مثال آپ ہوں گی۔

Marfat.com

قرآنیات

قرآن حکیم کے اردو ترجمہ اور تفسیر پر بحمداللہ کسی نہ کسی درجے میں کام ہوا ہے۔ لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ قرآن حکیم کے آفاقی پیغام کی مؤثر تفہیم اور ابلاغ کے لیے خدمتِ قرآن کی نئی نئی جہات پر کام کیا جائے تاکہ امتِ مسلمہ قرآن حکیم کی عملی تعلیمات کی طرف پلٹ آئے اور کتاب اللہ سے اس کا تعلق مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا جائے۔ اسی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے محترم مفتی صاحب نے خدمتِ قرآن کے حوالے سے ایک نئی اور منفرد جہت پر کام شروع کر رکھا ہے۔ وہ ان قرآنی اصطلاحات کے شرعی لغوی اور عرفی مفاہیم کا سادہ، عام فہم تقابل کر رہے ہیں جو اہلِ عرب میں عربی زبان اور ہمارے ہاں اردو زبان میں بھی مستعمل ہیں لیکن ان کے لغوی و عرفی اور اصطلاحی مفاہیم میں بہت فرق پایا جاتا ہے۔ جس کی بنیاد پر جب ہم کتاب و سنّت میں ان الفاظ کو پڑھتے ہیں تو ان کی حقیقی روح کو سمجھنے سے قاصر رہتے ہیں اور اکثر لغوی و عرفی حوالے سے انہیں محدود تناظر میں لیتے ہیں۔ محترم مفتی صاحب کی اس کوشش سے ان قرآنی اصطلاحات کے شرعی اور اصطلاحی مفاہیم اجاگر اور ذہنوں میں جاگزیں ہوئے ہیں۔ اور قرآن فہمی کی نئی نئی راہیں کھلی ہیں۔ ان کی یہ علمی کاوش ماہنامہ "سوئے حجاز" میں سلسلہ وار ہر ماہ مستقلاً شائع ہو رہی ہے اور خواص و عوام سے خوب خراجِ تحسین وصول کر رہی ہے۔

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

سیرت پر پڑھنا لکھنا بھی محترم مفتی صاحب کا محبوب مشغلہ ہے لیکن سیرت پر کام کے حوالے سے بھی وہ نت نئی جہتوں کے متلاشی رہتے ہیں تاکہ ایک طرف تو تکرار سے بچا

Marfat.com

جاسکے اور دوسری طرف جام نو میں شراب کہن پیش کرکے اس جدید معاشرے کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا اسیر بنایا جائے۔ چنانچہ انہوں نے جسم واعضائے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن وجمال کے روح پرور تذکار پر مشتمل "شاہکار ربوبیت" کے نام سے ایمان افروز کتاب شائع کی ہے جس کی ضخامت تقریباً ۵۰۰ صفحات ہے۔ اس موضوع پر اوّلاً اردو میں بہت کم کام ہوا ہے پھر اس میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن وجمال اور جسم اقدس کی ساخت پر توجہ کم رہی ہے جبکہ جسم اطہر اور اعضاء مبارکہ کے معجزاتی اور برکاتی پہلو کا تذکرہ غالب رہا ہے۔ اس کتاب میں دونوں پہلوؤں کا خوبصورتی سے احاطہ کیا گیا ہے۔ پھر اس کا تمام تر مواد صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کے حوالے سے ترتیب دیا گیا ہے۔ جنہوں نے حسن وجمال نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا سر کی آنکھوں سے مشاہدہ کیا۔ کتاب کا اسلوب اس قدر دل نشیں ہے کہ قاری آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال نور کی رعنائیوں میں گم ہوتا چلا جاتا ہے۔ سیرت النبیؐ کے حوالے سے محترم مفتی صاحب "حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سفر حج" اور "حضور صلی اللہ علیہ وسلم رمضان شریف کیسے گزارتے تھے؟" جیسے علمی موضوعات پر بھی کام کر رہے ہیں جو جلد منظر عام پر آجائے گا۔

مزاح نبوی، گریۂ نبوی، تبسم نبوی، مجلس نبوی اور جسم نبوی کی خوشبو پر بھی علیحدہ علیحدہ کام تقریباً مکمل ہو چکا ہے۔ جو طباعت کے مراحل میں ہے۔

محترم مفتی صاحب نے سیرت پر ازسر نو تفصیلی اور منظم کام کرنے کی بجائے عربی زبان میں سیرت کی اہم ترین کتاب "المواھب کی شرح للزرقانی" کا اردو ترجمہ کرنے کو ترجیح دی ہے۔ کیونکہ یہ ایک بے مثل کام ہے اور تمام سیرت نگاروں کے لیے اسے ماخذ کی حیثیت حاصل ہے۔ اردو میں سیرت پر لکھنے پڑھنے والوں کے لیے یہ گرانقدر تحفہ ہوگا۔ جس سے اردو خواں طبقہ تا ابد استفادہ کرتا رہے گا۔

Marfat.com

سیرتِ صحابۂ کرام رضوان اللہ اجمعین

عقائد و اعمال کو سنوارنے کے لیے صحابۂ کرام رضوان اللہ اجمعین کی پاکیزہ زندگیاں ہمارے لیے قدم قدم پر مشعلِ راہ ہیں۔ لہٰذا ضروری ہے کہ ان کے نقوشِ سیرت زیادہ سے زیادہ اجاگر کیے جائیں۔ یہی وجہ ہے کہ محترم مفتی صاحب نے سیرتِ صحابہ پر لکھنا اپنا معمول بنا رکھا ہے۔ صحابۂ کرام کی سیرت کو اجاگر کرنے سے درست اور خالص عقائد خود بخود نکھر کر سامنے آجاتے ہیں۔ جن مبارک اعمال کو آج مخصوص فکر کے حامل لوگ بدعت قرار دینے سے نہیں چوکتے۔ جب ان کے جواز میں صحابہ کے عمل سے سند میسّر آجاتی ہے تو ان کی زبانیں گنگ ہو جاتی ہیں۔ اس ضمن میں درج ذیل موضوعات پر کام تقریباً مکمل ہو چکا ہے۔ جو بتدریج منظرِ عام پر آتا چلا جائے گا۔ یہ سارے کا سارا کام محققانہ شان کا حامل ہے۔

صحابہ کرامؓ کی وصیتیں، صحابہؓ کے معمولات، صحابہؓ اور محافلِ نعت، صحابہؓ اور تصورِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم، مشتاقانِ جمالِ نبوی کی کیفیاتِ جذب و مستی، مسلکِ صدیقِ اکبر عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

درسیات

درسِ نظامی میں پڑھائے جانے والے علوم و فنون پر بھی محترم مفتی صاحب نے گرانقدر کام کیا ہے۔ نحو کے اوپر ان کا کام "منہاج النحو" کے نام سے شائع ہو چکا ہے جس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اسے تنظیم المدارس کے نصاب میں شامل کر لیا گیا ہے۔ کتاب میں جتنی بھی مثالیں دی گئی ہیں وہ قرآن حکیم کی آیاتِ مبارکہ ہیں تاکہ طلباء کا شروع ہی سے قرآن حکیم کے ساتھ تعلق قائم ہو سکے۔

Marfat.com

پھر آیات کا انتخاب بھی خوب ہے۔ صحیح عقائد اور اعمالِ صالحہ کی توضیح پر مبنی آیات منتخب کی گئی ہیں۔ منطق پر " منہاج المنطق " کے عنوان سے کتاب شائع ہو چکی ہے۔ یہ کتاب بھی جدید نظم کے ساتھ ترتیب دی گئی ہے اور مشکلات سے بچتے ہوئے اس فن کو سادہ اور آسان فہم انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ صرف پر ان کا کام تقریباً مکمل ہو چکا ہے جو جلد ہی زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر منظرِ عام پر آ جائے گا۔

اصولِ فقہ پر ان کا کام " معارف الاحکام " کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔ اس وقیع کاوش کا اندازہ انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد کے پرو وائس چانسلر ڈاکٹر محمود احمد غازی کے درج ذیل پر مغز تبصرے سے بخوبی کیا جا سکتا ہے

" ماشاء اللہ اردو میں ایک بڑا خلاء پُر ہو گیا ہے۔ اردو میں حکم شرعی کے موضوع پر علمی اور فنی مباحث پر اچھی تحریریں نہ ہونے کے برابر ہیں۔ اللہ کرے اس کی جلد دوم بھی آ جائے۔ میں ایک عرصے سے محسوس کرتا ہوں کہ اردو میں وکلاء اور قانون دان حضرات کے لیے ان کے علمی اور فکری پس منظر کا لحاظ کرتے ہوئے اصولِ فقہ کے بعض اہم مباحث ، دلالات ، قیاس ، اجتہاد وغیرہ پہ کتابوں کی بڑی کمی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کمی کو پورا کرنے میں آپ کے علم اور قلم سیال سے کام لینا چاہتے ہیں۔ اللہ کرے میرا یہ ناچیز اندازہ درست ہو "۔

عصری مسائل

محترم مفتی صاحب کے تحقیقی کام کی ایک جہت یہ بھی ہے کہ آپ عصری مسائل پر بھی لکھ رہے ہیں۔ " عورت کی امامت کا مسئلہ " اور " عورت کی

Marfat.com

کتابت کا مسئلہ" کے عنوان سے ان کی تحقیق منظرِ عام پر آچکی ہے۔ "اسلام میں چھٹی کا تصور" پر بھی انہوں نے ایک مبسوط مقالہ تحریر فرمایا ہے جو ملک کے بڑے بڑے اخبارات اور کئی اہم جرائد میں شائع ہو چکا ہے۔

دوسرے مسالک کے معاصر علماء آج کل محافلِ میلاد کے انعقاد پر نت نئے اعتراضات وارد کرتے ہیں۔ محترم مفتی صاحب نے ان تمام اعتراضات کو سامنے رکھتے ہوئے معترضین کو ایسا مسکت جواب دیا ہے کہ خواص و عوام عش عش کر اٹھے ہیں۔ ان کا یہ گرانقدر کام "محفلِ میلاد پر اعتراضات کا علمی محاسبہ" کے عنوان سے شائع ہو چکا ہے۔

اس مبارک کتاب کی قبولیت کا اندازہ اس واقعہ سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے مخدوم اہلِ سنّت حکیم محمد موسیٰ امرتسری' ابو منظر علی اصغر چشتی کی کتاب "شمیم رسالت" کے مقدمہ میں مصنف کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"۱۴ ربیع الاول ۱۴۱۵ھ بمطابق ۲۲ اگست ۱۹۹۴ء بروز پیر ساڑھے گیارہ بجے شب فقیر مدرسہ میں ہی لیٹ گیا۔ ساڑھے بارہ بجے اندر والے کمرہ کے دروازہ پر دستک ہوئی۔ فقیر بیدار ہوا۔ آواز آئی غسل کرلو! فقیر پہ نیند مسلط تھی۔ دستک ہونے سے بھی خوف زدہ تھا کیونکہ مسجد ہر طرف سے بند تھی۔ آواز پہ اور خوف پیدا ہوا۔ طوعاً و کرہاً اٹھا۔ غسل خانہ میں جاکر دانت صاف کئے اور غسل کیا۔ کمرہ میں آکر ایک ہی چادر میں ملبوس دو نفل ادا کئے۔ بعد ازاں کچھ دیر ذکر اذکار میں مشغول رہا اور پھر لیٹ گیا۔

اسی نیند میں اللہ تعالیٰ کا اس گنہگار سیاہ کار پر کرم ہوا۔ ہادی عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ورود مسعود ہوا۔ فقیر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دائیں جانب پانچ چھ نفوسِ قدسیہ تھے اور فقیر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں جانب

Marfat.com

اکیلا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں ہاتھ میں کتاب "محفلِ میلاد پر اعتراضات کا علمی محاسبہ" اور بائیں دستِ پاک میں "ھادیٔ عالم کا ورودِ مسعود (صلی اللہ علیہ وسلم)"

(تقریظ شمیم رسالت)

ایصالِ ثواب کے حوالے سے بھی دیگر مسالک کے معاصر علماء کی طرف سے خوب زہر اگلا جا رہا ہے۔ محترم مفتی صاحب نے اس موضوع پر کام مکمل کر لیا ہے جو جلد "ایصالِ ثواب کی شرعی حیثیت" کے عنوان سے شائع ہو رہا ہے۔

گذشتہ دنوں روزہ کی فرضیت کے حوالے سے ایک گمراہ کن اور قابلِ اعتراض تحریر روزنامہ جنگ میں شائع ہوئی۔ جس کے جواب میں انہوں نے ایک زبردست تحقیقی مقالہ تحریر فرمایا جو روزنامہ جنگ ہی میں دو اقساط میں شائع ہوا۔ افادۂ عام کے لیے اسے الگ کتابچے کی صورت میں شائع کیا جا رہا ہے۔

"حلالہ" کے موضوع پر بھی ان کی وقیع تحریر کئی اخبارات اور جرائد کی زینت بن چکی ہے۔ "پرائز بانڈز" کے جواز پر بھی ان کی تحقیق منظرِ عام پر آ چکی ہے۔

ایک نصابی کتاب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ پڑھ کر کہ آپ نے اجرت پر بکریاں چرائیں محترم مفتی صاحب نے ایک ایمان افروز تحقیقی مقالہ تحریر فرمایا ہے جو کئی اخبارات و جرائد میں شائع ہو چکا ہے۔

مزید براں آپ مختلف النوع مسائل پر سینکڑوں مضامین جاری فرما چکے ہیں۔ جو علم و حکمت کے متلاشیوں کے لیے بے بہا خزانہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ مناسب وقت پر انہیں بھی منظرِ عام پر لایا جائے گا۔

خواب کے بارے میں بعض حضرات کے پیدا کردہ اشکالات، کے جواب میں انہوں نے "خواب کی شرعی حیثیت" کے عنوان سے اپنا تحقیقی کام مکمل کر لیا ہے۔ جو جلد شائع کیا جائے گا۔

84546

Marfat.com

مستشرقین کی ہرزہ سرائیوں کا جواب

مستشرقین کی طرف سے اسلام پر ہونے والی علمی و فکری یلغار سے بھلا کون ذی شعور بے خبر ہو سکتا ہے۔ وہ اسلامی عقائد اور تعلیمات کو غیر مؤثر اور بے وقعت بنانے پر تلے ہوئے ہیں۔ غلط تعبیرات، تاویلات، حقائق کو توڑ مروڑ کر ہر نوع علمی خیانت کا ارتکاب بڑی بے دردی سے کرتے ہیں۔ ان کا یہ کام چونکہ انگریزی زبان میں ہے اس لیے وہ بنیادی طور پر انگریزی خواں طبقے کے لیے پریشانی کا باعث بنتے ہیں لیکن رفتہ رفتہ ان کا اگلا ہوا زہر اہل عرب اور پاکستان کے اردو خواں طبقات تک بھی پہنچ چکا ہے۔ عرب علماء نے عربی زبان میں کتب شائع کر کے نہ صرف ان کی جسارتوں کا دندان شکن جواب دیا ہے بلکہ انہوں نے اپنے عوام کو بھی مستشرقین کے گمراہ کن خیالات کی ہلاکت خیزیوں سے بچا لیا ہے لیکن اردو خواں طبقے کے لیے یہ اہم کام ہونا ابھی باقی ہے۔

محترم مفتی صاحب نے اس معاملہ کی اہمیت اور نزاکت کو بھانپتے ہوئے مطلوبہ کام شروع کر دیا ہے۔

اب تک انہوں نے دو بڑے اعتراضات کا جواب لکھ کر کیا ہے۔ یہ اہم تحقیقی کام " اسلام اور تعدد ازدواج " اور "حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد نکاح کیوں فرمائے؟" کے عنوان سے طباعت کے مراحل میں ہے۔

اُن کے قلم گوہر بار نے اب تک جو کچھ لکھا ہے، ہم نے ٹوٹے پھوٹے انداز میں اس کی ایک جھلک پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ ان کے تحقیقی کام کی جہات کو واضح کرنے کا مقصد یہ بھی ہے کہ ان کے آئندہ تحقیقی ترجیحات کا اندازہ بھی کیا جائے اور ان کے ہونے والے دور کی ایک دھندلی سی تصویر بھی سامنے آجائے۔

Marfat.com

انہوں نے اب تک جو کام کیا ہے وہ کئی اعتبارات سے نہایت منفرد اور جداگانہ شان کا حامل ہے۔

امید کی جاتی ہے کہ کثرتِ مطالعہ اور تجربات کی بھٹی میں سے گزرنے کے سبب ان کا آئندہ کام موجودہ کام سے بھی زیادہ ثقہ، معتبر، متنوع اور اہم ہوگا۔

دعا ہے کہ اللہ رب العزت انہیں عمرِ خضر عطا فرمائے اور وہ آئندہ بھی محنت اور لگن کے ساتھ تحقیقی اور اشاعتی محاذ پر ڈٹ کر کام کرتے رہیں۔ ان کا یہ کام بلاشبہ اہل سنّت کے لیے ایسا سرمایہ ہے جس سے صدیوں استفادہ کیا جاتا رہے گا۔

مت سہل انہیں جانو پھرتا ہے فلک برسوں
تب خاک کے پردے سے انسان نکلتے ہیں

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

أَدِّبُوا أَوْلَادَكُمْ عَلٰى ثَلَاثِ خِصَالٍ حُبِّ نَبِيِّكُمْ وَ حُبِّ أَهْلِ بَيْتِهٖ وَ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ

الحدیث

ترجمہ: اپنی اولاد کو تین چیزیں سکھاؤ، اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے محبّت، اہلِ بیت کی محبت اور قرآن کا پڑھنا: (الجامع الصغیر ۱/۱۴)

اولیاء اللہ

Marfat.com

Marfat.com

سبق نمبر ۱

نحو کی تعریف :

نحو وہ علم ہے جس کے ذریعے اسم، فعل اور حرف کے آخر کی حالت اور انہیں ملا کر جملہ بنانیکا طریقہ معلوم ہو۔

موضوع : کلمہ اور کلام۔ نحو میں کلمہ سے بحث اس کے آخر میں تبدیلی کے اعتبار سے ہوتی ہے۔

غرض : عربی بولنے، لکھنے اور پڑھنے میں غلطی سے بچنا ہے۔

نحو کے واضع :-

علمِ نحو کے واضع اور مؤسس اوّل حضرت سیدنا علی المرتضےٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور اُس کے ——— پہلے جامع، مشہور تابعی امام حسنؓ اور امام حسینؓ کے استاذ حضرت ابوالاسود دؤلی (متوفی ۶۵ھ) ہیں۔ آپ فرماتے ہیں ایک دفعہ میں نے حضرت علیؓ کو کسی سوچ میں گم پایا۔ اس کی وجہ دریافت کی تو آپؓ نے فرمایا کہ میں نے ایک شخص کو غلط گفتگو کرتے ہوئے سُنا ہے میں چاہتا ہوں۔ عربی کے قواعد پر کوئی کتاب لکھی جائے۔ میں تین دن کے بعد حاضر ہوا تو آپ نے مجھے ایک صحیفہ عطا فرمایا جس میں اسم، فعل اور حرف کی تعریفات تھیں۔ پھر فرمایا تم تلاش و جستجو سے اس میں اضافہ کرو۔ میں نے اس میں باب عطف، نعت، تعجب اور حروف مشبہ بالفعل کا اضافہ کر کے آپکی خدمت میں پیش کیا۔ میں نے حروف مشبہ بالفعل میں لٰکن کو شامل نہیں کیا تھا۔ آپؓ نے دیکھتے ہوئے فرمایا کہ تو نے لٰکن کا ذکر کیوں نہیں کیا؟

Marfat.com

ہیں نے آپؓ کے حکم پر الکلمۃ کا اضافہ کردیا آئندہ ہیں جو لکھتا اسے اصلاح کے لیے حضرت علیؓ کی خدمتِ اقدس ہیں پیش کردیا کرتا۔

وجہِ تسمیہ : جب حضرت ابوالاسود نے کافی حصہ تحریر کرلیا تو سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خوش ہوکر فرمایا۔

مَا اَحْسَنَ هٰذَا النَّحْوَ قَدْ نَحَوْتَ ۔ (اے ابوالاسود تو نے بڑے ہی احسن مقصود کا قصد کیا ہے۔)

آپ کے اسی جملہ کی بنا پر اس فن کا نام نحو قرار پایا۔

لفظ نحو کے معانی

لفظِ نحو متعدد معانی ہیں استعمال ہوتا ہے۔

۱ : قصد ۲ : جہت ۳ : مثل
۴ : نوع ۵ : مقدار ۶ : طریق ۷ : جانب

اس فن کو پہلے معنیٰ کے اعتبار سے نحو کہا جاتا ہے۔ یہاں قصد بمعنیٰ مقصود ہے۔ جیسے۔ خلق بمعنیٰ مخلوق۔

اصطلاحات

عربی زبان کے حروف ہجاء ۲۹ ہیں

ا، ب، ت، ث، ج، ح، خ، د، ذ، ر، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ع، غ، ف، ق، ک، ل، م، ن، و، ھ، ء، ی

عربی زبان ہیں پ، ٹ، چ، ڈ، ڑ، ژ، گ استعمال نہیں ہوتے۔

ان میں سے و الف، ی کو حروفِ علت کہتے ہیں۔

Marfat.com

الف اور ہمزہ میں فرق

۱ : الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے مثلاً قَالَ ، بَاعَ ۔ ہمزہ پر حرکت آسکتی ہے
جیسے اَللّٰہُ ۔ اَمَرَ

۲ : ہمزہ جھٹکے سے پڑھا جاتا ہے اور الف بغیر جھٹکے سے پڑھا جاتا ہے مثلاً
أَ أَنْذَرْتَهُمْ ، کِتَابٌ

۳ : الف کسی لفظ کے مادہ میں نہیں آسکتا لیکن ہمزہ آسکتا ہے ۔

نوٹ : اگر کسی لفظ میں الف نظر آئے تو سمجھ لیجئے کہ یہ و یا ی سے بدل کر آیا ہے مثلاً بَاعَ میں الف یؔ سے بدل کر آیا ہے کیونکہ بَاعَ اصل میں بَیَعَ تھا ۔ قَامَ میں الف وؔ سے بدلا ہوا ہے کیونکہ اصل میں قَوَمَ تھا ۔

حرکات کے نام :

زیر، زبر، پیش کو حرکت کہتے ہیں ۔ حرکات ثلاثہ زیر، زبر، پیش ہیں ۔ اور ان میں ہر ایک کے تین تین نام ہیں ۔

۱ :۔ پیش کے نام : ضمہ ، رفع ، ضم

۲ :۔ زبر کے نام : فتحہ ، نصب ، فتح

۳ :۔ زیر کے نام : کسرہ ، جر ، کسر

متحرک : وہ حرف جس پر حرکت ہو ۔

ساکن : وہ حرف جس پر سکون ہو ۔

سکون : حرکت کے نہ ہونے کو سکون کہتے ہیں ۔

جزم : سکون کی علامت جزم کہلاتی ہے ۔

مضموم : وہ حرف جس پر ضمہ آئے

Marfat.com

مفتوح : وہ حرف جس پر فتحہ ہو

مکسور : وہ حرف جس پر کسرہ ہو

مرفوع : وہ حرف جس پر رفع آئے

منصوب : وہ حرف جس پر نصب ہو

مجرور : وہ حرف جس پر جر آئے

مشدّد : وہ حرف جس پر شد ہو مشدّد حرف لکھنے میں ایک ہوتا ہے لیکن پڑھنے میں دو مرتبہ آتا ہے۔

تنوین : وہ نون ساکن ہوتا ہے جو کلمہ کی آخری حرکت کے تابع ہو کر پڑھا جائے جیسے مَسْجِدُنْ ، مَسْجِدَنْ ، مَسْجِدِنْ لیکن اس نون کو دو پیش ، دو زبر، دو زیر، کی صورت میں لکھ دیا جاتا ہے اور ان میں سے دوسری حرکت تنوین کی نشاندہی کرتی ہے۔

میزان : فَ : عَ : لَ کو میزان کہتے ہیں۔

میزان کہنے کی وجہ : میزان کا معنی ترازو ہے اس کو میزان اس لیے کہتے ہیں کہ اس کے ذریعے کلمات کا مادہ پہچانا جاتا ہے۔

مادہ پہچاننے کا طریقہ : جس کلمے کا مادہ پہچاننا ہو۔ فَ ، عَ ، لَ کو اس کلمہ کی صورت دے دو۔ مثلاً - عالِم ، فاعل ، محمود ، مفعول تعلیم ، تفعیل۔

کلمات میں جو حروف فَ ، عَ ، لَ کے مقابلہ میں آئیں ایسے حروف اس کلمہ کا مادہ کہلاتے ہیں۔

حروفِ اصلیہ : وہ حروف جو وزن کرتے وقت فَ ، عَ ، لَ کے مقابلہ میں آئیں۔

Marfat.com

حروفِ زائدہ : وہ حروف جو وزن کرتے وقت ف، ع، ل کے مقابلہ میں نہ آئیں۔

فاکلمہ : وہ کلمہ جو وزن کرتے وقت ف کے مقابلہ میں آئے۔

عین کلمہ : وہ کلمہ جو وزن کرتے وقت ع کے مقابلہ میں آئے

لام کلمہ : وہ کلمہ جو وزن کرتے وقت ل کے مقابلہ میں آئے

ماقبل : وہ کلمہ جو پڑھنے میں پہلے آئے۔ مابعد : وہ کلمہ جو پڑھنے میں بعد میں آئے۔

سبق نمبر ۲

لفظ کی تعریف و تقسیم

تعریفِ لفظ : انسان کے منہ سے جو بول نکلتا ہے اسے لفظ کہا جاتا ہے۔

لفظ کی اقسام : لفظ کی دو قسمیں ہیں

۱ : لفظِ موضوع ۲ : لفظِ مہمل

۱ : **لفظِ موضوع** : بامعنی لفظ کو لفظِ موضوع کہتے ہیں۔ جیسے اللہ۔ محمدؐ۔ رسول

۲ : **لفظِ مہمل** : بے معنی لفظ کو مہمل کہتے ہیں جیسے حبق۔ دیز سا موج۔

نوٹ :۔ لفظ موضوع کو لفظِ مستعمل بھی کہا جاتا ہے۔

لفظِ موضوع کی تقسیم : لفظِ موضوع کی دو قسمیں ہیں۔

۱ : مفرد ۲ : مرکب

Marfat.com

لفظِ مُفرد : مُفرد وہ لفظ ہوتا ہے جو اکیلا ہو اور اکیلے معنی پر دلالت کرے مثلاً قرآن۔

ف : اسے کلمہ بھی کہتے ہیں۔

کلمہ کی اقسام : کلمہ کی تین قسمیں ہیں۔

۱ : اسم ۲ : فعل ۳ : حرف

۱ : **اسم** : اسم وہ کلمہ ہوتا ہے جو مستقل معنی پر دلالت کرے اور اسمیں تین زمانوں میں سے کوئی زمانہ نہ پایا جائے۔ مسجد، مدرسہ، مکتب

۲ : **فعل** : وہ کلمہ ہوتا ہے جو مستقل معنی پر دلالت کرے اور اسمیں تین زمانوں میں سے کوئی ایک زمانہ بھی پایا جائے۔ جیسے ضرَبَ، یضرب، اضرب

۳ : **حرف** : وہ کلمہ ہوتا ہے جو مستقل معنی پر دلالت ہی نہ کرے جیسے مِن، الیٰ، فی

نوٹ : ان اقسام کو سہ اقسام اور کلماتِ ثلاثہ کہا جاتا ہے۔

مستقل : جو معنی دینے میں کسی دوسرے کلمہ کا محتاج نہ ہو۔

غیر مستقل : جو معنی دینے میں کسی دوسرے کلمے کا محتاج ہو۔

نوٹ : اسم اور فعل دونوں مستقل ہیں اور حرف غیر مستقل ہے۔

Marfat.com

سبق نمبر ۳

سہ اقسام کی علامات

اسم کی علامات : اسم کی گیارہ[11] علامات ہیں

۱: **دخولِ الف لام**[1] یعنی ہر وہ کلمہ جس پر الف لام داخل ہو جیسے الحمد - الکتاب

۲: **دخولِ حرفِ جار**[2] یعنی وہ کلمہ جس سے پہلے حرف جر ہو جیسے بالقلم بزید ، - باللّٰہ

۳: **تنوین** : یعنی وہ کلمہ جس کے آخر میں تنوین ہو جیسے صراطٌ

۴: **نسبت** : وہ کلمہ جس کے آخر میں یائے نسبت ہو جیسے مَدَنِیٌّ

---

[1] الف لام کو حرفِ تعریف اور جس اسم پر داخل ہو اسے معرف باللام کہا جاتا ہے

[2] حروفِ جارہ کی تعداد سترہ ہے تمام کے تمام اس شعر میں جمع ہیں -

باو تاو کاف ولام واو منذ و مذخلا

رُبَّ حاشا من عدا فی عن علی حتی الی

عمل : یہ حروف اسم پر داخل ہو کر اسے جر دیتے ہیں جیسے لِرَسُوْلِ اللّٰہِ - ذَھَبَ اللّٰہُ بِنُوْرِھِم

۵ : تصغیر[1] : وہ کلمہ جو کسی کی تصغیر بن رہا ہو جیسے رُجَیْلٌ عُبَیْدٌ

۶ : تاءِ تانیث : (تائے تانیث متحرکہ) وہ کلمہ جس کے آخر میں تائے تانیث متحرکہ ہو جیسے مومنۃٌ۔ مسلمۃٌ

۷ : تثنیہ : ہر وہ کلمہ جو تثنیہ ہو جیسے رجلان (وہ کلمہ جو دو پہ دلالت کرے)

۸ : جمع : ہر وہ کلمہ جو جمع ہو رجالٌ (وہ کلمہ جو دو سے زائد پہ دلالت کرے)

۹ : مضاف : ہر وہ کلمہ جو مضاف ہو غلام زید میں غلام اور رسول اللہ میں رسول مضاف ہے۔

۱۰ : موصوف : ہر وہ کلمہ جو موصوف ہو عبدٌ مؤمنٌ میں عبدٌ موصوف ہے۔

۱۱ : مسند الیہ : ہر وہ کلمہ جس کی طرف فعل کی نسبت کی جائے جیسے صدق اللہ میں اللہ

فعل کی علامات

فعل کی علاماتؔ : فعل کی آٹھ علامات ہیں

۱ : دخولِ قد : ہر وہ کلمہ جس سے پہلے قد ہو جیسے قد سمع اللہ قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ (تحقیق ہم آپ کے

---

[1] تصغیر بنانے کا طریقہ : جس اسم کی تصغیر بنانی ہو اس کے پہلے حرف کو ضمہ دوسرے کو فتحہ دے کر تیسری جگہ علامت تصغیر (ی) لاتے ہیں مثلاً رجلٌ سے رجیل (چھوٹا آدمی) عبد سے عبید اور حسن سے حسین

Marfat.com

چہرے کا بار بار آسمان کی طرف اٹھنا دیکھ رہے ہیں)

۲ : دخولِ سین : ہر وہ کلمہ جس سے پہلے سین ہو۔ جیسے سَیَقُوْلُ السُّفَہَاءُ (عنقریب بے وقوف کہیں گے)

سَنُقْرِئُکَ فَلَا تَنْسٰی (ہم آپ کو ایسا پڑھائیں گے کہ آپ کبھی نہیں بھولیں گے)

۳ : دخولِ سوف : ہر وہ کلمہ جس سے پہلے سوف ہو۔ جیسے وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی

(عنقریب تمہارا رب آپکو اتنا عطا کرے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے)

۴ : دخولِ جوازم : ہر وہ کلمہ جس سے پہلے حرفِ جازم (جزم دینے والا) داخل ہو۔ جیسے لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ (نہ اس نے جنا اور نہ وہ جنا گیا)

۵ : ضمیر فاعل : ہر وہ کلمہ جس کے ساتھ ضمیر فاعل متصل ہو جیسے : سَمِعْتُ

۶۔ "تاءِ تانیث ساکنہ"۔ ہر وہ کلمہ جس کے ساتھ تاءِ تانیث ساکنہ متصل ہو ضَرَبَتْ۔

۷۔ "امر" ہر وہ کلمہ جو امر ہو۔ اُسْجُدْ - اِرْکَعْ

۸۔ "نہی" ہر وہ کلمہ جو نہی ہو۔ لَا تَضْرِبْ

حرف کی علامت : اس کی ایک علامت ہے۔

لہ : حروفِ جوازم کی تعداد :۔

حروفِ جوازم تعداد میں پانچ ہیں۔ لَمْ۔ لَمَّا۔ لامِ امر۔

لائے نہی ۔ اِنْ شرطیۃ :

عمل : یہ فعل مضارع پر داخل ہو کر اس کے آخر میں جزم دیتے ہیں۔ جیسے لَمْ یَلِدْ کَیْ لَمَّا یَضْرِبْ

Marfat.com

ہر وہ کلمہ جسمیں اسم و فعل کی کوئی علامت نہ ہو۔ مِنْ - اِلٰی

سبق نمبر ۴

مرکب: مرکب وہ لفظ ہوتا ہے جو دو یا دو سے زائد کلموں سے حاصل ہو۔ اللہ موجود۔

نوٹ: کم از کم اسمیں دو کلمے ہوں گے زائد کی کوئی حد نہیں۔

مرکب کی اقسام

مرکب کی دو قسمیں ہیں

۱: مرکب مفید ۲: مرکب غیر مُفید

مرکب مُفید: وہ مرکب ہوتا ہے جس کا قائل خاموش ہو تو سامع کو کوئی خبر یا طلب حاصل ہو۔

خبر کی مثال: ان اللہ علی کل شیٔ قدیر

طلب کی مثال: اقیموا الصلوٰۃ

اسے مرکب تام - مرکب اسنادی - جملہ اور کلام بھی کہتے ہیں۔

مشہور نام "جملہ" ہے۔

جُملہ کی تقسیمات

جملہ کی دو تقسیمیں ہیں

۱: جُملہ خبریہ، جُملہ انشائیہ

۲: جُملہ اسمیہ، جُملہ فعلیہ

Marfat.com

۱ : جُملہ خبریہ : وہ جملہ ہوتا ہے جس کے قائل کو سچّا یا جھوٹا کہا جا سکے جیسے زیدٌ قائمٌ

۲ : جُملہ انشائیہ : وہ جُملہ ہوتا ہے جس کے قائل کو سچا یا جھوٹا نہ کہا جا سکے جیسے اِضْرِبْ

جُملہ اسمیہ[1] : وہ جُملہ ہوتا ہے جس کا پہلا جُز اسم ہو مثلاً زیدٌ قائمٌ اللہُ بصیرٌ۔

اس کے ہر جز کے چار چار نام ہیں۔

دوسرا جُز		پہلا جُز	
مسند	۱	مسند الیہ	۱
خبر	۲	مبتدا	۲
محکوم بہ	۳	محکوم علیہ	۳
محمول	۴	موضوع	۴

ف : مشہور نام مبتدا اور خبر ہیں

جملہ فعلیہ[1] : وہ جُملہ ہوتا ہے جس کا پہلا جُز فعل ہو خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِہِمْ (اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی)

---

[1] بعض نحاۃ نے جملہ اسمیہ و فعلیہ کی تعریف یوں کی ہے جملہ اسمیہ وہ جُملہ ہوتا ہے جس میں مسند اسم ہو۔ مثلاً اللہُ علیمٌ جملہ فعلیہ وہ جملہ ہوتا ہے جس میں مسند فعل ہو۔ صدق اللہ

Marfat.com

اس کے ہر جزء کے دو دو نام ہیں۔

دوسرا جزء	پہلا جزء
۱۔ مسند الیہ	۱۔ مسند
۲۔ فاعل	۲۔ فعل

ف۔ مشہور نام فعل اور فاعل ہیں۔

سبق نمبر ۵

جملہ انشائیہ کی اقسام

جملہ انشائیہ کی تیرہ اقسام ہیں

۱: امر:۔ وہ فعل جس کے ذریعے فاعل مخاطب سے کام کا مطالبہ کرے جیسے
أَقِيمُوا الصَّلٰوةَ

۲: نہی:۔ وہ فعل جس کے ذریعے فعل سے رک جانے کا مطالبہ کیا جائے جیسے
لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ
تم اپنی آواز کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے بلند نہ کرو۔

۳: استفہام: وہ جملہ جس کے ذریعے کوئی بات پوچھی جائے جیسے
أَإِنَّكَ لَأَنْتَ يُوسُفُ (کیا آپ یوسف ہی ہیں؟)

۴: تمنی: وہ جملہ جس کے ذریعے آرزو کا اظہار کیا جائے جیسے
يَا لَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا
(کاش میں نے رسول کی اتباع کی ہوتی)

۵: ترجی وہ جملہ جس کے ذریعے توقع کا اظہار کیا جائے
لَعَلِّي أَعْمَلُ صَالِحًا (شاید میں نیک اعمال کروں)

Marfat.com

۶ : عقود : وہ جُملہ جس کے ذریعے کوئی سودا یا معاملہ طے کیا جائے
بعتُ (میں نے بیچا) اشتریتُ (میں نے خریدا) نکحتُ
(میں نے نکاح کیا)

۷ : عرض : وہ جملہ جس کے ذریعے دوسرے کو نرمی کے ساتھ کسی
کام پر ابھارا جائے۔
اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ لَکُمْ۔ (کیا تمہیں پسند نہیں
کہ اللہ تمہیں معاف فرمادے)

۸ : قسم :- وہ جُملہ جس کے ذریعے کسی محترم چیز کا ذکر کرکے اپنی بات کو
پختہ کیا جائے۔ تَاللّٰہِ لَاَکِیْدَنَّ اَصْنَامَکُمْ
(اللہ کی قسم میں تمہارے بتوں کے بارے میں تدبیر کروں گا)

۹ : تعجب :- جس چیز کا سبب مخفی ہو اسے دیکھنے سے انسان پر جو حالت طاری ہو اسے تعجب کہتے ہیں
وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا (اور وہ کیا ہی اچھے
دوست ہیں)

۱۰ : ندا :- وہ جُملہ جس کے ذریعے کسی کو اپنی طرف متوجہ کیا جائے
یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

۱۱ : حمد و مدح :- وہ جُملہ جس کے ذریعے کسی کی حمد کی جائے - اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

۱۲ : ذم و ہجو :- وہ جُملہ جس کے ذریعے کسی کی مذمت کی جائے جیسے
بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَان
(مسلمان ہونے کے بعد فاسق کہلانا، کتنا ہی بُرا نام ہے)

۱۳ : دعا :- وہ جُملہ جس کے ذریعے سوال کیا جائے
اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا

Marfat.com

سبق نمبر ۶

مرکب غیر مفید : وہ مرکب ہوتا ہے جس کا قائل خاموش ہو تو سامع کو کوئی خبر یا طلب حاصل نہ ہو مثلاً رسول اللہ۔

اسے مرکب ناقص اور مرکب غیر تام بھی کہتے ہیں یہ مرکب جملہ نہیں ہوتا بلکہ ہمیشہ جملہ کا جزو ہوتا ہے۔

مرکب غیر مفید کی اقسام :

۱ : مرکب اضافی ۲ : مرکب توصیفی

۳ : مرکب بنائی ۴ : مرکب منع الصرف

۵ : مرکب صوتی

۱ : **مرکب اضافی :** وہ مرکب ہوتا ہے جس کا پہلا جزو مضاف اور دوسرا مضاف الیہ ہو جیسے غلام رسول مولد النبی (حضور علیہ السلام کی جائے ولادت)

مضاف اور مضاف الیہ کے احکام

۱ : مضاف پر الف لام نہیں آسکتا۔

۲ : مضاف پر تنوین نہیں آسکتی۔

۳ : اضافت کے وقت تثنیہ و جمع کا نون گر جاتا ہے۔

Marfat.com

۴ : مضاف کا اعراب عامل کے مطابق ہوتا ہے۔

۵ : مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔

۲ : مرکب توصیفی وہ مرکب ہوتا ہے جس کا پہلا جز موصوف اور دوسرا صفت ہو جیسے رَجلٌ عالمٌ

موصوف اور صفت کے احکام

۱ : موصوف کا اعراب عامل کے مطابق ہوتا ہے

۲ : صفت کا اعراب موصوف کے مطابق ہوتا ہے

۳ : مرکب بنائی وہ مرکب ہوتا ہے جس میں دو اسموں کو اس طرح ایک کر دیا گیا ہو کہ وہاں کوئی نہ کوئی حرف پوشیدہ ہو۔ جیسے اَحَدَ عَشَرَ اصل میں احدٌ و عشرٌ تھا۔[1]

فائدہ :- عدد میں ہی صرف استعمال ہونے کی وجہ سے اسے مرکب تعدادی بھی کہتے ہیں۔

استعمال :- اس کا استعمال گیارہ سے ۱۹ تک ہوتا ہے۔

اعراب :- اس کے دونوں جز مبنی بر فتحہ ہوتے ہیں ہاں ان میں اثنا عشر (بارہ) کا پہلا جز معرب ہوتا ہے۔

---

[1] : پنجابی لوگ آج بھی گیارہ نہیں کہتے بلکہ ایک اور دس کہتے ہیں۔

نوٹ : مرکب غیر مفید کی تمام اقسام اور ان کے احکام یہاں یاد کر لیے جائیں اگرچہ کامل طور پر سمجھ میں نہ آئیں۔ اگلے اسباق پڑھنے سے ان کا معاملہ واضح ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

۴ : **مرکب منع صرف** :- وہ مرکب ہوتا ہے جس میں دو اسموں کو اس طرح ایک کر دیا جائے کہ وہاں کوئی حرف پوشیدہ نہ ہو۔ جیسے بعلبک[1] : حضرموت

نوٹ : اسکو مرکب مزجی بھی کہتے ہیں۔

اعراب : اس کے پہلے جزء کا اعراب مبنی بر فتحہ ہوتا ہے۔ دوسرے جزء کا اعراب غیر منصرف والا ہوتا ہے۔

مرکب صوتی :- وہ مرکب ہوتا ہے جس میں دو اسموں کو اس طرح ایک کر دیا جاتا ہے کہ دوسرا جزء اسم صوت ہوتا ہے۔ جیسے سیبویہ[2] ، راھویہ[3]

اعراب :- پہلا جزء مبنی بر فتحہ اور دوسرا مبنی بر کسرہ ہوگا۔

سبق نمبر ۷

اسم کی بحث

افراد کے اعتبار سے اسم کی اقسام

افراد کے اعتبار سے اسم کی تین اقسام ہیں۔ واحد ، تثنیہ ، جمع

---

۱ بعل، بت کو کہتے ہیں بک بادشاہ کا نام تھا۔ اس بادشاہ نے ایک شہر آباد کیا تھا اسکا نام بعلبک رکھا گیا۔ حضر یعنی شہر موت بمعنی مرگ تھا دونوں کو ملا کر شہر کا نام رکھ دیا

۲ یہ امام النحو عمرو بن عثمان کا لقب ہے۔ ۳ حدیث کے ائمہ میں سے ہیں۔

Marfat.com

واحد : وہ اسم ہے جو ایک فرد (شے) پر دلالت کرے جیسے
جَبَلٌ ، جنت

۲ : تثنیہ :- وہ اسم ہے جو دو افراد (دو چیزوں) پر دلالت کرے۔
تثنیہ کے آخر میں الف نونؔ یا ی نونؔ ہوتا ہے

جیسے جنبتان ، جبلان۔

"وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ"

جو اپنے ربّ کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اس کے لیے
دو جنتیں ہیں

۳ : جمع : وہ اسم جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے جیسے
اَنْهَارٌ (بہت سی نہریں) جِبَالٌ (بہت سے پہاڑ)
لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خَالِدِیْنَ فِیْهَا
(ان کے لیے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے)

جمع کی تقسیم : جمع کی دو قسمیں ہیں
۱ : جمع سالم ۲ : جمع مکسر

۱ : جمع سالم : وہ جمع ہوتی ہے کہ جمع بناتے وقت واحد کا وزن سلامت
رہے۔ مثلاً۔ مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُوْنَ مؤمن سے
مومنون۔

۲ : جمع مکسر : وہ جمع ہوتی ہے کہ جمع بناتے وقت واحد کا وزن سلامت
نہ رہے مثلاً رَجُلٌ سے رِجَالٌ مسجد سے مساجد، عالم سے علماء

جمع سالم کی تقسیم : ۱ : جمع مذکر سالم ۲- جمع مؤنث سالم

Marfat.com

۱: **جمع مذکر سالم** : وہ جمع ہوتی ہے جس کے آخر میں وْ، نَ، یا یْ، نَ آئے جیسے مسلمونَ، مسلمینَ کافرونَ، کافرینَ۔

۲: **جمع مؤنث سالم** : وہ جمع ہوتی ہے جس کے آخر میں الف اور تا آئے جیسے مسلمات، قانتات، صابرات

جمع مکسر کی تقسیم جمع مکسر کی دو قسمیں ہیں

۱: جمع قلت۔ ۲: جمع کثرت،

جمع قلت : وہ جمع جس کا اطلاق تین سے لے کر دس تک ہو۔ اس کے چار اوزان ہیں
۱۔ فِعْلَةٌ ۲۔ اَفْعِلَةٌ ۳۔ اَفْعَالٌ ۴۔ اَفْعُلٌ۔

۲: **جمع کثرت** : وہ جمع ہوتی ہے جس کا اطلاق دس سے لے کر غیر محدود افراد پر ہو۔ مذکورہ بالا اوزان کے علاوہ باقی تمام اوزان جمع کثرت کے ہیں۔ مثلاً کُتُبٌ۔ حُرُوفٌ

فائدہ : ہر وہ جمع مکسر جس کے پہلے دو حرف مفتوح اور تیسری جگہ الف ہو اس کے بعد دو حرف ہوں یا تین ایسی جمع کو جمع منتہی الجموع اور جمع اقصیٰ کہتے ہیں۔ جیسے مسجد سے مساجد، مصباح سے مصابیح

Marfat.com

سبق نمبر ۸

جنس کے اعتبار سے اسم کی تقسیم

جنس کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں۔

۱: مذکر ۲: مؤنث

مذکر: وہ اسم ہوتا ہے جس میں کوئی علامتِ تانیث نہ ہو۔ مثلاً رسول

مؤنث: وہ اسم ہوتا ہے جس میں کوئی علامتِ تانیث ہو

علاماتِ تانیث: تانیث کی علامات چار ہیں

۱: تاء لفظی ۲: تاء تقدیری ۳: الف ممدودہ

۴: الف مقصورہ۔

گویا تانیث کی دو قسمیں ہیں۔

۱: تانیث بالتاء ۲: تانیث بالالف

تانیث بالتاء: وہ تانیث ہوتی ہے جس میں تاء ہو خواہ لفظاً ہو یا تقدیراً جیسے نَمْلَةٌ میں تاء لفظی ہے۔

قَالَتْ نَمْلَةٌ يَا أَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوا مَسَاكِنَكُمْ (چیونٹیوں کی سردار نے کہا اے چیونٹیو! اپنے بلوں میں چلی جاؤ)۔

ارضٌ تاء تقدیری کی مثال ہے اصل میں ارضة تھا۔

تانیث بالالف: وہ تانیث ہوتی ہے جس میں الف ہو (خواہ ممدودہ ہو یا مقصورہ)۔

Marfat.com

تانیث بالالف الممدودہ کی مثال : حمراء ، بیضاء ، خضراء

تانیث بالالف المقصورہ کی مثال : حُسنیٰ ، ضربیٰ

فائدہ : الف ممدودہ وہ الف ہوتا ہے جس کے بعد ہمزہ ہو جیسے سوداء
الف مقصورہ وہ الف ہوتا ہے جس کے بعد ہمزہ نہ ہو جیسے عطشیٰ

مؤنث کی دو قسمیں ہیں

۱ : مؤنث حقیقی
۲ : مؤنث لفظی

۱ : مؤنث حقیقی :- وہ مؤنث ہوتی ہے جس کے مقابلے میں نر جاندار ہو جیسے امرأۃ کے مقابلے میں رجل ہے ، ناقۃ کے مقابلے میں جمل ہے ۔

۲ : مؤنث لفظی : وہ مؤنث ہوتی ہے جس کے مقابلے میں نر جاندار نہ ہو جیسے ظلمۃ - قوۃ

مؤنث لفظی کی دو قسمیں ہیں

۱ : مؤنث سماعی
۲ : مؤنث قیاسی

مؤنث قیاسی : اس مؤنث لفظی کو کہتے ہیں جس میں علامت تانیث لفظاً موجود ہو جیسے بشریٰ - بیضاء

مؤنث سماعی :- اس مؤنث لفظی کو کہتے ہیں جس میں علامت تانیث لفظاً نہ ہو ہاں اسے مؤنث استعمال کیا جاتا ہو جیسے شمس ، ارض

درج ذیل اسماء مؤنث سماعی ہوتے ہیں :

۱ : جسم کے تمام جفت اعضاء ، عین ، اُذن ، قدم

Marfat.com

۲ : شراب کے تمام نام - خمر ، طلا -

۳ : ہوا کے تمام نام - ریح ، صرصر ، صبا

۴ : آگ اور دوزخ کے تمام نام ، نار ، سعیر ، جہنّم ، سقر

سبق نمبر ۹

اسم کی دو قسمیں ہیں (تعریف و تنکیر کے اعتبار سے)

۱ : معرفہ ۲ : نکرہ

معرفہ : وہ اسم ہوتا ہے جو کسی معین شے پر دلالت کرے

جیسے - ابراھیم ، عیسٰی ، کوفہ

نکرہ : وہ اسم ہوتا ہے جو کسی معین شے پر دلالت نہ کرے

جیسے - جریدۃ (اخبار) کلیۃ (کالج) جامعۃ (یونیورسٹی)

معرفہ کی سات اقسام ہیں

۱ : علم ۲ : اسمِ ضمیر ۳ : اسم اشارہ ۴ : اسمِ موصول ۵ : معرف باللام

۶ : مضاف بمعرفۃ ۷ : معرفہ بالنداء

۱ : علم : اس اسم کو کہتے ہیں جس میں معین شے سمجھی جائے اور اس کے علاوہ کسی دوسری شے کے مُراد لینے کی گنجائش نہ ہو - جیسے عمر ، عائشہ

علم کی تین قسمیں ہیں :

۱ : علم مجرد ۲ : لقب ۳ : کُنیت

۱ : کُنیت : اس علم کو کہا جاتا ہے جس کے شروع میں لفظ اب ، ابن ، ام یا بنت ہو جیسے ابوبکر ، ابن عمر ، اُم سلمہ

Marfat.com

۲: **لقب**: اس علم کو کہا جاتا ہے جس سے مدح یا ذم مقصود ہو جیسے
صدر الشریعۃ

۳: **علم مجرد**: اس علم کو کہا جاتا ہے جو کنیت و لقب نہ ہو جیسے
یعقوب ، یُوسُف (ہدایۃ النحو : ۲۰)

۲۔ **معرف باللام**: وہ اسم جس پر الف لام داخل ہو جائے۔
جیسے الکتاب

۳: **مضاف بمعرفہ**: وہ اسم نکرہ جو معرفہ کی طرف مضاف ہو جیسے:
غلام رشید، حبیب اللہ

فائدہ: لفظِ غیر، مثل، نظیر اور شبہ معرفہ کی طرف مضاف ہونے کے باوجود معرفہ نہیں ہوتے۔

۴: **معرفہ بحرفِ ندا**: وہ اسم نکرہ جسے حرفِ ندا کے ذریعے معیّن کیا جا۔
جیسے: یَا رَجُلُ

فائدہ: ندا سے اگر تعیین کا ارادہ نہ ہو تو منادیٰ معرفہ نہیں ہوگا۔ جیسے نابینا کہے یا رجلاً خُذْ بیدی۔

نوٹ: ضمیر، اسم اشارہ، اسم موصول کی تعریفات اسم غیر متمکن کی بحث میں ملاحظہ ہوں۔

Marfat.com

سبق نمبر ۱۰

عامل اور اعراب کا بیان

عامل: عامل اس شے کو کہتے ہیں جس کی وجہ سے کلمہ کے آخر میں تبدیلی واقع ہو۔ مثلاً ضَرَبَ زَیْدٌ میں ضرب عامل ہے کیونکہ اس نے زید کو فاعل ہونے کی وجہ سے رفع دیا، بزید میں ب، عامل ہے کیونکہ اس نے اسے جر دی ہے۔ لم یَضرِب میں لَمْ عامل ہے کیونکہ اس نے اسے جزم دی ہے

معمول: جس کلمہ پر عامل داخل ہو اسکو معمول کہتے ہیں مثلاً لم یضرب میں یضرب معمول اور لم عامل ہے۔

عامل کی تقسیم: عامل کی دو قسمیں ہیں۔

۱: عامل لفظی ۲: عامل معنوی

۱: **عاملِ لفظی:** وہ عامل ہوتا ہے جو پڑھنے میں آئے جیسے لم لیضرب میں لم اور بزیدٍ میں ب پڑھنے میں آرہے ہیں۔

۲: **عاملِ معنوی:** وہ عامل ہوتا ہے جو پڑھنے میں نہ آئے بلکہ عقل سے معلوم ہو جیسے زیدٌ عالمٌ میں زید اور عالم دونوں پر عامل معنوی کی وجہ سے رفع ہے لیکن عامل پڑھا نہیں جارہا۔

فائدہ: کل عامل ۱۰۰ ہیں ان میں سے ۹۸ لفظی ہیں۔ مثلاً حروف جارہ حروف نواصب حروفِ جوازم

Marfat.com

عامل معنوی دو ہیں۔

۱: اسم کا عامل لفظی سے خالی ہونا۔

۲: فعلِ مضارع کا نواصب و جوازم سے خالی ہونا۔

اعراب: کلمے کے آخر میں بدلنے والی حرکت یا حرف کو اعراب کہا جاتا ہے

مثلاً۔ ضربَ زیدٌ۔ اِنَّ زیداً۔ بزیدٍ۔ میں رفع نصب اور جر اعراب ہے۔ زید پر مختلف عامل آنے پر اعراب بدل گیا۔

محلِ اعراب: کلمے کے آخری حرف کو محلِ اعراب کہتے ہیں مثلاً زید میں دال محلِ اعراب ہے۔

سبق نمبر ۱۱

اعراب کی تقسیمات

اعراب کی دو تقسیمیں ہیں

تقسیم اوّل:
۱: اعراب بالحرکت۔
۲: اعراب بالحرف

۱: اعراب بالحرکت سے مراد رفع نصب جر ہے

۲: اعراب بالحرف سے مراد واؤ۔ الف۔ ی ہے

تقسیم ثانی:
۱: اعراب لفظی
۲: اعراب تقدیری

اعرابِ لفظی: وہ اعراب ہوتا ہے جس کا تلفظ کیا جا سکے جیسے ضربَ زیدٌ۔ اِنَّ زیداً۔ بزیدٍ میں اعراب کا تلفظ ہو رہا ہے۔

Marfat.com

۲ : اعراب تقدیری : وہ اعراب ہوتا ہے جس کا تلفظ نہ کیا جا سکے جیسے
ضرب موسیٰ - ان موسیٰ - بموسیٰ
میں اعراب نہیں پڑھا جا رہا

کلمہ کی حالتیں

ہر کلمہ کی تین حالتیں ہوتی ہیں

حالت رفعی : حالت نصبی حالت جری یا حالتِ جزمی

حالتِ رفعی : جب کلمہ پر رفع دینے والا عامل داخل ہو تو اس وقت کلمہ کی حالت رفعی ہوتی ہے۔ مثلاً ختم اللّٰہ علیٰ قلوبھم یہاں اسم جلالت[1] کی حالت رفعی ہے کیونکہ ختم فعل رفع دے رہا ہے۔

حالتِ نصبی : جب کلمہ پر نصب دینے والا عامل داخل ہو تو اس وقت کلمہ کی حالت نصبی ہوتی ہے۔ مثلاً ان اللّٰہ علیٰ کل شیءٍ قدیر اسمیں اسمِ جلالت کی حالت نصبی ہے کیونکہ لفظ اِنَّ نصب دیتا ہے۔

حالت جری : جب کلمہ پر جر دینے والا عامل داخل ہو تو اس وقت کلمہ کی حالت جری ہوتی ہے مثلاً کفیٰ باللّٰہ شہیداً یہاں اسم جلالت کی حالت جری ہے کیونکہ لفظ ب اسے جر دے رہا ہے۔

حالتِ جزمی : جب کلمہ پر جزم دینے والا عامل داخل ہو تو اس وقت کلمے کی حالت جزمی ہوگی۔ مثلاً لم یضرب میں یضرب جزمی حالت میں ہے کیونکہ لم جزم دے رہا ہے۔

---

[1] "اللّٰہ" کو اسمِ جلالت اور حضور علیہ السلام کے اسمِ مبارک محمد کو اسم رسالت کہا جاتا ہے۔

Marfat.com

نوٹ: اسم کے آخر میں جر آسکتی ہے جزم نہیں آسکتی فعل کے آخر میں جزم آسکتی ہے مگر جر نہیں آسکتی اس لیے اسم کی تین حالتیں رفعی نصبی جری اور فعل کی تین حالتیں رفعی نصبی اور جزمی ہوں گی۔

ضروری نہیں کہ رفع ضمہ کی صورت، نصب فتحہ کی صورت، جر کسرہ کی صورت اور جزم سکون کی صورت میں ہی ہو بلکہ ان کی درج ذیل صورتیں ہیں۔

۱: علاماتِ رفع۔ رفع کی چار علامات ہیں

۱: ضمہ ۲: واو ۳: الف ۴: نون

۲: علاماتِ نصب نصب کی پانچ علامات ہیں۔

۱: فتحہ ۲: الف ۳: یار ۴: کسرہ ۵: حذف نون

۳: علاماتِ جر: جر کی تین علامات ہیں۔

۱: کسرہ ۲: یار ۳: فتحہ

۴: علاماتِ جزم: جزم کی تین علامات ہیں۔

۱: سکون ۲: حذفِ آخر ۳: حذفِ نون

سبق نمبر ۱۲

معرب اور مبنی کا بیان

کلمے کے آخر میں جو تبدیلی ہوتی ہے اس کے لحاظ سے اس کی دو قسمیں ہیں۔

۱: معرب ۲: مبنی

Marfat.com

معربؔ: وہ کلمہ ہوتا ہے جس کا آخر مختلف عامل آنے کی وجہ سے بدل جاتا ہے مثلاً کتاب۔

مبنی: وہ کلمہ ہوتا ہے جس کا آخر مختلف عامل آنے کی وجہ سے تبدیل نہ ہو مثلاً مِنْ - ھٰولاءِ - ھٰذا - ذٰلک - الذی - ھو

مبنی آں باشد کہ ماند برقرار
معرب آں باشد کہ گردد بار بار

معربؔ مبنی کلمات

کلام عرب میں مبنی کلمات کی تعداد چار ہے۔

۱: حروف ۲: فعلِ ماضی ۳: فعل امر حاضر ۴: اسم غیر متمکن۔

معربؔ کلمات دو ہیں

۱: اسم متمکن ۲: فعل مضارع

مبنی کی تقسیم: مبنی کی دو اقسام ہیں

۱: مبنی الاصل ۲: مشابہ مبنی الاصل

مذکورہ مبنیات میں سے پہلے تین مبنی الاصل اور چوتھا مشابہ مبنی الاصل کہلاتا ہے

سبق نمبر ۱۳

اسم کی تقسیمؔ: اسم کی دو قسمیں ہیں۔

۱: اسم متمکن ۲: اسم غیر متمکن

Marfat.com

اسمِ متمکن کی تعریف : وہ اسم ہوتا ہے جو مبنی الاصل کے ساتھ مشابہت نہ رکھتا ہو۔ مثلاً صدیق ۔ حسن ۔ کریم

اسم غیر متمکن کی تعریف : وہ اسم ہوتا ہے جو مبنی الاصل کے ساتھ مشابہت رکھتا ہو۔ مثلاً ھو ۔ ھی ۔

اسم غیر متمکن کی تقسیم

اسم غیر متمکن کی آٹھ اقسام ہیں جو تمام کی تمام مبنی ہوتی ہیں ۔

۱ : اسمِ ضمیر : وہ اسم ہوتا ہے جو کسی کے غائب متکلم اور مخاطب ہونے پر دلالت کرے ۔ مثلاً ھُوَ ۔ اَنَا ، اَنتَ ۔

۲ : اسمِ اشارہ : وہ اسم ہوتا ہے جو کسی محسوس مبصر چیز کی طرف اشارہ کے لیے وضع کیا گیا ہو جیسے ۔ ھٰذا ، ذالِكَ ، تِلكَ

۳ : اسمِ موصول : اس اسم کو کہتے ہیں جس کا معنی جملہ خبریہ کے بغیر متعین نہ ہو مثلاً اَلَّذِی ، اَلَّتِی ، اَلَّذِینَ

ے : مشابہت کی مکمل بحث آگے آئے گی ۔ یہاں صرف ایک بات بیان کی جاتی ہے اصول یہ ہے کہ بناوٹ کے لحاظ سے اسم کے لیے کم از کم تین حرفوں کا ہونا ضروری ہے کوئی اسم تین سے کم نہیں ہوگا ۔ ہاں حرف تین سے کم ہو سکتا ہے ۔ مثلاً مِنْ ، فی جو اسم تین حرفوں سے کم ہوگا اس اسم کی بناوٹ میں حرف کے ساتھ مشابہت ہو جائے گی ۔ مثلاً ھو ۔ ھی ۔ ذا یہ اسم ہونے کے باوجود حرف کے مشابہ ہیں چونکہ حرف مبنی الاصل ہے اور جس اسم کی مبنی الاصل کے ساتھ مشابہت ہوگی وہ مشابہ مبنی الاصل (غیر متمکن) کہلائے گا ۔

Marfat.com

۴ : اسمِ فعل : اس اسم کو کہتے ہیں جو فعل کے معنی میں مستعمل ہو جیسے آمین بمعنی استجب، هیهات بمعنی بَعُدَ

۵ : اسمائے اصوات : اسمائے اصوات دو طرح کے ہوتے ہیں۔

(i) : ایسے اسماء جن کے ساتھ غیر ذوی العقول کو مخاطب کیا جائے مثلاً سَاءَ (گدھے کو پانی پلاتے وقت) نَخٍ نَخٍ (اونٹ کو بٹھانے کے وقت)

(ii) ایسے اسماء جن کے ذریعے کسی کی آواز نقل کی جائے جیسے قَبْ (تلوار کی آواز) غَاقِ (کوّے کی آواز) طَقْ (پتھر کی آواز)

۶ : مرکب بنائی : وہ مرکب ہوتا ہے جس میں دو اسموں کو اس طرح ایک کر دیا جائے کہ وہاں کوئی نہ کوئی حرف پوشیدہ ہو جیسے احد عشر

۷ : اسمِ کنایہ : وہ اسم ہوتا ہے جو مبہم عدد یا مبہم بات پر دلالت کرے۔ مبہم عدد کے لیے کَم، کذا، کَاَیِّنْ اور مبہم بات کے لیے کیت، ذیت، ھیں۔

۸ : اسمِ ظرف : وہ اسم ہوتا ہے جو وقوعِ فعل کے زمانے یا مکان پر دلالت کرے۔ جیسے قبل، بعد

اسم متمکن کی تقسیم : اسم متمکن کی اعراب کے لحاظ سے سولہ اقسام ہیں۔

۱ : مفرد منصرف صحیح	۹ : اثنان و اثنتان
۲ : مفرد منصرف جاری مجریٰ صحیح	۱۰ : جمع مذکر سالم
۳ : جمع مکسر منصرف	۱۱ : اولو

Marfat.com

۴ :	جمع مؤنث سالم	۱۲ :	عشرون تا تسعون
۵ :	غیر منصرف	۱۳ :	اسم مقصورہ
۶ :	اسمائے ستہ مکبرہ	۱۴ :	غیر جمع مذکر سالم مضاف الی یائے متکلم
۷ :	تثنیہ	۱۵ :	اسم منقوص
۸ :	کلا و کلتا	۱۶ :	جمع مذکر سالم مضاف الی یائے متکلم

اسم متمکن کی بعض اقسام کی تعریفات

صحیح کی تعریف : صرفیوں اور نحویوں کے نزدیک صحیح کی تعریف الگ الگ ہے

صرفیوں کی تعریف : صحیح وہ کلمہ ہوتا ہے جس کے ف ۔ ع اور لام کلمہ کے مقابلے میں ہمزہ، حرف علت اور ایک جنس کے دو حرف نہ ہوں مثلاً قول ۔ بیع ۔ امر ۔ مرّ یہ صحیح نہیں رجل کر ضرب ۔ صحیح ہیں ۔

نحویوں کی تعریف : صحیح وہ کلمہ ہوتا ہے جس کے آخر میں حرف علت نہ ہو مثلاً زید ۔ نحویوں کے نزدیک صحیح ہے جبکہ صرفیوں کے نزدیک صحیح نہیں ۔

جاری مجریٰ صحیح : (قائم مقام صحیح) وہ اسم ہوتا ہے جس کے آخر میں یا ی ہو اس کا ماقبل ساکن ہو جیسے دَلْوٌ (ڈول) ظَبْیٌ (ہرن) نحوٌ (علم کا نام)

اسمائے ستہ مکبرہ مضاف الی غیر یائے متکلم : اس سے مراد ایسے چھ اسم ہیں جو مکبر ہوں اور ی ضمیر

متکلم کے علاوہ کسی اور اسم کی طرف مضاف ہو۔ وہ درج ذیل اسم ہیں۔

(۱) اَبٌ (باپ) (۲) اَخٌ (بھائی)

(۳) فُوْ (منہ) (۴) حَمٌ (دیور)

(۵) ھَنٌ (شرمگاہ) (۶) ذُو (صاحب)

مثلاً ابُوک ۔ اباک ۔ ابیک

اسم مقصورہ: وہ اسم ہوتا ہے جس کے آخر میں الف مقصورہ آئے جیسے مصطفٰی ۔ یحییٰ

اسم منقوص:۔ وہ اسم ہوتا ہے جس کے آخر میں یاء ماقبل مکسور ہو۔ جیسے قاضی ۔ ماضی۔

سبق نمبر ۱۴

اسم متمکن کی اقسام کا اعراب

۱ : مفرد منصرف صحیح ۲ : مفرد منصرف جاری مجری صحیح

۳ : جمع مکسر منصرف (معرب بحرکات ثلاثہ لفظیہ)

مذکورہ بالا تینوں اقسام کا اعراب حالت رفعی میں ضمہ لفظی، حالت نصبی میں فتحہ لفظی، حالت جری میں کسرہ لفظی ہے۔ آتا ہے۔

حالت جری	حالت نصبی	حالت رفعی
مررت بزید	رأیت زیداً	جاءنی زید
مررت بدلوٍ	رأیت دلواً	ھذا دلوٌ
مررت برجالٍ	رأیت رجالاً	ھذہ رجالٌ

Marfat.com

جمع مونث سالم : اس کا اعراب حالت رفعی میں ضمہ لفظی حالت نصبی اور جری میں کسرہ لفظی سے آتا ہے۔

نوٹ : جمع مؤنث سالم پر فتحہ نہیں آتا بلکہ اسکی جگہ کسرہ آتا ہے۔

حالت رفعی — حالت نصبی — حالت جری

هنّ مسلماتٌ — رأیت مسلماتٍ — مررت بمسلماتٍ

۵ : غیر منصرف :- اس کا اعراب حالت رفعی میں ضمہ لفظی حالت نصبی اور جری میں فتحہ لفظی سے آتا ہے۔

نوٹ :- غیر منصرف پر کسرہ نہیں بلکہ فتحہ آتا ہے۔

هذا احمدُ ، رأیت احمدَ ، نظرت الی احمدَ

۶ :- اسمائے ستہ مکبرہ مضاف الی غیر یائے متکلم : (معرب بحروف ثلاثہ لفظیہ) اس کا اعراب رفعی حالت میں واؤ لفظی نصبی حالت میں الف لفظی اور جری حالت میں یا لفظی سے آتا ہے۔

حالت رفعی — حالت نصبی — حالت جری

جاء ابوبکر ۔ رأیت ابابکر ، مررت بابی بکر

۷ : تثنیہ ۸ : کلا و کلتا

۹ : اثنان و اثنتان (معرب بحرفین لفظاً)

ان کا اعراب حالت رفعی میں الف لفظی حالت نصبی اور جری میں یا ما قبل مفتوح سے آتا ہے۔

حالت رفعی — حالت نصبی — حالت جری

Marfat.com

جاء رجلان	رأیت رجلین	مررت برجلین
جاء کلاھما	رأیت کلیھما	مررت بکلیھما
جاء اثنان	رأیت اثنین	مررت باثنین

١٠۔ جمع مذکر سالم ١١۔ اُولو

١٢۔ عشرون تا تسعون (معرب بحرفین لفظا)

ان کا اعراب حالت رفعی میں واو لفظی حالتِ نصبی اور جری میں یاء ماقبل مکسور سے آتا ہے۔

حالتِ رفعی	حالت نصبی	حالتِ جری
جاء مسلمون	رأیت مسلمین	مررت بمسلمین
جاء عشرون رجلا	رأیت عشرین رجلا	نظرت الی عشرین رجلا
جاء اولو مال	رأیت اولی مال	مررت باُولی مال

١٣: اسم مقصورہ

١٤: غیر جمع مذکر سالم مضاف الی یاء متکلم (معرب بحرکاتِ ثلاثہ تقدیریہ)

اِن کا اعراب حالتِ رفعی میں ضمہ تقدیری، حالتِ نصبی میں فتحہ تقدیری۔ حالت جری میں کسرہ تقدیری۔

حالت رفعی	حالت نصبی	حالتِ جری
جاءنی موسیٰ	رأیت موسیٰ	مَررت بموسیٰ
جاءنی غلامی	رأیتُ غلامی	مَررت بغلامی

Marfat.com

۱۳۔ اسم منقوص : (معرب بحرکتین تقدیراً ومنصوب بفتحہ لفظاً)
اس کا اعراب حالتِ رفعی میں ضمہ تقدیری۔ حالتِ نصبی میں فتحہ لفظی، حالتِ جری میں کسرہ تقدیری آتا ہے۔

حالتِ رفعی	حالتِ نصبی	حالتِ جری
عدل القاضی	رأیتُ القاضیَ	مررتُ بالقاضی

۱۴: جمع مذکر سالم مضاف الیٰ یائے متکلم (معرب بحرفین)
اس کا اعراب حالتِ رفعی میں واؤ تقدیری، حالتِ نصبی میں اور حالتِ جری میں یائے لفظی سے آتا ہے۔

حالتِ رفعی	حالتِ نصبی	حالتِ جری
جاء مسلمیَّ	رأیتُ مسلمیَّ	مررتُ بمسلمیَّ

سبق نمبر ۱۵

فعل مضارع کا اعراب

فعل مضارع کا اعراب پڑھنے کے لیے درج ذیل چیزوں کا علم ضروری ہے

۱: مضارع کے تین اعراب ہیں۔ رفع۔ نصب۔ جزم

۲: جزم دو صورتوں کو شامل ہے۔ ۱: حرکت کا نہ ہونا یعنی سکون جیسے لم یضربْ ۲: آخری حرف کا حذف ہونا۔ لم یرمِ

۳: سکون سے مراد وہ سکون ہے جو عامل کی وجہ سے ہو ورنہ وقف کے لیے سکون ماضی پر بھی آتا ہے۔

Marfat.com

۴ : کل چودہ صیغے ہیں ان میں سے دو۔ جمع مؤنث غائب و حاضر مبنی اور بارہ معرب ہیں۔

۵ . اس کے سات صیغوں میں (تثنیہ کے چار صیغوں میں الف۔ جمع مذکر کے دو صیغوں میں واؤ، مؤنث حاضر میں یا،) ضمیر بارز اور نون اعرابی ہے۔

۶ : پانچ صیغے یضربُ ۔ تضربُ ۔ تضربُ ۔ اضربُ ۔ نضربُ ضمیر بارز سے مجرد (خالی) ہیں کیونکہ ان میں ضمیر مستتر ہے۔

۷ : حرف ناصب فعل مضارع کو نصب دیتا ہے اَنْ یضربَ

۸ : حرفِ جازم فعلِ مضارع کو جزم دیتا ہے لَمْ یضربْ

۹ : فعل مضارع جب (عوامل لفظی) نواصب وجوازم سے خالی ہوگا تو مرفوع ہوگا کیونکہ فعل مضارع کا عوامل لفظیہ سے خالی ہونا اسے رفع دیتا ہے اور یہ عامل معنوی ہے۔

۱۰ : فعل مضارع کی حرفِ آخر کے اعتبار سے دو اقسام ہیں۔

۱ : صحیح ۲ : معتل

۱. صحیح وہ مضارع ہوتا ہے جس کے آخر میں واؤ، الف، یا نہ ہو جیسے یضرب ۔ ینصر ۔ یقتل

۲. معتل وہ مضارع ہوتا ہے جس کے آخر میں واؤ، الف، یا ہو جیسے یَدْعُوْا ۔ یرمی ۔ یرضیٰ

اعراب

فعل مضارع کا اعراب چار طرح کا ہے۔

Marfat.com

فعل مضارع کے جو بارہ صیغے معرب ہیں ان میں سے سات میں نون اعرابی ہے اور پانچ نون اعرابی سے خالی ہیں۔

۱ : جن سات میں نون اعرابی ہے ان کا اعراب یہ ہے۔

حالتِ رفعی میں اثباتِ نون۔ هما يضربان۔ هما يرميان۔ هما يرضيان۔

حالت نصبی۔ جزمی بحذف نون۔ لم يضربا۔ لن يرميا لم يضربوا

اور جن پانچ صیغوں میں نون اعرابی نہیں ان کے اعراب کی تین حالتیں ہیں۔

۲ : اگر صحیح ہیں تو۔

حالتِ رفعی میں ضمہ لفظی — هو يضربُ

حالتِ نصبی میں فتحہ لفظی — لن يضربَ

حالتِ جزمی میں جزم لفظی — لم يضربْ

۳ : اگر معتل واوی یا یائی ہیں تو

حالت رفعی میں ضمہ تقدیری — هو يدعو۔ هو يرمي

حالت نصبی میں فتحہ لفظی — لن يدعوَ۔ لن يرميَ

حالت جزمی بحذف آخر — لم يدع۔ لم يرم

۴ : اگر معتل الفی ہیں تو۔

حالتِ رفعی میں ضمہ تقدیری — هو يرضىٰ

حالتِ نصبی میں فتحہ تقدیری — لن يرضىٰ

حالت جزمی بحذف آخر — لم يرضَ

Marfat.com

سبق نمبر ۱۶

منصرف اور غیر منصرف کا بیان

اسم معرب کی دو قسمیں ہیں۔

۱: منصرف ۲: غیر منصرف

غیر منصرف کی تعریف: غیر منصرف وہ اسم ہوتا ہے جس میں اسباب منع صرف میں سے دو یا ایک ایسا سبب پایا جائے جو اکیلا ہی دو کے قائم مقام ہو۔

منصرف کی تعریف: منصرف وہ اسم ہوتا ہے جس میں اسباب منع صرف میں سے دو یا ایک ایسا سبب نہ پایا جائے جو اکیلا ہی دو کے قائم مقام ہو۔

منصرف کا حکم: منصرف پر تینوں حرکتیں تنوین سمیت آسکتی ہیں۔

غیر منصرف کا حکم: اس پر کسرہ اور تنوین نہیں آتے

فائدہ: غیر منصرف پر بعض صورتوں میں کسرہ اور تنوین بھی آسکتی ہے۔

دو صورتوں میں کسرہ آسکتا ہے۔

۱: جب غیر منصرف پر الف لام داخل ہو جائے جیسے المساجد
وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَاَنْتُمْ عَاكِفُوْنَ فِي الْمَسَاجِدِ۔
(اور تم مسجدیں اعتکاف کی حالت میں اپنی عورتوں سے مباشرت نہ کرو)

Marfat.com

۲- جب غیر منصرف مضاف ہو کر استعمال ہو۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْم (تحقیق ہم نے انسان کو بہترین صورت میں پیدا کیا)

ضرورتِ شعری کے پیشِ نظر غیر منصرف پر تنوین بھی پڑھ سکتے ہیں۔

صبت علیّ مصائب لو انہا

الف صبت علی الایام صرن لیالیا

(مجھ پر مصائب کے جو پہاڑ گرے ہیں اگر یہ دنوں پر گرتے تو وہ رات ہو جاتے) ؎

اسباب منع صرف

اسباب منع صرف ۹ ہیں۔

۱ : عدل

۲ : وصف

۳ : تانیث

۴ : معرفہ

۵ : عجمہ

۶ : جمع

۷ : ترکیب

۸ : الف نون زائدہ

۹ : وزنِ فعل

نوٹ : مذکورہ بالا اسباب میں دو سبب ایسے ہیں جو اکیلے ہی دو کے قائم مقام ہوتے ہیں۔ اور وہ دو یہ ہیں۔

؎ یہ شعر سیدہ عالم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ہے جو آپ نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کے موقعہ پر پڑھا تھا

Marfat.com

۱ : جمع

۲ : تانیث بالالف

۱ : عدل : اس کا لغوی معنی "پھیرنا" ہے

تعریف : ایک کلمے کو دوسرے کلمے کی طرف بغیر کسی قانون کے اس طرح پھیر دینا کہ معنی اور مادہ باقی رہے۔ جیسے عُمَرُ، عامر سے بنا ہے۔

مقامات عدل : ہر جگہ عدل نہیں ہوسکتا۔ ان تین مقامات پر عدل ہوگا۔

۱ : اعلام ۲ : اعداد ۳ : غیر اعداد

عدل فی الاعلام : جب اعلام میں عدل ہوگا تو اس کے دو وزن ہوں گے

۱ : فُعَلُ[1] مثلاً زُفَرُ۔ زُحَلُ۔ عُمَرُ

۲ : فَعَالِ مثلاً حزامِ۔ قطام

نوٹ : فُعَلُ کا وزن مذکر کے لیے اور فَعَالِ کا وزن مؤنث کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

عدل فی الاعداد : جب عدل عدد میں ہوگا تو اس کے بھی[2] وزن ہیں۔

---

[1] کل اوزان چھ ہوئے کیونکہ فُعَلُ اوصاف واعلام میں مُشترک ہے

[2] ضروری نہیں کہ جس کلمہ میں عدل ہو وہ غیر منصرف ہی ہو بلکہ ہوسکتا ہے کہ وہ کلمہ مبنی ہو مثلاً فَعَالِ کے وزن پر آنے والے کلمات مبنی ہوتے ہیں۔

Marfat.com

۱: فُعَالُ : جیسے احادُ ۔ ثُناء ۔ ثلث ۔ رُباعُ وغیرہ

۲: مَفْعَلُ جیسے موحد مثنیٰ ۔ مثلث ۔ مربع وغیرہ

فَانکحُوا ما طَابَ لکم منَ النساءِ مثنیٰ و ثلثُ و رُبٰع

(تم نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں پسند آئیں ۔ دو یا تین یا چار)

نوٹ : عدد میں عدل دس تک ہوتا ہے اور بعض کے نزدیک ۱۰ سے زائد میں بھی عدل ہو سکتا ہے ۔

عدل فی غیر الاعداد :- غیر عدد میں عدل کے اوزان تین ہیں ۔

۱: فُعَلُ جیسے اُخَرُ جُمَعُ

۲: فَعَالِ جیسے اَمْسِ

۳: فَعَلُ جیسے سَحَرُ [1]

۲: وصف : وصف وہ کلمہ ہوتا ہے جو اس ذاتِ مبہم پر دلالت کرے جس کے ساتھ اس کے بعض اوصاف کا لحاظ کیا گیا ہو ۔ مثلاً

اسود ۔ احمر ۔ خضراء ۔ ابیض ۔ غضبان ۔ بیضاء

(ان الفاظ کی دلالت ایک تو ذات پر ہوتی ہے اور اس کے ساتھ اس کے کالے یا سُرخ ہونے پر بھی دلالت ہے) ۔

---

[1] سحر کا کلمہ اس وقت غیر منصرف ہوتا ہے جب یہ معین دن کے وقت پر دلالت کرے ورنہ یہ منصرف ہوگا مثلاً نجینا ھُم بسحرٍ ۔

Marfat.com

وصف کی اقسام :-

وصف کی دو اقسام ہیں

۱ : وصفِ اصلی ۲ : وصفِ عارضی۔

وصفِ اصلی :- وہ وصف ہوتا ہے جس کو واضع نے صفت کے لیے ہی وضع کیا ہو خواہ معنی وصفی کے لیے استعمال ہو یا نہ ہو۔ مثلاً ابیض۔ اسود۔ احمر

وصفِ عارضی :- وہ وصف ہوتا ہے جس کو واضع نے صفت کے لیے وضع نہ کیا ہو لیکن صفت کے لیے استعمال ہو رہا ہو مثلاً مررت بنسوۃ اربع (میں چار عورتوں کے پاس سے گزرا) لفظ اربع کی وضع تین اور پانچ کے درمیانی مرتبہ عدد کے لیے ہے۔ ہاں مذکورہ مثال میں اَرْبَع وصفی معنی میں استعمال ہو رہا ہے۔

وصف کی دو اقسام میں سے وصف اصلی غیر منصرف کا سبب ہوتا ہے

نوٹ :- وصف عارضی سبب نہیں بنتا۔

۳ : **تانیث :** تانیث اُس کلمہ کو کہتے ہیں جس میں کوئی علامتِ تانیث موجود ہو۔ مثلاً حبلٰی (حاملہ عورت)، کمشرۃ

فائدہ :- تانیث کی دونوں قسمیں (بالتاء، بالالف) غیر منصرف کا سبب بنتی ہیں مگر تانیث بالالف دو کے قائم مقام ہوتی ہے۔

۴ : **معرفہ** وہ اسم ہوتا ہے جو معین شے پر دلالت کرے مثلاً مکہ۔ مدینہ

نوٹ : اقسام معرفہ میں سے صرف علمیت غیر منصرف کا سبب بنتی ہے۔

Marfat.com

۵ : عجمہ :- وہ کلمہ جس کو غیر عرب نے وضع کیا ہو یعنی جو عربی نہ ہو۔

عجمہ کے غیر منصرف بننے کے لیے شرائط :- اس کی دو شرائط ہیں

۱- عجمی زبان میں عَلَم ہو خواہ حقیقتاً ہو یا حکماً۔

علم حقیقی : ہر وہ کلمہ جو لغتِ عجم میں عَلَم تھا پھر بغیر کسی تبدیلی کے عربوں میں بطور علم رائج ہو گیا۔ مثلاً ابراہیم، اسحاق۔ یعقوب

علم حکمی :- ہر وہ کلمہ جو بطور علم عجمی زبان میں استعمال نہیں ہوتا تھا لیکن عربوں نے بغیر کسی تبدیلی کے اسے کسی کا علم قرار دے دیا۔

مثلاً لفظِ قالون لغتِ عجم میں اس کا معنی عمدہ اور جید کے ہیں خواہ کوئی شے ہو مگر عربوں نے ایک قاری کا علم قرار دے دیا کیونکہ وہ بہت ہی عمدہ قرآن تلاوت کیا کرتے تھے۔

۲ : علمیت کے ساتھ مندرجہ ذیل امور میں سے ایک کا پایا جانا۔
(i) ثلاثی متحرک الاوسط (ii) زائد علی الثلاثہ

(i) **ثلاثی متحرک الاوسط :** یعنی ایسا کلمہ جس کے تین حرف ہوں اور درمیانی حرف حرکت والا ہو جیسے
سَقَرُ (جہنم کے ایک طبقہ کا نام)۔ شَتَرُ (قلعہ کا نام)

زائد علی الثلاثہ :- یعنی ایسا کلمہ جس کے حروف تین سے زائد ہوں جیسے ابراہیم[1] اسماعیل

---

[1] بعض روایات میں ہے کہ عربی زبان کی ابتدا اس دُنیا میں سیدنا اسماعیل سے ہوئی۔
تمام انبیاء علیہم السلام میں سے یہ چھ اسمائے گرامی منصرف ہیں: ۱- محمد ۲- نوح ۳- لوط ۴- شیث ۵- ھود ۶- شعیب۔ ان کے علاوہ تمام کے تمام غیر منصرف ہیں۔

Marfat.com

٦: **جمع** : ہر جمع غیر منصرف کا سبب نہیں بنتی بلکہ وہ جمع سبب بنے گی جو منتہی الجموع ہو۔

جمع منتہی الجموع : وہ جمع ہوتی ہے جس کے پہلے دو حرف مفتوح ہوں تیسری جگہ الف اور اس کے بعد دو یا تین حرف پائے جائیں گے جیسے مساجد۔ مصابیح۔ محاریب۔ تماثیل۔

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِىْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ (تحقیق اللہ نے تمہاری بہت سے مقامات پر مدد فرمائی)

جمع منتہی الجموع کا دوسرا نام جمع اقصیٰ ہے۔

٧: **ترکیب** : مرکب غیر مفید کی اقسام میں ایک قسم مرکب منع صرف تھی۔ وہی یہاں مراد ہے

یعنی دو کلموں کو اس طرح ایک کر دینا کہ وہاں کوئی حرف پوشیدہ نہ ہو اور نہ ہی دوسرا جز اسم صوت ہو۔ مثلاً بعلبک - حضرموت - معدیکرب

٨: **الف نون زائدہ** : ایسا اسم جس میں اس کے حروف اصلیہ کے علاوہ الف اور نون زائد ہوں۔

الف اور نون کے زائدہ ہونے کے مقامات : الف نون زائدہ ہونے کے دو مقامات

١: اسم (جامد) ٢- وصف (مشتق)

١ : اگر الف نون اسم میں زائد ہو تو پھر اس کے غیر منصرف کے سبب بننے کے لیے علمیت شرط ہے۔ جیسے عثمان، عمران، رمضان

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِىْ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ

٢ : اگر الف نون وصف میں زائد ہو تو اس کے بارے میں علماء نحاۃ کے دو اقوال ہیں۔

Marfat.com

ا: انتفاءِ فعلانۃ : یعنی اس کلمہ کی مؤنث فعلانۃ کے وزن پر نہ آئے۔

ii: وجودِ فعلیٰ : اس کلمہ کی مؤنث فعلیٰ کے وزن پر آئے۔ مثلاً سکران (نشہ کرنے والا) اسکی مؤنث سکریٰ آتی ہے سکرانۃ نہیں آتی۔ یہ لفظ دونوں اقوال کے مطابق غیر منصرف ہے ندمان کہ اس کلمہ کی مؤنث ندمانۃ آتی ہے ندمیٰ نہیں آتی لہذا یہ کلمہ دونوں اقوال کے مطابق منصرف ہوگا۔

مثال: وَلَمَّا رَجَعَ مُوسٰى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا (اعراف: ۱۵۰)
(جب موسیٰ اپنی قوم کی طرف غصے کی حالت میں افسوس کرتے ہوئے لوٹے)

ہاں رحمٰن میں اختلاف ہے پہلے قول کے مطابق غیر منصرف ہوگا کیونکہ ان کے نزدیک کسی کلمہ کے غیر منصرف ہونے کے لیے شرط ہے کہ اس کلمہ کی مؤنث فعلانۃ کے وزن پر نہ آئے اور رحمٰن کی مؤنث ہے ہی نہیں لہذا یہ کلمہ غیر منصرف ہوا۔

اور دوسرے قول کے مطابق یہ کلمہ منصرف ہوگا کیونکہ ان کے نزدیک کسی کلمہ کے غیر منصرف ہونے کے لیے شرط یہ تھی کہ اس کلمہ کی مؤنث فعلیٰ کے وزن پر آئے اور اس کلمہ کی مؤنث اس وزن پر نہیں آتی شرط نہ پائے جانے کی وجہ سے یہ کلمہ منصرف ہوگا۔

۹: وزنِ فعل

وزنِ فعل سے مراد ہر وہ اسم ہے جو فعل کے مخصوص اوزان میں سے کسی

Marfat.com

ایک پر آئے یا اس اسم کی ابتداء میں حروفِ اتین میں سے کوئی آئے۔

وزنِ فعل کے غیر منصرف ہونے کی دو صورتیں ہیں۔

۱۔ وہ اسم فعل کے مخصوص وزن پر ہو جیسے ضَرَبَ
جب یہ کسی شخص کا نام رکھ دیا جائے تو یہ علمیت اور وزنِ فعل کی بنا پر غیر منصرف ہو جائے گا۔ اسی طرح شَمَّرَ (فعل ماضی معروف از باب تفعیل)
۲۔ اُس اسم سے پہلے حروفِ اتین[1] میں سے کوئی ایک حرف ہو جیسے
اَحْمَد یَشْکُرُ تَغْلِبُ نَرْجِس
وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُهٗ اَحْمَدُ

---

[1] حروفِ اتین سے مراد یہ چار حروف ہیں : الف ۲ تا ۳ ، ی ، ہ ، ن
ان کو علامتِ مضارع بھی کہا جاتا ہے۔

یاد رہے کہ بعض اوزان صرف اسم کے لیے مخصوص ہیں
ان پر فعل نہیں آتا اسی طرح بعض اوزان فعل کے لیے مخصوص ہیں ان پر اسم نہیں آ سکتا۔

اسم کے چھ اوزان ہیں۔
۱: فُعَالٌ ۲: فُعَلٌ ۳: مَفْعَلٌ ۴: فَعَلٌ
۵: فَعَالِ ۶: فَعَلِ

فعل کے بھی چھ اوزان ہیں :

۱: ثلاثی مجرّد ماضی مجہول، ضُرِبَ ۲: رباعی مجرّد مجہول، دُحرِجَ
۳: ثلاثی مزید فیہ معروف ، عَتَرَفَ ۴ : ثلاثی مزید فیہ مجہول اُکرِمَ
۵ : رباعی مزید فیہ معروف متدَحرَجَ
۶ رباعی مزید فیہ مجہول، تدُحرِجَ

Marfat.com

سبق نمبر ۱۷

ظرف اور جار مجرور کی بحث[1]

ظرف: قبل، بعد، عند وغیرہ اور جار مجرور فی الدار، من البصرۃ تنہا کچھ نہیں بن سکتے اگر کسی جگہ یہ خبر صلہ، صفت، حال بنیں گے تو کسی نہ کسی متعلق سے مل کر بنیں گے۔

ظرف اور جار مجرور کا متعلق

ظرف اور جار مجرور کا متعلق دو چیزیں ہو سکتی ہیں۔

۱: فعل
۲: شبہ فعل

فعل سے مراد ماضی، مضارع امر اور نہی ہے اور شبہ فعل سے مراد اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ، اسم تفضیل اور مصدر ہیں۔

تعلق قائم کرنے کا طریقہ

اگر فعل یا شبہ فعل عبارت میں موجود ہو تو ظرف اور جار مجرور کو اس کے متعلق کر دیا جائے مثلاً اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ میں بذات الصدور علیم کے متعلق ہو گا۔

اگر فعل یا شبہ فعل عبارت میں موجود نہیں تو پھر اسے مقدر مانا جائے گا۔

---

[1] مرفوعات شروع کرنے سے پہلے یہ بحث ضروری ہے۔

Marfat.com

متعلق مقدر کا طریقہ

اگر وہاں مناسب فعل یا شبہ فعل مل جائے تو اسکو مقدر مان لیا جائے

مثلاً۔ الصلوٰۃ علی رسول اللہ۔ یہاں علی رسول اللہ نازلۃ کے متعلق ہے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں بسم اللہ اشرعُ کے متعلق بنایا جاسکتا ہے اور اگر وہاں کوئی مناسب فعل یا شبہ فعل نہ ہو تو افعالِ عامہ میں سے کسی کو وہاں مقدر کیا جائے۔

افعالِ عامہ

افعالِ عامہ چار ہیں۔

۱: حصول ۲: وجود ۳: ثبوت ۴: کون

یعنی ان میں سے خود ان کے مصدر کو یا اس کے مشتق کو متعلق مقدر بنایا جا سکتا ہے زید فی الدار میں ثبت یا ثابت، وجد یا موجود مقدر مانا جاسکتا ہے

نوٹ: نحوی ترکیب کرتے وقت جار مجرور کو ظرف کا ہی نام دے دیا جاتا ہے

ظرف کی دو قسمیں ہیں۔

ظرفِ لغو

وہ ظرف ہوتی ہے جس کا متعلق عبارت میں موجود ہو جیسے

ختم اللہ علیٰ قلوبھم

ظرفِ مستقر:

وہ ظرف ہوتی ہے جسمیں متعلق عبارت میں موجود نہ ہو جیسے

فی الدار رجلٌ

Marfat.com

سبق نمبر ۱۸

مَرفُوعات منصُوبات اور مجرورات کا بیان

ہر جملہ (خواہ اسمیہ ہو یا فعلیہ) کے اجزائے اصلیہ صرف دو ہوتے ہیں۔

۱: مسند
۲: مسند الیہ

ان کے علاوہ جملہ میں جو کچھ ہوگا مثلاً جار مجرور۔ ظرف وغیرہ، وہ متعلقات جملہ کہلائیں گے ان اصلی اجزاء میں بعض محلِ رفع میں واقع ہونے کی وجہ سے مرفوع، بعض محلِ نصب میں واقع ہونے کی وجہ سے منصوب اور بعض محلِ جر میں واقع ہونے کی وجہ سے مجرور کہلاتے ہیں۔

(۱) مرفوعات: (محلِ رفع میں واقع ہونے والے)
ان کی تعداد آٹھ ہے۔

۱: مُبتدا ۲: خبر ۳: فاعل ۴: نائب فاعل
۵: افعالِ ناقصہ کا اسم۔ ۶: حروفِ مشبہ بالفعل کی خبر ۷: حروف مشابہ بلیس کا اسم ۸: لائفی جنس کی خبر

(۲) منصوبات: (محلِ نصب میں واقع ہونے والے)
ان کی تعداد بارہ ہے۔

۱: مفعول بہ ۲: مفعول مطلق ۳: مفعول فیہ ۴: مفعول لہ،
۵: مفعول معہ ۶: حال ۷: تمیز ۸: مستثنیٰ ۹: افعال ناقصہ کی خبر ۱۰: حروف مشبہ بالفعل کا اسم ۱۱ حروف مشابہ بلیس کی خبر
۱۲: لائفی جنس کا اسم۔

Marfat.com

(۳) **مجرورات** : (محل جر میں واقع ہونے والے) ان کی تعداد دو ہے۔

۱۔ مضاف الیہ ۔ ۲۔ مجرور بحرفِ جر

سبق نمبر ۱۹

مبتداء و خبر کا بیان

۱۔ **مبتداء** : وہ اسم جو عامل لفظی سے خالی اور مسند الیہ ہو۔

اللہ احد محمد رسول اللہ

۲۔ **خبر** : وہ اسم جو عامل لفظی سے خالی اور مسند ہو جیسے

زیدٌ قائمٌ اللہ بصیرٌ

مبتداء و خبر کا اعراب : مبتداء و خبر دونوں مرفوع ہوتے ہیں۔

عامل : مبتداء اور خبر کے عامل کے بارے میں تین اقوال ہیں۔

۱ : مبتداء خبر میں عامل ہوتا ہے اور خبر مبتداء میں اس قول کے مطابق دونوں کا عامل لفظی ہوتا ہے۔

۲ : مبتداء خبر میں عامل ہوتا ہے اور مبتداء کا عامل معنوی ہوتا ہے اس قول کے مطابق خبر کا عامل لفظی مگر مبتداء کا معنوی ہوتا ہے۔

۳ : دونوں کا عامل معنوی ہوتا ہے اور وہ اسم کا عاملِ لفظی سے خالی ہونا ہے۔ (اکثر نحاۃ اسی بات کے قائل ہیں)

Marfat.com

احکامِ مبتداء

۱ : مبتداء ہمیشہ مرفوع ہوگا

۲ : مبتداء مفرد ہوگا، جملہ نہیں ہوگا (مرکب غیر مفید مبتداء بن سکتا ہے)

۳ : مبتداء معرفہ ہوگا نکرہ نہیں ہوگا۔

ہاں دو صورتوں میں نکرہ مبتداء بن سکتا ہے۔

(i)۔ جب نکرہ عموم پر دلالت کرے ما احدٌ خیرٌ منک

فائدہ : جب نکرہ سے پہلے حرف نفی یا استفہام آجائے تو اس وقت نکرہ عموم پر دال ہوتا ہے۔

(ii) نکرہ مخصوصہ۔

نکرہ کو مخصوص کرنے کے طریقے :

نکرہ کو مخصوص کرنے کے مندرجہ ذیل طریقے ہیں۔

۱ : جب نکرہ کے ساتھ صفت بیان کردی جائے

مثلاً ولعبدٌ مومنٌ خیرٌ مِنْ مُشْرِكٍ (مومن غلام مشرک سے بہتر ہے)

۲ : جب نکرہ کو دوسرے نکرہ کیطرف مضاف کردیا جائے مثلاً

کتاب رجل جید

۳ : جب نکرہ جار مجرور کے بعد آجائے مثلاً

فی البَیْتِ رجلٌ ، وعلیٰ ابصارِھم غِشَاوَۃٌ

۴ : جب نکرہ دُعا یا بددُعا کےلیے آئے جیسے سلامٌ علیک

Marfat.com

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ (کم ناپنے والوں کے لیے ہلاکت ہے)

۵ : جب نکرہ صفت ہو اور موصوف کے قائم مقام آجائے جیسے

عَالِمٌ خَيْرٌ مِّنْ جَاهِلٍ (عالم جاہل سے بہتر ہے)

اس مثال میں عالم نکرہ صفت ہے اور موصوف کے قائم مقام ہے

اصل میں رجلٌ عالمٌ خیرٌ من جاهلٍ تھا۔

۶ : جب نکرہ پر نکرہ موصوفہ کا عطف کیا جائے طاعة وقول معروفٌ

۷ : جب نکرہ مصغر ہو۔ جیسے عُبَيْدٌ عِنْدِیْ

۸ : جب نکرہ اذا مفاجاتیہ کے بعد آئے جیسے خرجتُ

اذا اسدٌ موجودٌ (جب میں نکلا تو اچانک شیر کو پایا)

احکام خبر :-

۱ : خبر مرفوع ہوتی ہے۔

۲ : خبر معرفہ و نکرہ دونوں ہو سکتی ہے

۳ : خبر مفرد اور جملہ دونوں ہو سکتی ہے

۴ : جب خبر جملہ واقع ہو رہی ہو تو اس میں رابطے کا ہونا ضروری ہے

درج ذیل چیزیں رابطہ بن سکتی ہیں۔

۱ : ضمیر :-

یعنی خبر میں ایسی ضمیر ہو جو مبتدا کی طرف لوٹے مثلاً زیدٌ قائمٌ ابوہ

۲ : اسم اشارہ :-

خبر میں کوئی ایسا اسم اشارہ ہو جس کا مشار الیہ مبتدا ہو بن رہا ہو۔

مثلاً وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ

Marfat.com

۳ : اتحادِ لفظ :-

خبر اور مبتداء کے الفاظ ایک ہوں مثلاً الحاقة ما الحاقة

۴ : اتحادِ معنٰی :-

خبر اور مبتداء کا معنٰی ایک ہو جیسے هو الله احد
یہاں هُوَ اور اسمِ جلالت سے ایک ہی ذات مراد ہے۔

مبتداء اور خبر میں کب موافقت ضروری ہوتی ہے۔؟

درج ذیل دو صورتوں میں خبر کا واحد، تثنیہ، جمع، تذکیر اور تانیث میں مبتداء کے مطابق ہونا ضروری ہے۔

۱ : جب خبر اسم مشتق ہو۔ جیسے زید عالم
۲ : جب خبر اسم منسوب ہو جیسے فاطمة پاکستانِیّةٌ

نوٹ :- جب مبتداء جمع مکسر ہو تو خبر مفرد مؤنث بھی آسکتی ہے۔

مبتداء کو مقدم کرنے کے مقامات :-

کبھی مبتدا پہلے اور خبر بعد میں اور کبھی خبر پہلے اور مبتدا بعد میں آتا ہے مگر درج ذیل صورتوں میں مبتدا کو مقدم لانا واجب ہوتا ہے۔

۱ : جب مبتداء اور خبر دونوں معرفہ ہوں۔
مُحمّد رسول الله
آدم ابونا

۲ : جب مبتداء ایسا کلمہ واقع ہو رہا ہو جس کا ابتداء کلام میں لانا ضروری ہو۔
۱ : مَنْ نَبِیُّكَ ؟ ۲ : ما اسْمُكَ ؟
ان مثالوں میں مَن ۔ ما مبتداء ہیں جو استفہام کے لیے آتے ہیں۔

Marfat.com

اور وہ ابتدائے کلام کا مطالبہ کرتے ہیں۔

۳ : جب مبتدا، خبر میں منحصر ہو جیسے مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ

۴ : جب مبتدا اور خبر تخصیص میں برابر ہوں جیسے اَفْضَلُ مِنِّیْ عِلْمًا اَفْضَلُ مِنْكَ عَقْلًا

۵ : جب مبتدا کی خبر جملہ فعلیہ ہو مثلاً زَیْدٌ ضَرَبَ

خبر کے مقدّم کرنے کے مُقامات

درج ذیل صورتوں میں خبر کا مقدم کرنا واجب ہوتا ہے۔

۱۔ جب مبتدا نکرہ ہو اور خبر جار مجرور یا ظرف ہو

فی البیتِ رَجُلٌ (گھر میں مرد ہی ہے)

وعلیٰ اَبْصَارِھِمْ غِشَاوَۃٌ (اُن کی آنکھوں پر پردہ ہے)

۔ جب خبر ایسا کلمہ ہو جو صدارتِ کلام کو چاہتا ہو مثلاً

أَیْنَ زَیْدٌ ؟ (زید کہاں ہے ؟)

اَیْنَ المفرّ ؟ (فرار ہونے کی جگہ کہاں ہے ؟)

۳۔ جب مبتدا ایسی ضمیر پر مشتمل ہو جو خبر کی طرف لوٹ رہی ہو۔

علی البَیْتِ سَقْفُہٗ۔

لہ درج ذیل کلمات کا تقاضا ہوتا ہے کہ ہمیں کلام کی ابتدا میں لایا جائے

۱ : اسم استفہام ۲ : کم خبریہ ۳ : ضمیر شان ۴ : ضمیر قصہ

۵ : لامِ ابتدا ۶ : ما تعجبیہ

Marfat.com

۴ : جب خبر مبتدا میں منحصر ہو۔ ماخالق الا اللہ

سبق نمبر ۲۰

نواسخِ جملہ کا بیان

نواسخ ناسخ کی جمع ہے جو نسخ سے مشتق ہے اس کے لغوی معنی مٹانے کے ہیں۔

نواسخ کی تعریف : وہ افعال اور حروف جو جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر اس میں تبدیلی پیدا کر دیں۔ مبتداء اور خبر مرفوع ہوتے ہیں مگر یہ آکر کبھی مبتداء کو نصب دیتے ہیں اور کبھی خبر کو نصب دیتے ہیں۔

تعداد : ان کی تعداد پانچ ہے۔

۱ : افعالِ ناقصہ ۲ : افعالِ مقاربہ ۳ : حروفِ مشبہ بالفعل
۴ : حروف مشابہ بلیس ۵ : لائے نفی جنس

افعالِ ناقصہ :-

تعداد : ان کی تعداد تقریباً بیس ہے

۱ : کان ۲ : صار ۳ : امسیٰ ۴ : اصبح ۵ : اضحیٰ
۶ : ظلّ ۷ : بات ۸ : مازال ۹ : مابرح ۱۰ : مافتیٔ
۱۱ : ماانفک ۱۲ : مادام ۱۳ : لیس ۱۴ : آض ۱۵ : عاد
۱۶ : تحوّل ۱۷ : غدا ۱۸ : راح ۱۹ : استحال ۲۰ : ارتدّ

Marfat.com

ان میں سے پہلے تیرہ کثیر الاستعمال اور آخری سات قلیل الاستعمال ہیں

وجہ تسمیہ: ان کو افعالِ ناقصہ اس لیے کہتے ہیں کہ یہ اپنا معنی دینے میں خبر کے محتاج ہوتے ہیں۔

عمل: یہ رافع الاسم اور ناصب الخبر ہیں۔

نوٹ: افعالِ ناقصہ کے مشتقات کا یہی عمل ہے۔

افعالِ ناقصہ کا معنیٰ اور ان کا استعمال:۔

کان درج ذیل معانی میں استعمال ہوتا ہے۔

۱: ناقصہ ۲: تامّہ ۳: زائدہ ۴: صار کے معنی میں

کان ناقصہ: یہ خبر کو اسم کے لیے زمانۂ ماضی میں ثابت کرنے کے لیے آتا ہے اس کی خبر کی دو صورتیں ہیں۔

۱: دائمی ہوگی۔ یعنی اسم سے جُدا نہ ہو سکے جیسے کان اللّٰہ علیماً حکیماً۔

۲: غیر دائمی ہوگی: یعنی اسم سے جُدا ہو سکے جیسے کان زیدٌ قائماً

کان تامہ: جب کان ثبتَ، حصلَ کے معنی میں ہو اس وقت یہ تامہ کہلائے گا۔ اس وقت اسے خبر کی محتاجی نہیں ہوتی

وإنْ كَانَ ذُوْعُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إلٰى مَيْسَرَةٍ، کَانَ مَطَرٌ ای حَصَلَ

کان زائدہ: یعنی اسے حذف کر دینے کے باوجود معنی کلام درست رہے۔

صار کے معنی میں: کبھی کان صار کے معنی میں بھی آتا ہے۔ یعنی انتقال کے معنی میں بھی آتا ہے۔

Marfat.com

۲ : صار : یہ انتقال کے معنی میں آتا ہے۔

صَارَ زَیْدٌ غَنِیًّا (زید غنی ہو گیا)

۳ : امسی ۴ : اصبح ۵ : اضحیٰ ۶ : ظل ۷ : بات

امسیٰ شام، اصبح : صبح، اضحیٰ چاشت، ظل دن اور بات رات کے ساتھ خبر کو متصل کر دیتا ہے۔

نوٹ : کبھی یہ تمام صار کے معنیٰ میں بھی استعمال ہوتے ہیں مثلاً۔ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖ اِخْوَانًا (تم اللہ کی نعمت کی وجہ سے آپس میں بھائی ہو گئے) یہاں اصبح صبح کے معنی میں نہیں ہے بلکہ صار کے معنیٰ میں ہے۔

۸ : مازال ۹ : مابرح ۱۰ : مافتیٔ ۱۱ : ماانفک

یہ چاروں افعال خبر میں دوام، استمرار اور ہمیشگی کے معنی پیدا کرتے ہیں

مَازَالَ زَیْدٌ غَنِیًّا (زید ہمیشہ غنی رہا)

ف : ان سے پہلے ما حرفِ نفی ہے۔

۱۲ : مادام : یہ فعل تعینِ وقت کے لیے آتا ہے۔

اَوْصَانِیْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا

(مجھے حکم دیا گیا ہے کہ جب تک میں زندہ رہوں نماز پڑھوں اور زکوٰۃ دوں)

نوٹ : مادام میں ما مصدریہ ہے ما نافیہ نہیں۔

۱۳ : لیس - یہ نفی حال کے لیے آتا ہے جیسے لَیْسَ زَیْدٌ قَائِمًا (زید کھڑا نہیں ہے)

Marfat.com

اشتقاق کے لحاظ سے افعالِ ناقصہ کی تقسیم

اشتقاق کے لحاظ سے افعالِ ناقصہ کی تین اقسام ہیں۔

۱: بعض افعال ایسے ہیں: جن سے صرف ماضی کی گردانیں آتی ہیں۔ اس کے علاوہ مضارع امر کی گردانیں نہیں آتیں۔ ۱: لیس
۲: مادام۔

۲: بعض افعال ایسے ہیں: جن سے ماضی اور مضارع دونوں کی گردانیں آتی ہیں۔

۱- مازال ۲- مابرح ۳- مافتئ ۴- ماانفک

۳- بعض افعال ایسے ہیں جن سے ماضی، مضارع اور امر تینوں کی گردانیں آتی ہیں[۱]

۱: کان ۲: صار ۳: اصبح ۴: امسی ۵: اضحی
۶: ظل ۷: بات

افعالِ ناقصہ کی خبر کے احکام

۱: ۵ افعال ایسے ہیں جن سے پہلے خبر نہیں آسکتی۔

۱: لیس ۲: مازال ۳: مادام ۴: ماانفک ۵: مافتئ

۲: کبھی کبھی افعالِ ناقصہ کی خبر اسم سے پہلے بھی آجاتی ہے۔

کان حقًا علینا نصرُ المؤمنین (مومنوں کی مدد کرنا ہمارے اوپر حق ہے)

---

[۱] ایسے افعال جن سے تمام قسم کی گردانیں آئیں ان کو متصرف سے تعبیر کرتے ہیں

Marfat.com

۳ : کبھی کبھی خبر افعالِ ناقصہ اور اسم سے پہلے بھی آجاتی ہے مثلاً عالماً کان زید۔

۴ : لیس کی خبر پر اکثر اوقات "ب" داخل ہوتی ہے اور یہ "ب" زائدہ ہوتی ہے۔

الیس اللّٰہُ بِاَحۡکَمِ الۡحٰکِمِیۡنَ (کیا اللّٰہ سب حاکموں کا حاکم نہیں ہے ؟)

۵ - جب کان سے پہلے حرف نفی آجائے تو اس وقت اس کی خبر پر بھی "ب" داخل ہوتی ہے۔ وما کنتَ بِجَانِبِ الغَرۡبِیِّ (تم مغرب کی جانب موجود نہ تھے)

سبق نمبر ۲۱

(۲) افعالِ مقاربہ

تعداد : ان کی تعداد تقریباً چودہ ہے

۱ : عسیٰ	۲ : کاد	۳ : کَرَبَ	۴ : اَوۡشَکَ
۵ : حریٰ	۶ : اخلولق	۷ : طفق	۸ : جعل
۹ : اخذ	۱۰ : قَامَ	۱۱ : ھبّ	۱۲ : اَنۡشَأَ
۱۳ : عَلِقَ	۱۴ : بَدَأَ		

ان میں پہلے چار کثیر الاستعمال اور دیگر قلیل الاستعمال ہیں۔

وجہ تسمیہ : یہ افعال اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ ہماری خبر قریبی زمانہ میں واقع ہوگی۔

Marfat.com

عمل یہ بھی افعالِ ناقصہ کی طرح رافع الاسم اور ناصب الخبر ہیں۔

معنیٰ کے اعتبار سے افعال مقاربہ کی تقسیم:-

۱: افعالِ قرب: کچھ افعال ایسے ہیں جو وقوعِ خبر کی قربت پر دلالت کرتے ہیں۔ یہ تین ہیں۔

۱: کَادَ ۲: اَوْشَکَ ۳: کَرَبَ

جیسے: کَادَ الْفَقْرُ اَنْ یَّکُوْنَ کُفْرًا (قریب ہے کہ فقر کفر کا سبب بنے)

۲: افعالِ رجاء: کچھ افعال ایسے ہیں جو دلالت کرتے ہیں کہ ان کی خبر واقع ہونے کی امید ہے۔ ان کی تعداد بھی تین ہے۔

۱: عسیٰ ۲: حریٰ ۳: اخلولق

جیسے عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّاْتِیَ بِالْفَتْحِ (نزدیک ہے کہ اللہ فتح عطا فرمائے)

۳: افعالِ شروع: کچھ افعال ایسے ہیں جو کسی عمل کے شروع ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔ یہ افعال درج ذیل ہیں۔

۱: طفق ۲: جعل ۳: اخذ ۴: ھَبَّ ۵: اَنْشَأَ ۶: قام

جیسے: طَفِقَا یَخْصِفَانِ عَلَیْھِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّۃِ

(ان دونوں نے اپنے جسم پر جنت کے پتے سینے شروع کر دیے)

جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ یَمْسَحُ رَاْسَہٗ (رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس (عمار بن یاسرؓ) کے سر میں ہاتھ پھیرنا شروع کر دیا)

Marfat.com

خبر کے لحاظ سے افعالِ مقاربہ میں فرق

۱ : بعض افعال ایسے ہیں جن کی خبر میں فعل مضارع سے پہلے "اَن" کالانا ضروری ہے۔ ان کی تعداد دو ہے۔

۱ : حریٰ ۲ : اِخلولق

۲ : بعض افعال ایسے ہیں جن کی خبر پر "اَن" داخل نہیں ہوتا وہ افعال درج ذیل ہیں۔

۱۔ طفق ۲ : جعل ۳ : اخذ ۴ : قام ۵ : ھب ۶ : اَنشأَ

۳ : بعض افعال ایسے ہیں کہ جن کی خبر پر اَن کا آنا یا نہ آنا برابر ہے۔ ان کی تعداد چار ہے۔

۱ : عسیٰ ۲ : کاد ۳ : کرب ۴ : اوشک

نوٹ : کاد اور اوشک ان دونوں افعال سے ماضی اور مضارع کا صیغہ بھی آتا ہے اور ان کے علاوہ سب افعال سے صرف ماضی کی گردان آتی ہے۔

افعالِ مقاربہ اور ناقصہ میں فرق

افعالِ مقاربہ	افعالِ ناقصہ
۱ : خبر کے زمانہ قریب میں وقوع پر دلالت کرتے ہیں۔	۱ : قربِ خبر پہ دلالت نہیں کرتے
۲ : ان کی خبر ہمیشہ فعل مضارع آتی ہے ماسوائے عسیٰ کے کہ اس کی خبر مضارع کے علاوہ بھی آسکتی ہے۔	۲ : ان کی خبر اسم اور فعل مضارع اور ماضی بھی واقع ہوتی ہے

Marfat.com

۳ : ان کی خبر اسم سے پہلے تو آسکتی ہے لیکن خود افعال مقاربہ سے پہلے نہیں آسکتی۔

۲ : ان کی خبر اسم سے پہلے بھی آسکتی ہے۔ اور خود افعال ناقصہ سے پہلے بھی آسکتی ہے۔

سبق نمبر ۲۲

۳ : حروف مشبہ بالفعل

تعداد : حروف مشبہ بالفعل کی تعداد چھ ہے۔

۱ : إِنَّ ۲ : أَنَّ ۳ : كَأَنَّ ۴ : لٰكِنَّ

۵ : لَيْتَ ۶ : لَعَلَّ۔

عمل :- یہ ناصب الاسم اور رافع الخبر ہیں۔ إِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

ان کی فعل کے ساتھ لفظی اور معنوی مشابہت ہے۔

وجہ تسمیہ :

لفظی مشابہت :

۱۔ نون وقایہ[1] جس طرح فعل کے ساتھ آتا ہے اسی طرح ان حروف کے ساتھ بھی آتا ہے۔ جیسے ضَرَبَنِیْ إِنَّنِیْ

۲ : جس طرح فعل ثلاثی اور رباعی ہوتا ہے خماسی نہیں ہوتا۔ اسی طرح یہ حروف بھی ثلاثی، رباعی ہوتے ہیں لیکن خماسی نہیں ہوتے جیسے إِنَّ کَاَنَّ

---

[1] وقایۃ کے معنی بچنے کے ہوتے ہیں وہ نون ہوتا ہے جو فعل کو کسرہ سے محفوظ رکھتا ہے۔ جیسے جاءنی زیدٌ

Marfat.com

معنوی مشابہت : یہ حروف فعل کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔

حروف مشبہ بالفعل کے معانی

۱، ۲: إِنَّ، أَنَّ : یہ دونوں تاکید کے لیے آتے ہیں۔ جیسے
إِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے)

۳ : كَأَنَّ : یہ تشبیہ کے لیے آتا ہے۔
كَأَنَّ زَيْدًا أَسَدٌ (زید گویا شیر ہے)

۴ : لٰكِنَّ : یہ استدراک[1] کے لیے آتا ہے۔ جیسے،
مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَاءُ۔ (اللہ تعالیٰ کے شایانِ شان نہیں کہ وہ تمہیں غیب عطا فرمائے لیکن اپنے رسولوں میں سے جسے چاہتا ہے (غیب دینے کے لیے) منتخب فرما لیتا ہے)

۵ : لَيْتَ : یہ تمنا کے لیے آتا ہے جیسے لَيْتَ الشَّبَابَ رَاجِعٌ۔
(کاش جوانی واپس آجاتی)

۶ : لَعَلَّ : یہ اُمید کے لیے آتا ہے جیسے لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ
(شاید قیامت قریب ہے)

ماکافہ کے بعد تبدیلی

جب حروف مشبہ بالفعل کے بعد ماکافہ[2] آجائے تو ان میں دو بدلیاں

---

[1] کلام سابق سے پیدا ہونے والے وہم کے ازالے کو استدراک کہتے ہیں۔

[2] یہ کف یکف سے ہے جس کا معنی روکنا ہے اس کو ماکافہ اسی لیے کہتے ہیں کہ یہ حروف مشبہ بالفعل کے عمل کو روک دیتا ہے۔

Marfat.com

آجاتی ہیں۔

۱ : یہ بے عمل ہو جاتے ہیں جیسے اِنَّمَا اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ (بیشک تمہارا معبود ایک ہی ہے)

۲ : یہ جملہ اسمیہ کے علاوہ جملہ فعلیہ پر بھی داخل ہو جاتے ہیں جیسے كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ (گویا ان کو موت کی طرف دھکیلا جا رہا ہے)

۳ : جب ما لَيْتَ پر داخل ہو تو اس وقت لیت کا عاملہ اور غیر عاملہ ہونا دونوں صورتیں جائز ہیں۔ جیسے لیتما الشَّبَابَ یعودُ الشباب پر نصب اور رفع دونوں جائز ہیں۔ لیکن یہ ما کے بعد بھی جملہ فعلیہ پر داخل نہیں ہو گا۔

احکامِ خبر

حروف مشبہ بالفعل کی خبر کے تمام احکام وہی ہوں گے جو مبتدا کی خبر کے ہیں کیونکہ ان کے اسم و خبر آپس میں مبتدا و خبر ہی ہوتے ہیں ۔ ہاں ان امور میں اختلاف ہے

۱ : ان کی خبر ان کے اسماء سے مقدم نہیں ہو سکتی ہاں اگر خبر جار مجرور یا ظرف ہو تو پھر مقدم ہو سکتی ہے۔ مثلاً اِنَّ لَكُمْ فِى الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً (تمہارے لیے چوپاؤں میں عبرت ہے) ان من البیان لسحراً (بعض بیان جادو ہوتے ہیں)

۲ : خبر خود ان حروف سے بھی مقدم نہیں ہو سکتی۔

Marfat.com

سبق نمبر ۲۳

مقامات اِنَّ اور اَنَّ

بعض مقامات پر اِنَّ، بعض پر اَنَّ کا لانا لازم ہے۔ اور بعض مقامات پر دونوں کا لانا جائز ہے۔

مقامات اِنَّ

وہ مقامات جہاں اِنَّ پڑھنا ضروری ہے۔

۱ : ابتدائے کلام میں خواہ ابتدائے کلام حقیقۃً ہو جیسے اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ فِی لَیْلَۃِ الْقَدْرِ یا حکماً ہو جیسے اَلَا اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ۔

۲ : قول اور اس کے مشتقات کے بعد جیسے قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰہِ اٰتٰنِیَ الْکِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا (حضرت عیسٰیؑ نے فرمایا میں اللہ کا بندہ ہوں مجھے کتاب عطا کی گئی اور نبی بنا کر بھیجا گیا۔)

۳ : حَیْثُ کے بعد جیسے اِجْلِسْ حَیْثُ اِنَّ الْعِلْمَ مَوْجُوْدٌ (وہاں بیٹھو جہاں علم ہو)

۴ : اِذْ کے بعد جیسے جِئْتُکَ اِذْ اِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ (میں تیرے پاس آیا جب سورج طلوع ہو رہا تھا)

۵ : صلہ سے پہلے جیسے جاءَ الرجل الذی اِنَّہ لغائب (آگیا وہ شخص جو غائب تھا)

۶ : جواب قسم میں۔ جیسے وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ

Marfat.com

۷ : جب حروف مشبہ بفعل کی خبر پہ لام تاکید داخل ہو جیسے
واللہ یشھد إنّ المنافقین لکذبون (اور اللہ
گواہی دیتا ہے کہ بے شک منافقین جھوٹے ہیں)

۸ : جب إنّ کا مابعد حال واقع ہو رہا ہو جیسے۔
جئتُ وإنّ الشمس تغرب (میں آیا اس حال میں کہ
سورج غروب ہو رہا تھا۔

۹ : جب إنّ کا مابعد ماقبل کے لیے صفت بن رہا ہو جیسے
جاء رجلٌ إنّہ فاضلٌ (میرے پاس آدمی آیا جو کہ فاضل ہے)

مقاماتِ أَنَّ

وہ مقامات جہاں أنّ ہی پڑھیں گے۔

۱ : عَلِمَ، شَھِدَ اور ان کے مشتقات کے بعد بشرطیکہ خبر پہ لام نہ ہو
شھد اللہ أنّہ لا الٰہ الا ھو (اللہ گواہ ہے کہ اس کے سوا کوئی عبادت
کے لائق نہیں)

۲ : جب اپنے مابعد سے مل کر فاعل بن رہا ہو۔ مثلاً أولم یکفھم
أنّا أنزلنا علیک الکتاب (کیا ان کے لیے یہ کافی نہیں کہ ہم نے
آپ پر کتاب نازل فرمائی)

۳ : لو کے بعد مثلاً ولو أنّھم اذ ظلموا أنفسھم جاؤوک
فاستغفروا اللہ واستغفر لھم الرسول لوجدوا اللہ توابا
رحیما (اگر وہ اپنی جانوں پر ظلم کرلیں تو وہ آپ کے پاس آئیں اور اللہ سے
معافی مانگیں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی سفارش کریں تو تم

Marfat.com

یقیناً اللہ کو پاؤ گے اس حال میں کہ وہ توبہ قبول کرنے والا ہے اور رحم کرنے والا ہے)

۴ : جب اپنے مابعد سے ملکر نائب الفاعل بن رہا ہو جیسے
قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ (فرما دیجئے کہ مجھے وحی کے ذریعے بتایا گیا ہے کہ (اللہ کا کلام) جنوں کے ایک گروہ نے سنا)

۵ : جب اپنے مابعد سے ملکر مفعول بن رہا ہو جیسے۔
وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ (اور تم نہیں ڈرتے کہ تم نے اس کو اللہ کا شریک ٹھہرایا)

۶ : اَنَّ اور اس کا مابعد مبتدا واقع ہو رہا ہو جیسے وَمِنْ اٰيَاتِهٖ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً (اللہ کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ تم زمین کو نرم دیکھتے ہو)

۷ : حرف جر کے بعد مثلاً ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ (اللہ کی ذات ہی حق ہے)۔

۸ : جب یہ مضاف الیہ بن رہا ہو۔ جِئْتُ قَبْلَ اَنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ۔

مقامات اِنَّ و اَنَّ

وہ مقامات جہاں اِنَّ اور اَنَّ دونوں پڑھنے جائز ہیں۔

۱ : اذا مفاجاتیہ کے بعد : مثلاً۔ خَرَجْتُ فَاِذَا اِنَّ الْاَسَدَ مَوْجُوْدٌ (میں باہر نکلا تو اچانک شیر کو موجود پایا)

۲ : فا جزائیہ کے بعد : جیسے مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

Marfat.com

فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ (جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرے اس کے لیے جہنم کی آگ ہے)

۳ : اس کا مابعد علت بن رہا ہو : جیسے
وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ

(آپ اپنے غلاموں کے لیے دُعا فرمایئے کیونکہ آپ کی دُعا ان کے لیے سکون کا باعث ہے)

۴ : لفظ لاجرم کے بعد جیسے
لاجرم اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ
(یہ یقینی بات ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ جانتا ہے وہ جو چھپاتے ہیں اور ظاہر کرتے ہیں۔)

"اِنَّ اور اَنَّ میں تخفیف"

بعض مقامات پر اِنَّ اور اَنَّ دونوں کو مخففہ کر کے پڑھا جاتا ہے۔

۱ : جب اِنَّ میں تخفیف ہو گی تو اس وقت اس کی خبر پر لام کا ہونا ضروری ہوگا۔

۲ : اِنَّ مخففہ اسم اور فعل دونوں پر داخل ہو گا

(أ) اس صورت میں اگر فعل پر داخل ہوگا تو عمل نہیں کرے گا۔
جیسے وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ
(آپ اس سے پہلے اُسے نہ جانتے تھے)

(ii) اگر اسم پر داخل ہو تو بعض اوقات عمل کرے گا جیسے وَاِنْ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ اَعْمَالَهُمْ۔ (بے شک تمہارا رب ان سب کے اعمال کا ان کو پورا پورا اجر دے گا)

Marfat.com

۳ : اَنَّ مخففہ جملہ اسمیہ اور فعلیہ دونوں پر داخل ہوگا۔

(i) اگر جملہ اسمیہ پر داخل ہو تو وہاں ضمیرِ شان مقدر ماننا ہوگی جیسے
وَآخِرُ دَعْوَاهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ
(اور ان کی دُعا کا خاتمہ یہی ہے کہ تمام تعریفیں اُسی کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے)

(ii) اور اگر جملہ فعلیہ پر داخل ہو تو فعل پر سین ، قَد اور حرفِ نفی میں سے کسی کا ہونا ضروری ہے ، جیسے عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَرْضٰى ۔ (اسے معلوم ہے کہ تم میں سے کچھ بیمار ہیں)
لِيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ (تاکہ خدا تعالٰے دیکھ لے کہ انھوں نے اپنے ربّ کے پیغام پہنچا دیے)
اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗ اَحَدٌ (کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ اُسے کسی نے نہیں دیکھا)

سبق نمبر ۲۴

۴ ۔ حروف مشابہ بلیس

تعداد : ان کی تعداد چار ہے ۔

۱ : ما ۲ : لا ۳ : لاتَ ۴ : اِنْ

وجہ تسمیہ : ان حروف کو حروف مشابہ بلیس اس لیے کہتے ہیں کہ ان حروف کی لیس کے ساتھ لفظاً اور معنیً دونوں طرح کی مشابہت ہے ۔

Marfat.com

لفظی مشابہت: یہ لیس جیسا عمل کرتے ہیں یعنی رافع الاسم اور ناصب الخبر ہیں۔

معنوی مشابہت: ان کا بھی وہی معنی ہے جو کہ لیس کا ہے یعنی نفی کے لیے آتے ہیں۔

عمل: رافع الاسم اور ناصب الخبر ہیں
مَا هٰذَا بَشَرًا (یہ کوئی بشر نہیں ہے)
مَا هُنَّ اُمَّهَاتِهِمْ (وہ ان کی مائیں نہیں)

اِن۔ ما اور لا میں فرق:

اِن، ما نکرہ اور معرفہ دونوں پر داخل ہوتے ہیں۔

نکرہ کی مثال: (۱) ما رجلٌ منطلقاً
(۲) اِنْ احدٌ خیرًا من احدٍ الا بالعافیۃ (عافیت کے علاوہ کوئی کسی سے بہتر نہیں)

معرفہ کی مثال: (۱) ما زیدٌ قائمًا - اِنِ الْاَنْہارُ فائضۃً
جبکہ لا فقط نکرہ پر داخل ہوتا ہے معرفہ پر داخل نہیں ہوتا۔
لا رجلٌ افضل منک (تم سے بہتر کوئی آدمی نہیں)

لات کا استعمال: لات کے استعمال کی دو شرائط ہیں۔
(۱) اس کے اسم و خبر کا اسماء زماں میں سے ہونا مثلاً حین۔ ساعۃ، اوان جیسے لاتَ حِیْنَ مناصٍ
(یہ بچاؤ کا وقت نہیں)

Marfat.com

(iii) لات کا اسم اکثر طور پر پوشیدہ ہوتا ہے۔ لات الحین حین مناص

ما اور لا کے بے عمل ہونے کی صورتیں

۱ : جب انکی خبر پر اِلّا داخل ہو جائے جیسے وما محمد الا رسول

۲ : جب انکی خبر اسم سے پہلے آجائے جیسے ما قائمٌ زیدٌ

سبق نمبر ۲۵

۵۔ لا نفی جنس

تعریف : وہ لا ہوتا ہے جو کسی شے کی جنس کی نفی کرے۔

جیسے لا رجل فی الدار

لا بمعنی لیس اور لا نفی جنس میں فرق :

لا بمعنی لیس صرف ایک چیز کی نفی کرتا ہے دوسروں کی نفی کا اس میں احتمال ہوتا ہے جبکہ لا نفی جنس جس طرح ایک کی نفی کرتا ہے اسی طرح دوسروں کی بھی نفی کرتا ہے

عمل : یہ اپنی خبر کو رفع دیتا ہے جبکہ اس کے اسم کی چند حالتیں ہوتی ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

۱ : اگر اسم نکرہ مفرد ہو تو مبنی بر فتحہ ہوگا۔ جیسے لا رجل فی الدار

۲ : اگر اسم مضاف یا مشابہ بالمضاف ہو تو معرب منصوب ہوگا۔

مضاف کی مثال : لا غلام رجل ظریف فی الدار

(غلام رجل = اسم ، ظریف فی الدار = خبر)

Marfat.com

لا عشرین درهما عندی

مشابہ بالمضاف کی مثال : اسم ۔۔۔ خبر

۲ : اگر لا کے بعد نکرہ مفرد تکرار کے ساتھ آجائے تو اس کے اسم پر پانچ صورتیں جائز ہیں ۔

(۱) دونوں مرفوع ۔ لا حولٌ ولا قوۃٌ
(اس صورت میں دونوں لا بمعنی لیس ہوں گے)

(۲) دونوں مبنی بر فتحہ ۔ لا حولَ ولا قوۃَ (اس صورت میں دونوں لا نفی جنس ہوں گے)

(۳) پہلا مبنی بر فتحہ اور دوسرا مرفوع ۔ لا حولَ ولا قوۃٌ (اس صورت میں پہلا لا نفی جنس کے لیے ہوتا ہے اور دوسرا لا بمعنی لیس ہوتا ہے)

(۴) پہلا مرفوع اور دوسرا مبنی بر فتحہ ۔ لا حولٌ ولا قوۃَ (اس صورت میں پہلا لا بمعنی لیس اور دوسرا لا نفی جنس کے لیے ہوگا)

(۵) پہلا مبنی بر فتحہ جبکہ دوسرا منصوب ۔ لا حولَ ولا قوۃً (اس صورت میں پہلا لا نفی جنس کے لیے ہوگا جبکہ دوسرا زائدہ ہوگا ۔

۳ : لا کے بعد اگر اسم معرفہ آجائے تو دو چیزیں ضروری ہیں ۔

(i) یہ (لا) عمل نہیں کرے گا ۔

(ii) اس اسم معرفہ کو تکرار کے ساتھ لانا ضروری ہوگا
جیسے لا زیدٌ فی الدار ولا عمروٌ (گھر میں نہ زید ہے اور نہ عمر ہے)
اس مثال میں زید مبتدا ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے

Marfat.com

سبق نمبر ۲۶

فاعل کی بحث

جملہ فعلیہ : جملہ فعلیہ وہ جملہ ہوتا ہے جس کا پہلا جز فعل ہو جیسے
قَامَ زَیدٌ

عمل : فعل اپنے فاعل کو رفع اور اپنے مفعول کو نصب دیتا ہے۔
اسکی دو اقسام ہیں۔

فعل کی اقسام ۱ : فعلِ لازم ۲ : فعلِ متعدی

۱- **فعلِ لازم :** وہ فعل ہوتا ہے جو صرف فاعل کو چاہتا ہے جیسے جَلَسَ

۲ : **فعل متعدی :** وہ فعل ہوتا ہے جو فاعل کے علاوہ مفعول بہ کا بھی تقاضا کرے جیسے ضَرَبَ زَیدٌ عَمرًوا

نوٹ : فعل لازم اور متعدی میں فرق صرف مفعول بہ کے اعتبار سے ہوتا ہے باقی مفاعیل فعل لازم کے بھی ہوتے ہیں۔

فعل متعدی دو طرح پر ہوتا ہے۔

۱ : متعدی بِنَفسِہٖ : یعنی وہ فعل جو بلاواسطہ حرف متعدی ہو مثلاً ضرب زید عمروًا

۲ : متعدی بغیرہ : یعنی حرف جر کے واسطے سے متعدی ہو۔ مثلاً ذَھَبَ اللّٰہُ بِنُوْرِھِمْ۔

فعل متعدی کی اقسام : فعل متعدی کی تین اقسام ہیں۔

Marfat.com

۱: متعدی بیک مفعول ۲: متعدی بدو مفعول ۳: متعدی بسہ مفعول

۱: **متعدی بیک مفعول**: وہ فعل ہوتا ہے جو ایک مفعول بہ کو چاہتا ہے مثلاً ضَرَبَ - کتب -

۲: **متعدی بدو مفعول**: وہ فعل ہوتا ہے جو دو مفعولوں کا تقاضا کرے اسکی دو صورتیں ہیں۔

۱: کبھی وہ ایسا فعل ہوتا ہے جو ایسے دو مفعولوں کو چاہتا ہے جو آپسمیں مبتدا اور خبر ہوں مثلاً عَلِمَ - حَسِبَ

۲: کبھی وہ ایسا فعل ہوتا ہے جو ایسے دو مفعولوں کو چاہتا ہے جن کا آپسمیں مبتدا اور خبر ہونا ضروری نہیں - جیسے اعطیٰ

۳: **متعدی بسہ مفعول**: وہ فعل جو تین مفاعیل کا تقاضا کرے وہ یہ ہیں - اَعْلَمَ - اَنْبَأَ - اریٰ - اخبر - نبّأ حدّث - خبّرَ -

فاعل: وہ اسم ہوتا ہے جس سے پہلے فعل یا شبہ فعل ہو اس فعل یا شبہ فعل کی اس اسم کی طرف نسبت بطور صدور یا بطور قیام ہو۔ بطور صدور جیسے ضرب زید بطور قیام جیسے مات زید، زیدٌ قائمٌ ابوہ

سبق نمبر ۲۷

احکامِ فاعل

۱: ہر فاعل مرفوع ہوتا ہے۔

۲: فاعل ہمیشہ فعل کے بعد آتا ہے۔

Marfat.com

فاعل کی تین صورتیں ہیں۔

۱ : اسم صریح ۲ : اسم تاویل ۳ : اسم ضمیر

۱ : اسم صریح : ایسا اسم جو کہ ظاہر ہو جیسے ضرب اللہ مثلاً

۲ : اسم تاویل : اسم جو ظاہر تو نہ ہو لیکن اسے اسم بنالیا جائے۔ جیسے یحسن ان تجتھد (تیرا محنتی ہونا اچھا ہے) اَن مصدریہ نے فعل کو مصدر کی تاویل میں کردیا ہے اس کا معنی یہ ہے یحسُن اجتہادُکَ

۳ : اسم ضمیر : وہ اسم جو کہ متکلم۔ مخاطب یا غائب پر دلالت کرے کبھی ضمیر بارز فاعل بنے گی مثلاً ضربتُ اور کبھی ضمیر مستتر فاعل ہوگی مثلاً اضرب

۱ : وہ مقامات جہاں فعل کو مذکر لانا ضروری ہے

دو مقامات ایسے ہیں جہاں فعل کو مذکر لانا ضروری ہے

۱ : جب فاعل اسم ظاہر اور اس کے اور فعل کے درمیان الا آجائے۔
ماقام الا فاطمۃ : (فاطمہ کے علاوہ کوئی کھڑا نہیں ہوا)

۲ : جب فاعل مذکر ہو خواہ وہ اسم ظاہر ہو یا اسم ضمیر جیسے قام الرجل

۲ : وہ مقامات جہاں فعل کو مؤنث لانا ضروری ہے

دو مقامات ایسے ہیں جہاں فعل کو مؤنث لانا ضروری ہے۔

Marfat.com

۱: جب فاعل مؤنث حقیقی ہو اور اسم ظاہر فعل کے ساتھ متصل ہو جیسے

قَالَتِ امْرَأَةُ عِمران

۲: فاعل ایسی ضمیر مستتر ہو جو مؤنث حقیقی یا مجازی کی طرف لوٹ رہی ہو

مؤنث حقیقی جیسے فاطمۃ جاءت

مؤنث مجازی جیسے الشمسِ تطلع

۳: وہ مقامات جہاں فعل کو مذکر و مونث دونوں طرح لانا جائز ہے

تین مقامات ایسے ہیں جہاں فعل کو مذکر و مؤنث دونوں طرح لانا جائز ہے

۱: جب فاعل اسم ظاہر اور مؤنث مجازی ہو جیسے۔

طلعت الشمس ۔ طلع الشمس

۲: جب فاعل مؤنثِ حقیقی ہو اور فعل اور فاعل کے درمیان الّا کے علاوہ کوئی اور کلمہ آجائے جیسے حضرت المجلس النساءُ

حضر المجلس النساء

۳: جب فاعل اسم ظاہر جمع مکسر مذکر ہو یا مؤنث قامت الرجال

قام الرجال

تقدیمِ فاعل کی صورتیں:

اصل یہ ہے کہ فاعل مفعول سے پہلے ہو لیکن بعض اوقات مفعول بھی پہلے آسکتا ہے درج ذیل صورتوں میں فاعل کی تقدیم واجب ہے ۔

Marfat.com

۱ : جب مفعول اور فاعل کے درمیان التباس واقع ہو رہا ہو جیسے۔ ضرب عیسٰے موسیٰ۔ لیکن اگر التباس کا اندیشہ نہ ہو تو پھر مفعول کی تقدیم جائز ہے مثلاً اکل الکمثری موسیٰ

۲ : جب فاعل ضمیر مرفوع متصل ہو جیسے کلمت زیداً (میں نے زید سے کلام کیا۔)

۳ : جب مفعول الّا کے بعد واقع ہو جیسے ماضرب زیدٌ الّا بکراً

نائب فاعل : وہ اسم ہوتا ہے جو مسند الیہ ہو اور فعل مجہول کے بعد آئے۔

کسی فعل کے فاعل کو حذف کر کے اس کے مفعول کو اسکی جگہ رکھ دیں تو یہ نائب فاعل کہلائے گا۔ خُلِقَ الانسانُ

اسے "مفعول" مالم یُسَمَّ فاعلہ" بھی کہا جاتا ہے چونکہ یہ فاعل کا قائم مقام ہے لہذا اس کے وہی احکام ہیں جو فاعل کے ہیں۔

حذف فاعل کی وجوہات

اس کے حذف کی وجوہات درج ذیل ہیں۔

۱ : شہرت کے سبب جیسے خلق الانسان ضعیفاً (انسان کو کمزور پیدا کیا گیا)

۲ : جہالت کے سبب جیسے سرق المال۔ سرق البیت

۳ : فاعل کے خوف کے سبب جیسے سرق الحصان : (گھوڑا چوری ہو گیا)

Marfat.com

۴ : فاعل کی بزرگی کے سبب جیسے عُمِلَ عملٌ مُنکرٌ (برا کام کیا گیا)

سبق نمبر ۲۸

مفاعیلِ خمسہ :

۱ : مفعول بہ ۲ : مفعولِ مطلق ۳ : مفعولِ لہٗ
۴ : مفعول فیہ ۵ : مفعول معہٗ

۱ : مفعول بہ کی تعریف :

مفعولِ بہ وہ اسم ہوتا ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو جیسے
أَكَلَ خَالِدٌ خُبْزًا (خالد نے روٹی کھائی)

احکامِ مفعول بہٖ :

۱ : مفعول بہ ہمیشہ منصوب ہوگا۔
۲ : فعل کے متعدد مفعول بھی ہو سکتے ہیں جیسے أَعْطَيْتُ الفقیرَ درهمًا

مفعولِ بہ کی تقسیم :

مفعول بہ کی دو قسمیں ہیں۔ ۱ : صریح ۲ : غیر صریح

درج ذیل دو صورتوں میں مفعولِ بہ صریح کہلاتا ہے

۱ : جب اسم ظاہر مفعول بہ بن رہا ہو جیسے ضَرَبَ اللهُ مثلاً

Marfat.com

۲ : جب اسم ضمیر مفعول بہ بن رہا ہو خواہ ضمیر متصل ہو جیسے۔ اَکْرَمْتُکَ یا ضمیر منفصل ہو جیسے ایاکَ نَعْبُدُ و اِیاکَ نَسْتَعِیْن۔

درج ذیل تین صورتوں میں مفعول بہ غیر صریح کہلاتا ہے۔

۱ : جب جملہ مصدر کی تاویل میں ہو کر مفعول بہ بن رہا ہو جیسے علمتُ انّك مجتهدٌ (تاویل کے بعد علمتُ اجتهادَكَ ہے)

۲ : جب جملہ مفرد کی تاویل میں ہو کر مفعول بہ بن رہا ہو جیسے ظننتُك تجتهد (تاویل کے بعد ظننتكَ مجتهداً ہے)

۳ : جب جار مجرور مفعول بہ بن رہا ہو جیسے اَمسکت بیدك یہاں یدِ اگرچہ مجرور ہے مگر محلِ نصب میں ہے۔

نوٹ : کبھی حرفِ جر کو حذف کر دیا جاتا ہے اور مجرور کو بنا بر مفعولیت نصب دیدیا جاتا ہے۔ جیسے وَاخْتَارَ مُوسٰی قَوْمَهٗ سَبْعِیْنَ رَجُلًا۔ اصل میں من قومہ ہے ایسی صورت میں مذکورہ اسم کو منصوب بنزعِ الخافض کہا جاتا ہے۔

تقدیم مفعول بہ کی صورتیں

اصل یہ ہے کہ فعل کے بعد فاعل کا ذکر ہو اور اس کے بعد مفعول کا۔ مگر درج ذیل مقامات پر مفعول بہ کو پہلے لانا ضروری ہے

۱ : جب فاعل کے ساتھ ایسی ضمیر متصل ہو جو مفعول بہ کی طرف لوٹے جیسے وَاِذِ ابْتَلٰی اِبْرٰهِیْمَ رَبُّهٗ (اور جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے رب نے اُن کو آزمایا)

Marfat.com

۲ : جب مفعول بہ ضمیر منصوب متصل ہو اور فاعل اسم ظاہر ہو جیسے اَکْرَمَنِیْ عَلِیٌّ

۳ : جب فعل مفعول بہ میں منحصر ہو جیسے اِنَّمَا اَکْرَمَ سَعِیْدًا خَالِدٌ مَا اَکْرَمَ سَعِیْدًا اِلَّا خَالِدٌ

درج ذیل مقامات پر مفعول کو فعل اور فاعل دونوں سے مقدم لانا واجب ہے

۱ : جب مفعول بہ اسم شرط ہو جیسے مَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ فَمَا لَہٗ مِنْ ھَادٍ (جس شخص کو اللہ گمراہ قرار دیدے اس کے لیے کوئی رہنما نہیں)

۲ : جب مفعول بہ اسم استفہام ہو جیسے فَاَیَّ آیَاتِ اللّٰہِ تُنْکِرُوْنَ (پس تم اللہ کی کون کونسی نشانیوں کا انکار کرو گے)

۳ : جب مفعول بہ کَمْ خبریہ ہو جیسے کَمْ کِتَابٍ ملکت

۴ : جب مفعول بہ کا ناصب جواب اَمَّا ہو جیسے فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْھَرْ

سبق نمبر ۲۹

مفعول بہ کے فعل (عامل) کو حذف کرنے کی صورتیں

جوازی صورت : جب کوئی قرینہ پایا جائے تو مفعول بہ کے فعل کو حذف کر دینا جائز ہوتا ہے۔

Marfat.com

وجوبی صورتیں: (اس کی چار صورتیں ہیں)
۱: نداء ۲: اِغرا ۳: تحذیر
۴: اشتغال

۱: نداء

جب مفعول بہ منادیٰ واقع ہو رہا ہو تو اُس وقت اس کے فعل کو حذف کرنا واجب ہے جیسے۔ یَا اللّٰہ اصل میں یہ اَدْعُو اللّٰہ تھا تو اَدْعُو فعل کو کثرتِ استعمال کی وجہ سے حذف کر کے حرفِ ندا "یا" کو اس کے قائم مقام کر دیا۔

۲: مقامِ تحذیر

تعریف: مخاطب کو کسی خطرناک یا ناپسندیدہ چیز سے ڈرایا جانا تحذیر کہلاتا ہے اس میں درجِ ذیل چیزیں پائی جاتی ہیں۔

۱: **محذّر منہ:** جس چیز سے ڈرایا جائے اسے محذّر منہ، کہتے ہیں
۲: **محذَّر:** جس کو ڈرایا جائے اسے محذَّر کہتے ہیں۔
۳: **محذِّر:** ڈرانے والے کو محذِّر کہتے ہیں۔

جب محذّر منہ، مفعول بہ بن رہا ہو تو اس وقت اُس کے فعل کو حذف کرنا واجب ہوتا ہے۔ جیسے اَلْاَسَد ــــــ اس مثال میں اِتَّقِ فعل محذوف ہے۔

مقامِ تحذیر میں درجِ ذیل فعل پوشیدہ ہو سکتے ہیں۔
اِتَّقِ۔ بَاعِدْ۔ جَنِّبْ۔ احذَرْ۔ قِ

Marfat.com

تحذیر کی دو صورتیں ہوتی ہیں کبھی وہاں (ضمیر منفصل للخطاب) ایاکَ ایاکما کا ذکر ہوگا اور کبھی نہیں ہوگا۔

اگر وہاں ضمیر نہ ہو تو محذّر منہ کو ذکر کرنے کی یہ تین صورتیں ہیں

۱ : مفرد، الاسد جیسے (اصل میں اِتّقِ الاسد) وَ نَاقَۃَ اللہِ وَ سُقیاھَا (اصل میں احذروا ناقۃ اللہ تھا)

۲ : مکرر جیسے النار النار (اصل میں اتّق النار اتق النار تھا)

۳ : عطف کے ساتھ جیسے البرد والمطر (اصل میں احذر البرد والمطر تھا)

اگر وہاں ضمیر ہو تو پھر محذّر منہ کے ذکر کرنے کی ان تین صورتوں میں سے ایک ہوتی ہے۔

۱ : محذر منہ سے پہلے واؤ عاطفہ لایا جائے گا جیسے اِیاکَ والنمیمۃ (چغلی سے بچ) اصل میں اِحفظ نفسکَ واحذر النمیمۃ تھا۔

۲ : محذر منہ، سے پہلے حرف جر مِن لایا جائے گا جیسے ایاکَ مِن مؤاخاۃ الاحمق (بے وقوف کی دوستی سے بچ)
اصل میں احفظ نفسکَ مِن مؤاخاۃ الاَحمق تھا۔

: محذّر منہ مصدر کی تاویل میں ہو مثلاً ایاکَ اَن تکذب (جھوٹ سے بچ) اصل میں احفظ نفسک مِن ان تکذب تھا

Marfat.com

۳- اغراء

اس کا لفظی معنیٰ برانگیختہ کرنا ہے اور اصطلاحی معنیٰ یہ ہے
مخاطب کو پسندیدہ کام کی طرف رغبت دلانا اغواء کہلاتا ہے

یہاں درج ذیل چیزوں کا پایا جانا ضروری ہے

۱ : مُغرِی (متکلم) برانگیختہ کرنے والا۔
۲ : مغریٰ (مخاطب) جس کو برانگیختہ کیا گیا ہو۔
۳ : مغریٰ بہ وہ امرِ محبوب جس پر برانگیختہ کیا گیا ہو

جب مغریٰ بہ مفعول بہ بن رہا ہو تو اُس کے فعل کو حذف کرنا ضروری ہوتا ہے
جیسے الاجتہاد (محنت) اس سے پہلے اِلزَم فعل محذوف ہے۔

مقام اغراء میں درج ذیل افعال پوشیدہ ہو سکتے ہیں

اَلزِم ۔ اُطلُب ۔ اِفعَل

مغریٰ بہ کے استعمال کی تین صورتیں ہیں

۱ : مفرد جیسے الصدق
۲ : مکرر جیسے الاحسانَ الاحسانَ
۳ : عطف کے ساتھ جیسے الصدقَ والخیرَ

۴ : اشتغال[1]

---

[1] اسے پہلے دور کے علماء نحاۃ ما اُضمِرَ عامِلہ، علیٰ شریطۃ التفسیر سے تعبیر کرتے ہیں

اس سے مُراد وہ اسم ہے جس کے بعد فعل ہو اور فعل ضمیرِ اسم میں عمل کرنے کی وجہ سے اس اسم میں عمل نہ کر سکے

مقامِ اشتغال میں بھی تین اُمور کا پایا جانا ضروری ہے

۱: مشغول : وہ فعل جو اسم کے بعد ہے۔
۲: مشغول بہ : اسم کے بعد وہ ضمیر جس میں فعل عامل ہے۔
۳: مشغول عنہٗ : وہ اسم جس میں عمل کرنے سے فعل اعراض کر رہا ہو۔

جب مفعول بہ مشغول عنہ بن رہا ہو تو اس کے فعل کو بھی حذف کرنا ضروری ہے۔ جیسے خَالِداً ضَرَبْتُہٗ میں خَالِداً مفعول بہ ہے اور اس سے پہلے اس کا فعل ضَرَبْتُ پوشیدہ ہے۔

مشغول عنہ پر کبھی رفع اور کبھی نصب پڑھنا واجب ہے۔

وجوبِ نصب کے مقامات

۱: مشغولِ عنہٗ کے بعد فعلِ امر ہو جیسے خَالِداً اکرِمْہُ
۲: مشغول عنہٗ کے بعد فعلِ نہی ہو جیسے اَلْکَرِیْم لَا تَضْرِبْہُ
۳: مشغول عنہٗ کے بعد جملہ دُعائیہ آجائے جیسے مَرْشِیداً غفراللّٰہُ لہٗ
۴: مشغول عنہ ہمزہ استفہام کے بعد آجائے جیسے اَلْبَشَراً مِنّاوَاحِداً نَتَّبِعُہٗ؟
۵: سائل کا سوال تقاضا کرے کہ میرے جواب میں اسم منصوب ہونا چاہیئے

لہ: ضمیرِ اسم سے مراد اسم کی طرف لوٹنے والی ضمیر ہے۔

Marfat.com

ایسے مقام پر بھی مشغول عنہ کو منصوب پڑھنا واجب ہے، جیسے مَنْ اَکْرَمْتَ؟ کے جواب میں کہا جائے عَلِیًّا اَکْرَمْتُہٗ

وجوبِ رفع کے مقامات

۱ : جب مشغول عنہ واؤ حالیہ کے بعد ہو جیسے جِئْتُ وَالْفَرَسُ یَرْکَبُہٗ اَخُوْکَ

۲ : مشغول عنہ اِذا مفاجاتیہ کے بعد ہو جیسے خَرَجْتُ فَاِذَا زَیْدٌ یَضْرِبُہٗ خَالِدٌ۔

۳ : مشغول عنہ استفہام، شرط، ما نافیہ اور لام ابتداء سے پہلے واقع ہو۔ جیسے (i) خَالِدٌ هَلْ اَکْرَمْتَہٗ؟ (ii) زَیْدٌ لَضَرَبْتُہٗ۔

سبق نمبر ۳۰

مفعولِ مطلق :-

وہ مصدر ہوتا ہے جو فعلِ مذکور کے ہم معنیٰ ہو جیسے ضَرَبْتُ ضَرْبًا۔ اس مثال میں ضَرْبًا مصدر ہے اور فعل ضَرَبْتُ کا ہم معنیٰ ہے۔

مفعولِ مطلق لانے کے فوائد :-

۱ : تاکید : کبھی ماقبل فعل کے معنیٰ میں تاکید کے لیے آتا ہے جیسے سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (اور تم خوب سلام بھیجو)

۲ : بیانِ عدد : کبھی ماقبل فعل کے وقوع کی تعداد کے لیے آتا ہے اور اس وقت مصدر فَعْلَۃ کے وزن پر آتا ہے جیسے وَقَفْتُ وَقْفَتَیْنِ (ہیں

دو مرتبہ ٹھہرا)

۲ : **بیانِ نوع** : کبھی ماقبل فعل کی کیفیت کے لیے آتا ہے اور اس صورت میں مصدر فِعلۃ کے وزن پر ہوگا۔ جیسے

جَلَسْتُ جِلْسَۃَ المُصَلِّی (میں نمازی کی طرح بیٹھا)

نوٹ : بعض اوقات مفعولِ مطلق کو مذکورہ فوائد میں سے کسی کے لیے کبھی ذکر نہیں کیا جاتا بلکہ اسے محض فعل کے عوض ذکر کر دیا جائے مثلاً صَبْراً عَلَی المَصَائِبِ اصل میں اِصْبِرْ عَلَی المَصَائِبِ تھا۔

مندرجہ ذیل اشیاء مفعولِ مطلق واقع ہوتی ہیں :-

۱ : اسم مصدر : جیسے سَلَّمْتُ سَلَماً

۲ : صفتِ مصدر : جیسے اُذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیراً (یہ اصل میں اذکروا اللہ ذِکراً کَثِیراً تھا)

۳ : مترادف مصدر :- جیسے قُمْتُ وُقُوفاً اس مثال میں مفعولِ مطلق وُقُوفاً قُمْتُ فعل کے مصدر قیاماً کے ہم معنی ہے۔

۴ : ہر وہ کلمہ جو عدد پر دلالت کرے جیسے اَنْذَرْتُکَ ثَلٰثاً

۵ : ہر وہ اسم جو آلہ پر دلالت کرے جیسے ضَرَبْتُ السَّارِقَ عَصاً

۶ : لفظ کل یا لفظِ بعض جب مصدر کی طرف مضاف ہوں جیسے فَلَا تَمِیلُوا کُلَّ المَیلِ (پس تم ایک ہی طرف مکمل طور پر نہ جھک جاؤ)

مفعولِ مطلق کا عامل :-

مفعولِ مطلق کے عامل تین قسم کے ہو سکتے ہیں۔

۱ : فعل : جیسے کَلَّمَ اللّٰہُ مُوسٰی تَکْلِیماً (اللہ تعالیٰ نے حضرت

Marfat.com

موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا)

۲ : شبہ فعل : جیسے رَأَیْتُہٗ مُسْرِعًا اِسْرَاعًا عَظِیْمًا (میں نے اسے بہت جلدی میں دیکھا)

۳ : مصدر : جیسے فَرِحْتُ بِاِجْتِہَادِکَ اِجْتِہَادًا حَسَنًا (میں تیری اچھی محنت پر خوش ہوں)

وہ مقامات جہاں مفعولِ مطلق فعل کے قائم مقام بن کر آتا ہے

۱ : جب مصدر امر کی جگہ واقع ہو جیسے صَبْرًا عَلَی الْاَذٰی

۲ : جب مصدر مقامِ دُعا میں واقع ہو جیسے رَحْمَةً لِلْمَسَاکِیْنَ (اے اللہ مسکین پر رحم فرما)

۳ : جب مصدر محاورةً استعمال ہو جیسے شُکْرًا (یہ اصل میں شَکَرْتُ شُکْرًا تھا)

ان مذکورہ مقامات پر مفعولِ مطلق تاکید، عدد اور نوع میں سے کسی کا معنیٰ بھی نہیں دیتا۔

سبق نمبر ۳۱

مفعول لہٗ

تعریف : وہ اسم ہوتا ہے جو فعلِ مذکور کا سبب بنے ۔ جیسے وَقَفْتُ اِحْتِرَامًا لَکَ (میں تیرے احترام کے لیے کھڑا ہوا) یہاں احترام مفعول لہٗ ہے کیونکہ کھڑا ہونے کا سبب احترامًا ہے۔

Marfat.com

مفعولِ لہٗ کے دو نام اور بھی ہیں۔ ۱: مفعول لِاَجلہٖ
۲: مفعول مِن اَجلہٖ۔

مفعول لہٗ کو منصوب پڑھنے کی شرائط:۔

۱: مصدر ہونا : اگر مفعول لہٗ مصدر نہیں ہوگا تو وہ منصوب نہیں ہوگا۔
جیسے وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ (اللہ نے زمین کو مخلوق کی خاطر بنایا)
اس مثال میں "انام" مفعولِ لہٗ ہے لیکن یہ مصدر نہیں ہے اس لیے اسے
منصوب نہیں پڑھا گیا۔

۲: مصدر قلبی ہونا : اگر مصدر غیر قلبی ہوا تو منصوب نہیں ہوگا جیسے جِئْتُ
لِلْقِرَاْءَۃِ (میں تلاوت کیلئے آیا) قرآت باطنی فعل نہیں ہے
بلکہ فعلِ ظاہری ہے۔

۳: مصدر و فعل کا زمانہ اور فاعل کا ایک ہونا ضروری ہے یعنی دونوں کا زمانہ
ایک ہو اور فاعل بھی ایک ہو اگر مختلف ہوئے تو مفعول لہٗ منصوب نہیں ہوگا
جیسے سَافَرْتُ لِلْعِلْمِ۔ یہاں سفر کا زمانہ گذشتہ ہے اور علم کا زمانہ
آئندہ ہے۔

اگر مذکورہ بالا شرائط مفعولِ لہٗ میں نہ پائی جائیں تو اس پر حرفِ جر داخل
ہوگا اور اس کو مجرور پڑھیں گے۔

فائدہ: اگر مفعول لہٗ پر نصب پڑھیں تو اسے صریح کہتے ہیں اور اگر
جر پڑھیں تو اسے غیر صریح کہتے ہیں۔

جیسے یَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِیْٓ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ
حَذَرَ الْمَوْتِ۔ (وہ موت کے ڈر سے کڑک کے سبب اپنی انگلیاں

کانوں میں ڈال لیتے ہیں)

اس مثال میں حَذَرَ المَوتِ مفعولِ لہٗ صریح ہے اور الصّواعِق مفعول لہٗ غیر صریح ہے (جامع الدروس العربیہ، ۳: ۴۶)

سبق نمبر ۳۲

مفعول فیہ:

وہ اسم ہوتا ہے جس کے ذریعے فعلِ مذکور کا زمانہ یا مقام بیان کیا جائے اور حرفِ جر فِی کے پوشیدہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہو جیسے ضَرَبْتُ زَیْدًا یومَ الجُمُعَۃِ ف۔ مفعول فیہ کا دوسرا نام ظرف ہے۔

ظرف کی اقسام: اس کی دو اقسام ہیں:۔

۱: ظرفِ زماں ۲: ظرفِ مکاں

ظرفِ زماں: جو اسم اس وقت پر دلالت کرے جس میں فعل واقع ہو جیسے سُبحَانَ الَّذِی اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا (پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے خاص بندے کو رات کے تھوڑے سے حصے میں سیر کرائی) اس مثال میں لَیْلًا ظرفِ زماں ہے۔

ظرفِ زماں کی اقسام: اس کی دو اقسام ہیں۔

۱: ظرفِ زماں مبہم۔

۲: ظرفِ زماں محدود

۱: ظرفِ زماں مبہم کی تعریف: وہ ظرف جو غیر معین زمانے پر دلالت کرے جیسے زَمَانٌ حِیْنٌ، اَبَدٌ

حِیْنٌ وغیرہ

۲: **ظرفِ زماں محدود کی تعریف:** وہ ظرف جو معین زمانے پر دلالت کرے جیسے یَوْمٌ

لَیْلٌ۔ شَہْرٌ۔ عَامٌ۔ اُسْبُوْعٌ

ظرفِ زماں محدود ہو یا مبہم دونوں حرفِ جرفی کے پوشیدہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہوں گے۔ مثلاً سَافَرْتُ لَیْلَۃً سِرْتُ حِیْنًا

اگر وہاں فی پوشیدہ نہ ہوا تو ظرف کا اعراب عامل کے مطابق ہوگا، جاءَ یَوْمُ الْخَمِیْسِ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ یَوْمٌ مُبَارَکٌ یعنی اس وقت یہ مفعول فیہ نہیں بلکہ فاعل مُبتداء وغیرہ ہوں گے۔

سبق نمبر ۳۳

ظرفِ مکاں: جو اسم اُس جگہ پر دلالت کرے جس میں فعل واقع ہو۔ مثلاً جَلَسْتُ فَوْقَ الْاَرْضِ

(میں زمین پر بیٹھا) اس مثال میں "فوق" ظرفِ مکاں ہے

ظرفِ مکاں کی اقسام:

اس کی دو اقسام ہیں۔

۱: ظرفِ مکاں مبہم ۲: ظرفِ مکاں محدود

۱: **ظرفِ مکاں مُبہم:** وہ ظرف جو غیر معین جگہ پر دلالت کرے جیسے اَمَامٌ۔ قُدَّامٌ۔ یَسَارٌ۔ خَلْفٌ۔

فَوْقَ۔ تَحْتَ۔

Marfat.com

۲ : ظرف مکاں محدود : وہ ظرف جو معین جگہ پر دلالت کرے۔
جیسے مَدرسَۃ۔ جامعۃ۔

ظرف مکاں مبہم بھی حرف جر "فِي" کے پوشیدہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہوگا۔
مثلاً وَقَفتُ امام المنبر اور اگر وہاں "في" مقدّر نہ ہو تو عامل کے مطابق اعراب ہوگا۔ مثلاً المبلُ ثلثُ الفرسخ۔

ظرفِ مکاں محدود میں دو صُورتیں ہوتی ہیں :-

۱ : غیر مشتق ۲ : مُشتق

۱ :- اگر ظرف مکاں محدود مشتق نہیں تو وہاں في کا ذکر ضروری ہوگا مثلاً
اقمتُ فِي البلاد۔ جَلستُ فِي الدّار

نوٹ : اگر ظرف مکاں محدود غیر مشتق لفظِ دَخَلَ، نَزَلَ، سَکَنَ اور ان کے مشتقات کے بعد آئے تو وہاں "في" کا حذف بھی جائز ہوگا مثلاً دخلت المدینۃ، نزلت البلاد سکنت الشام

اور ظرف مکاں محدود مشتق کی دو صورتیں ہیں :-

۱ : اگر ظرف مکاں محدود مشتق ہے اس فعل سے جو اس میں عامل ہے تو ظرف "في" کے پوشیدہ ہونے کی وجہ منصوب ہوگی جیسے جَلَستُ مجلِسَ اھل الفضل۔ ذَھَبْتُ مذھَبَ ذوی الحفل

۲ : اور اگر ظرف مکاں محدود مشتق ہے مگر اس فعل سے مشتق نہیں تو وہاں "في" کا ذکر ضروری ہوگا۔ جیسے اَقمتُ فی مجلسک
سرتُ فی مذھبک

Marfat.com

استعمال کے لحاظ سے ظرف کی دو اقسام ہیں: ۱: ظرف متصرف ۲: ظرف غیر متصرف

ظرف متصرّف: وہ ظرف ہوتا ہے جو ظرف (مفعول فیہ) بھی استعمال ہو اور غیر ظرف بھی۔ یعنی فاعل اور مبتدا وغیرہ بھی بنتا ہے جیسے شھرٌ۔ یَومٌ۔ عامٌ۔ لیلٌ۔

۲: **غیر متصرّف:** وہ ظرف ہوتا ہے جو مفعول فیہ کے علاوہ کچھ نہ بن سکے جیسے قبلُ۔ فوق۔ تحت۔ بعد

غیر متصرّف ظروف دو طرح کے ہیں: بعض ان میں سے ہمیشہ مفعول فیہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہوتے ہیں۔ جیسے اذا۔ ایان۔ قط۔ عوض۔ ذات۔لیلۃ۔

۲: اور بعض اُن میں سے ایسے ہیں جو کبھی مفعول فیہ ہونے کی وجہ سے منصوب بھی ہوں گے لیکن بعض اوقات حروفِ جارہ کی وجہ سے مجرور۔ جیسے قبل۔ بعد۔ فوق۔ تحت وغیرہ۔

سبق نمبر ۳۴

مفعول معہٗ: وہ اسم ہوتا ہے جو واؤ بمعنی مَعَ کے بعد واقع ہو جیسے مشیْتُ وَالنھرَ (میں نہر کے ساتھ ساتھ چلا) جاءَ البَرْدُ والجُبّاتِ (سردیاں آئیں لحافوں کے ساتھ)

مفعول معہٗ کے منصوب ہونے کی شرائط:

۱: مفعولِ معہٗ ایسا کلمہ ہو جو کلام کے مکمل ہونے کیلئے ضروری نہ ہو بلکہ کلام

Marfat.com

اس کے بغیر بھی تام ہو۔

۲ : مفعول معہ کا ماقبل جملہ ہونا چاہیئے۔

۳ : اس سے پہلے جو واؤ ہو وہ "مع" کے معنی میں ہو۔

مثال : سَارَ نَاصِرٌ وَالجَبَلَ (ناصر پہاڑ کے ساتھ ساتھ چلا)

اس مثال میں الجبل مفعول معہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے کیونکہ اس میں تینوں شرائط پائی جاتی ہیں۔ الجبل کے بغیر کلام تام بھی ہے اور الجبل سے پہلے "سار" جملہ ہے اور الجبل سے پہلے واؤ "مع" کے معنی میں ہے۔

سبق نمبر ۳۵

منادے کی بحث

یہ نداء سے مشتق ہے اور نداء کا لغوی معنی پکارنا اور بلانا ہے۔

تعریف : ہر وہ اسم جس پر حرفِ نداء داخل ہو اُسے منادی کہتے ہیں

حروفِ نداء [۱] :

ان کی تعداد پانچ ہے۔

۱ : یَا ۲ : اَیَا ۳ : هَیَا ۴ : اَیْ ۵ : آ

منادیٰ کے استعمال کی چار حالتیں ہیں :

---

[۱] حروفِ نداء کو حروفِ تعریف بھی کہتے ہیں کیونکہ ان کے داخل ہونے سے اسم نکرہ معرفہ بن جاتا ہے

(۲) اکثر کتب میں بحثِ منادیٰ مفعول بہ کے ساتھ ہے ہم نے طلبہ کی آسانی کے لیے مفاعیل کے بعد اسے ذکر کیا ہے۔

Marfat.com

۱ : مضاف ۲ : مشابہ بالمضاف ۳ : نکرہ غیر معین ۴ : مفرد معرفہ

۱ : **مضاف** : کبھی منادیٰ مضاف ہو کر استعمال ہوتا ہے جیسے یارسول اللہ

۲ **مشابہ بالمضاف** : منادیٰ کبھی مشابہ بالمضاف ہو کر استعمال ہوتا ہے مثلاً یا طَالِعًا جَبَلًا (اے درخت پر چڑھنے والے)

مشابہ بالمضاف سے مراد ہر وہ کلمہ ہے جو اپنا معنیٰ دینے میں کسی دوسرے کلمے کا محتاج ہو جیسے مضاف اپنا معنیٰ دینے میں مضاف الیہ کا محتاج ہوتا ہے۔

اوپر کی مثال میں "طالعًا" مشابہ بالمضاف ہے کیونکہ یہ اپنا معنیٰ دینے میں شجرًا کا محتاج ہے۔

۳ : **نکرہ غیر معین** : کبھی منادیٰ نکرہ غیر معین ہوگا جیسے کوئی نابینا "یا رجلاً" کہے تو اس سے کوئی معین رجل مراد نہیں بلکہ یہ نکرہ غیر معین ہوگا۔

۴ : **مفرد معرفہ**[1] : کبھی منادیٰ مفرد معرفہ ہوگا جیسے یَا خَالِدَانِ یا خَالِدُوْنَ۔

---

[1] لفظ مفرد چار معنی میں مستعمل ہے :

(۱) مفرد بمعنی مرکب نہیں مثلاً زید مفرد (۲) بمعنی جملہ نہیں مثلاً غلام زید مفرد ہے کیونکہ جملہ نہیں (۳) مفرد بمعنی تثنیہ و جمع نہیں مثلاً رجل مفرد ہے (۴) مفرد بمعنی مضاف اور مشابہ بالمضاف نہیں مثلاً یا خالد منادیٰ کی بحث میں مفرد کا چوتھا معنی مراد ہے۔

Marfat.com

اعرابِ منادیٰ : مذکورہ بالا پہلی تین صورتوں میں منادیٰ منصوب ہوگا اور چوتھی صورت میں مبنی بر علامت رفع ہوگا[1]

احکامِ منادیٰ :- جب منادیٰ معرف باللام ہو تو اس کی دو صورتیں ہیں۔

۱ : حرفِ ندا اور منادیٰ کے درمیان مذکر کے لیے اَیُّھَا لاتے ہیں جیسے یَا اَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ اور مؤنث کے لیے اَیَّتُھَا لاتے ہیں مثلاً یَا اَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ

۲ : اور کبھی ان کے درمیان اسم اشارہ ذکر کر دیا جاتا ہے۔ مثلاً یَا ھٰذِہِ الْاَمْرَأَۃُ۔

نوٹ : اسم جلالت جب منادیٰ بن رہا ہو تو اس وقت اَیُّھَا نہیں لایا جاتا مثلاً یَا اَللّٰہُ

۳ : جب منادیٰ مفرد ایسا علم ہو جس کی صفت لفظ ابن آ رہی ہو تو اس منادیٰ پر نصب اور ضمہ دونوں پڑھے جا سکتے ہیں جیسے یَا خَلِیْلُ ابْنَ خالد۔

۴ : اور اگر منادیٰ مفرد علم ہو اور اس کی صفت بنت آ جائے یا وہ منادیٰ علم نہ ہو اور اس کی صفت ابن آ جائے تو پھر منادیٰ پر ضمہ پڑھیں گے جیسے یَا رَجُلُ بنُ خَالِدٍ - یَا فَاطِمَۃُ بِنْتَ خَالِدٍ

۵ : جب منادیٰ میں تکرار آ جائے تو ایسی صورت میں دونوں پر نصب پڑھنا

---

[1] علامتِ رفع کبھی ضمہ لفظی ہوتا ہے جیسے یا خالد کبھی الف لفظی یا خالدان کبھی واؤ لفظی یا خالدون ، کبھی ضمہ تقدیری یا موسیٰ کبھی واؤ تقدیری یا مسلمی

Marfat.com

جائز ہے ہاں پہلے پر ضمہ بھی جائز ہے لیکن دوسرے پر بہر صورت نصب پڑھنا واجب ہے۔ مثلاً یَا سَعدَ سَعدَ الاَوس۔ یا سعدُ سَعدَ الاوس

لفظ اللّٰھُمَّ: اللّٰھُمَّ اصل میں یا اللّٰہ تھا حرفِ نداء "یا" کو میم مشدد سے بدل کر آخر میں لے گئے اس طرح یہ اللّٰھُمَّ بن گیا۔

اللّٰھُمَّ کا استعمال: اللّٰھُمَّ چار معانی کیلئے استعمال ہوتا ہے۔

۱۔ ندا کے لیے آتا ہے جیسے اللّٰھُمَّ مَالِکَ المُلکِ تُؤتِی المُلکَ مَن تَشَاء

(اے اللہ تو تمام ملکوں کا بادشاہ ہے۔ جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے)

۲: کبھی کبھی بات کی پختگی کیلئے آتا ہے جیسے سوال کیا گیا أخَالِد فَعَلَ ھٰذا؟ تو جواب میں کہا جاتا ہے کہ اللّٰھُمَّ نَعَم (ہاں خالد نے ہی یہ کام کیا ہے)

۳: بعض اوقات نادر الوقوع چیزوں کی طرف اشارہ کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے کسی بخیل آدمی کو کہا جائے اَللّٰھُمَّ اِن بَذَلتَ مَالاً۔ (اگر تو مال خرچ کرے)

۴: بعض اوقات اللّٰھُمَّ جواب کے کمزور ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

تنبیہ: لفظ اب، ربّ، اُم، غلام اور صاحب منادیٰ ہوں اور یائے متکلم کی طرف مضاف ہوں تو ان کے پڑھنے کے چھ طریقے ہیں۔

۱: ی کو حذف کر کے اس کے ماقبل کسرہ کو باقی رکھتے ہیں۔ جیسے یٰعِبَادِ فَاتَّقُون (اے میرے بندو مجھ ہی سے ڈرو)

۲: یائے متکلم کو فتحہ دیتے ہیں جیسے یَا عِبَادِیَ الَّذِینَ اَسرَفُوا

عَلٰی اَنْفُسِھِمْ (اے میرے وہ بندے جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا)

۳ : یائے متکلم کو ساکن کر دیتے ہیں جیسے یَا عِبَادِیْ لَا خَوْفٌ عَلَیْکُمْ (اے میرے بندو تم پر کوئی خوف نہیں ہے)

۴ : یائے متکلم کو الف سے بدل دیتے ہیں اور ماقبل کو فتحہ دیتے ہیں جیسے یا اسفیٰ یا حسرتیٰ ۔

۵ : بعض اوقات الف کو حذف کر دیتے ہیں مثلاً یا غلامَ

۶ : الف کو حذف کر دیتے ہیں اور آخر کو ضمہ دیتے ہیں ۔ مثلاً یا غلامُ

نوٹ : لفظ اب اور اُم کو ان چھ مذکورہ صورتوں کے علاوہ بھی پڑھ سکتے ہیں مثلاً ی کو ت سے بدل دیتے ہیں ۔ جیسے یَا اَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِیْ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ ۔ (اے میرے والد آپکو جو حکم دیا گیا ہے کر گزریے اگر اللہ نے چاہا تو عنقریب مجھے صبر کرنے والوں میں پائیں گے)

ترخیمِ منادیٰ : منادیٰ کے آخر کو تخفیف کی خاطر حذف کر دینے کو ترخیم کہتے ہیں جیسے یَا فَاطِمَۃُ سے یَا فَاطِمُ

مرخم : جس منادیٰ کے آخر کو حذف کر دیا گیا ہو اُسے منادیٰ مرخم کہتے ہیں ۔

نوٹ : آخر سے ایک حرف بھی حذف ہو سکتا ہے اور دو بھی ۔

مقاماتِ ترخیم :

ترخیم دو مقامات پہ ہوگی ۔

۱ : اس منادیٰ کے آخر میں تاء تانیث ہو خواہ عَلم ہو یا نہ ہو جیسے یا عائشۃُ

Marfat.com

سے یَا عَائِشَ یَا عَالِمَۃ سے یَا عَالِم

۲ : وہ کلمہ عَلَم ہو (خواہ مذکر کا ہو یا مؤنث کا) لیکن مرکب نہ ہو اور تین حروف سے زائد ہو جیسے یَا جَعفَرُ سے یا جَعفَ یا مَنصُورُ سے یا مَنصُ یَا حَارِثُ سے یَا حَارِ

مرخّم کا اعراب :

۱ : حرف کے بعد آخری کلمہ کی حرکت برقرار رکھیں گے جیسے یَا مَنصُور سے یَا مَنصُ ۔ یا حَارِثُ سے یَا حَارُ

۲ : اس پر ترخیم کے بعد ضمّہ پڑھیں گے جیسے یَا فَاطِمَۃُ سے یَا فَاطِمُ یَا حَارِثُ سے یَا حَارُ ۔

منادیٰ مستغاث

یہ استغاثہ سے مشتق ہے جس کا معنی مصیبت اور پریشانی کے وقت کسی سے مدد طلب کرنا ہے ۔

یہ درج ذیل اشیاء پر مشتمل ہوتا ہے ۔

۱ : مستغاث : جس سے مدد طلب کی جائے

۲ : مستغاث لہٗ : جس کے لیے مدد طلب کی جائے

۳ : مستغیث : مدد طلب کرنے والا

۴ : استغاثہ : مدد طلب کرنے کے عمل کو استغاثہ کہتے ہیں جیسے زید کہے کہ "یا لَلّٰہِ لِلضَّعِیفِ (اے اللہ اس ضعیف کی مدد فرما) اس مثال میں اللہ مستغاث لہٗ ہے زید مستغیث ہے اور زید کے اس عمل کو استغاثہ کہتے ہیں

۵ : لامِ استغاثہ[1] : جو لام مستغاث پر داخل ہوتا ہے اُسے لامِ استغاثہ کہتے ہیں۔

نوٹ : استغاثہ کے لیے حروفِ نداء میں سے "یا" آتا ہے۔

مستغاث کا اعراب :

اس کے اعراب کی تین صورتیں ہیں۔

۱ : لام کی وجہ سے اس پر جر پڑھیں گے جیسے یَا لَلّٰہِ

۲ : جب مستغاث کے آخر میں الف استغاثہ آجائے تو مفتوح ہوگا اس صورت میں لامِ استغاثہ نہیں آئیگا جیسے یَا زَیْدَا - یَا مُحَمَّدَا۔

۳ : جب مستغاث پر نہ لامِ استغاثہ ہو اور نہ الف استغاثہ، تو ایسی صورت میں مستغاث کو اصل حالت پر رہنے دیتے ہیں۔ جیسے یَا زَیْدُ

نوٹ : وہ حرفِ ندا جو مستغاث پر داخل ہو وہ حذف نہیں ہو سکتا اسی طرح مستغاث بھی حذف نہیں ہو سکتا لیکن مستغاث لہ، حذف ہو سکتا ہے۔

"منادیٰ مندوب"

یہ لفظ نُدبہ سے بنا ہے۔ منادیٰ مندوب کے لیے اکثر واؤ کا لفظ استعمال ہوتا ہے اور اس سے مراد ایسا منادیٰ ہے جس میں کسی مردہ یا مصیبت زدہ

---

[1] : لامِ استغاثہ اصل میں لامِ جارہ ہوتا ہے لیکن مفتوح استعمال ہوتا ہے۔

Marfat.com

کو پکار کر رو دیا جائے۔
جیسے واحُسَینَا ۔ مندوب کے لیے اکثر واؤ کا استعمال ہوتا ہے۔

مندوب کا اعراب

اس کے اعراب کی تین حالتیں ہیں۔

۱ : اس کے آخر میں الف ندبہ لاتے ہیں۔ جیسے واحُسَینَا
۲ : کبھی کبھی الف اور ھاء لاتے ہیں جیسے واحُسَینَاہ۔
۳ : بعض جگہ اسے اصل حالت پر رکھتے ہیں جیسے واحُسَینُ۔

سبق نمبر ۳۶

حال :-

حال وہ اسم نکرہ ہوتا ہے جو فاعل یا مفعول یا دونوں کی حالت بیان کرے

فاعل کی مثال : جاءَ زَیدٌ رَاکِباً
(زید آیا اس حال میں کہ وہ سوار تھا)

مفعول کی مثال : رَأَیتُ زَیداً قَائِماً
(میں نے زید کو دیکھا اس حال میں کہ وہ کھڑا تھا)

دونوں کی مثال : (لَقِیتُ زَیداً رَاکِبَینِ)
(میں نے زید سے ملاقات کی اس حال میں کہ ہم دونوں سوار تھے)

ذوالحال : حال جس کی حالت بیان کرے اُسے ذوالحال یا صاحبِ حال کہتے ہیں۔

Marfat.com

ذوالحال کون کون بن سکتا ہے؟

۱: فاعل جیسے رَجَعَ الغائبُ سالِمًا۔
(گمشدہ آدمی بخیریت واپس آگیا)

۲: نائب الفاعل: جیسے تُوَکَّلُ الفاکِہَۃُ نَاضِجَۃً

۳: مبتدا، جیسے أنتَ مجتہِداً أخِیْ (تو اس حال میں کہ محنتی ہے میرا بھائی)

۴: خبر: جیسے ھٰذا الھِلالُ طالِعًا (یہ چاند چڑھنے والا ہے)

۵: مفاعیلِ خمسہ بھی ذوالحال بن سکتے ہیں (جامع الدروس العربیہ ۳: ۸۰)

شرائطِ حال

۱- صفتِ منتقلہ[1] ہونا

جیسے طلعتِ الشَّمسُ صافیۃً (سورج طلوع ہوا اس حال میں کہ وہ صاف شفاف تھا)

کبھی کبھی صفتِ ثابتہ بھی حال واقع ہوجاتی ہے۔ جیسے ھٰذا ابُوک رَحِیمًا۔

۲: نکرہ ہونا جیسے رَجَعَ الجُندُ ظافِرًا (لشکر کامیاب لوٹا)

اگر معرفہ ہو تو تاویلِ نکرہ میں ہوگا جیسے اٰمنتُ باللّٰہِ وَحدَہٗ یہاں پہ وحدہٗ[2] معرفہ ہے اور منفرداً کی تاویل میں ہے۔

۳: مشتق ہونا جیسے رَأَیتُ زَیداً ھارِبًا (میں نے زید کو دوڑتے

---

[1]: عارضی صفت کو صفتِ منتقلہ اور دائمی صفت کو صفتِ ثابتہ کہتے ہیں۔

[2]: وحدہ ہمیشہ حال واقع ہوتا ہے۔

Marfat.com

ہوئے دیکھا)

بعض اوقات اسم جامد بھی مشتق کی تاویل میں ہو کر حال بنتا ہے

وہ مقامات جہاں جامد بتاویل مشتق حال بنتا ہے۔

۱ : جب حال تشبیہ پر دلالت کرے۔ جیسے کَرَّ عَلِیٌّ اَسَدًا
اس مثال میں اَسَدًا شُجَاعًا کی تاویل میں ہے۔

۲ : جب حال مفاعلہ[1] پر دلالت کرے جیسے بِعْتُكَ الفَرَسَ یَدًا بِیَدٍ۔ (میں نے تجھے گھوڑا دست بدست فروخت کیا) اس مثال میں یَدًا بِیَدٍ حال ہے اور متقابضین کی تاویل میں ہے۔

۳ : جب حال ترتیب پر دلالت کرے۔ جیسے قَرأْتُ الكِتَابَ بَابًا بَابًا (میں نے کتاب کو باب در باب پڑھا) اس مثال میں بابًا۔ مُرَتَّبًا کی تاویل میں ہے۔

وہ مقامات جہاں جامد بغیر تاویل مشتق کے حال بنتا ہے

۱ : جب حال موصوف واقع ہو رہا ہو۔ جیسے فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا (پس جبریل امین حضرت مریم علیہا السلام کے پاس کامل بشر کی شکل میں آگئے) اس مثال میں بَشَرًا حال ہے اور موصوف ہے اور سَوِيًّا اس کی صفت ہے۔

۲ : جب حال عدد پر دلالت کرے جیسے فَتَمَّ مِيقَاتُ رَبِّهِ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً (پس موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب کا چالیس راتوں کا وعدہ پورا کیا)

---

[1] مفاعلہ سے مراد ایسا فعل ہے جو جانبین سے ہو۔

Marfat.com

۳ : حال ذوالحال کی فرع ہو مثلاً ھذا ذھبک خاتماً (یہ انگوٹھی کی حالت میں تیرا سونا ہے)

۴ : حال ذوالحال کی اصل ہو۔ ھذا خاتمك ذھباً

۵ : حال ذوالحال کی نوع ہو۔ ھذا مالك ذھباً

سبق نمبر ۳۷

احکامِ ذوالحال : اکثر طور پر معرفہ ہوتا ہے جیسے رَجَعَ الجُنْدُ ظَافِرًا

۲ : کبھی کبھی نکرہ بھی ذوالحال بنتا ہے۔

وہ مقامات جہاں نکرہ بھی ذوالحال بنتا ہے

۱ : ذوالحال حال سے مؤخر ہو جیسے جَاءَنِي رَاكِبًا رَجُلٌ

۲ : ذوالحال سے پہلے حرفِ نفی، نہی یا استفہام آجائے۔ جیسے مَا جَاءَنِي رَجُلٌ اِلَّا رَاكِبًا ۔ اَجَاءَكَ اَحَدٌ رَاكِبًا ؟

۳ : حال ایسا جملہ ہو جو واؤ کے ساتھ متصل ہو۔ جیسے اَوْ كَالَّذِيْ مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا

(یا اُس آدمی جیسی مثال جو کہ ایک بستی کے قریب سے گزرا اس حال میں کہ اُس کے مکان گر چکے تھے۔

۴ : جب ذوالحال مخصوص بالوصف ہو۔ جیسے جَاءَنِي صَدِيْقٌ حَمِيْمٌ طَالِبًا مَعُوْنَتِيْ (میرے پاس میرا مخلص دوست مدد طلب کرنے کیلئے آیا)

Marfat.com

وہ مقامات جہاں ذوالحال کو حال سے مؤخر کرنا ضروری ہے

۱ : ذوالحال نکرہ ہو۔ جیسے جاءَنِی رَاکِبًا رَجُلٌ

۲ : ذوالحال حال میں منحصر ہو۔ جیسے مَا جَاءَ نَاجِیًا اِلَّا خَالِدٌ
(کوئی کامیاب نہیں آیا سوائے خالد کے)

وہ مقامات جہاں حال کو ذوالحال سے مؤخر کرنا ضروری ہے

۱ : جب حال ذوالحال میں منحصر ہو جیسے وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِیْنَ اِلَّا مُبَشِّرِیْنَ وَ مُنْذِرِیْنَ (اور نہیں بھیجا ہم نے رسولوں کو مگر بشارت دینے والے اور ڈر سنانے والے)

۲ : جب ذوالحال مجرور بالاضافت ہو جیسے سَرَّنِی عَمَلُکَ مُخْلِصًا (تیرے خلوص کے ساتھ کام کرنے نے مجھے خوش کر دیا)

۳ : جب حال جملہ مقرون بالواؤ ہو جیسے جَاءَ خَالِدٌ وَالشَّمْسُ طَالِعَۃٌ (خالد آیا اس حال میں کہ سورج طلوع ہو رہا تھا)

حال کی تقسیم : حال کی دو اقسام ہیں۔

۱ : حالِ مؤسّسہ ۲ : حالِ مؤکدہ

۱ : حالِ مؤسّسہ : وہ حال جو ذوالحال کے معنی کے علاوہ معنی عطا کرے جیسے فَرَجَعَ مُوْسٰی اِلٰی قَوْمِہٖ غَضْبَانَ اٰسِفًا (پس موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کی طرف غصے کی حالت میں افسوس کرتے ہوئے لوٹے)

Marfat.com

۲ : حالِ مؤکّدہ : وہ حال ہوتا ہے جو نیا فائدہ نہ دے بلکہ محض تاکید کے لیے آئے تاکید کی تین صورتیں ہیں ۔

۱ : تاکید فی العامل : جیسے فَتَبَسَّمَ ضَاحِکًا مِّنْ قَوْلِهَا (پس سلیمان علیہ السلام چیونٹی کی آواز سنکر مسکرائے)

اس مثال میں ضاحکًا حال ہے جو کہ تبسّم (عامل) میں تاکید پیدا کر رہا ہے۔

۲ : تاکید فی ذی الحال : جیسے جاءَ التلامیذُ کُلُّھُمْ جمیعًا اس مثال میں جمیعًا حال التلامیذُ کُلُّھُمْ ذوالحال کی تاکید واقع ہو رہا ہے۔

۳ : تاکید فی مضمونِ الجملۃ : جیسے ھُوَ حَقٌّ صَرِیْحًا (وہ واضح حق ہے)

اس مثال میں صریحًا حال ہے اور یہ ھُوَ حَقٌّ کے معنی میں تاکید پیدا کر رہا ہے کیونکہ حق بھی واضح ہی ہوتا ہے ۔

سبق نمبر ۳۸

حال اور ذوالحال کے درمیان رابطہ : حال مفرد بھی ہو سکتا ہے اور جملہ بھی، جب حال جُملہ ہو تو اس وقت اس کے اور ذوالحال کے درمیان رابطہ ہونا چاہیئے خواہ یہ رابطہ واؤ کے ساتھ ہو یا ضمیر کے ساتھ یا دونوں کے ساتھ ہو۔

وہ مقامات جہاں واؤ لانا ضروری ہے

۱ : جب حال ایسا جملہ اسمیہ واقع ہو جو ضمیر ذوالحال سے خالی ہو جیسے لَئِنْ اَکَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ

Marfat.com

۲ : جب حال جملہ اضویہ ضمیر ذوالحال سے خالی ہو (خواہ وہ جملہ مثبت ہو یا منفی)
ہاں جب فعل ماضی مثبت ہو تو واؤ کے ساتھ ساتھ قد کا لانا ضروری ہے
جیسے جِئتُ وَقد طَلَعَ الشَّمس

وہ مقامات جہاں واؤ حالیہ کا لانا منع ہے

۱ : جملہ حالیہ عاطفہ کے بعد ہو جیسے کَمْ مِنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنَاهَا فَجَاءَهَا بَأسُنَا بَيَاتًا اَوْهُمْ قَائِلُونَ (بہت سی بستیاں ہم نے تباہ کر دیں پس اُن کے پاس ہمارا عذاب آیا اس حال میں کہ وہ رات کو سو رہے تھے یا قیلولہ کر رہے تھے)

۲ : جب حال مضمون جملہ میں تاکید پیدا کرنے کیلئے آئے۔ جیسے ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيْهِ (یہ وہ بلند و بالا کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں)

۳ : جب جملہ مضارعیہ منفیہ بلا حال بن رہا ہو جیسے مَا لِيَ لَا اَرَى الْهُدْهُدَ (مجھے کیا ہو گیا ہے کہ میں ہدہد کو نہیں دیکھ رہا)

ایک ذوالحال سے کئی حال بھی واقع ہو سکتے ہیں۔
نوٹ : جیسے فَرَجَعَ مُوسٰى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا۔

اس مثال میں غضبان اور اسفا دونوں حال ہیں۔

۲ : کبھی کبھی ذوالحال اور حال دونوں متعدد ہوتے ہیں۔
جیسے جَاءَ سَعِيدٌ وَخَالِدٌ رَاكِبَيْنِ۔

Marfat.com

سبق نمبر ۳۹

تمیز

وہ اسم نکرہ ہوتا ہے جو کسی مبہم ذات یا نسبت کے ابہام کو دُور کرے جیسے اِشْتَرَیْتُ عِشْرِیْنَ کِتَابًا (میں نے بیس کتابیں خریدیں) اس میں عِشْرِیْنَ ذات اور کِتَابًا تمیز ہے۔

طَابَ زَیْدٌ اَبًا (زید اپنے باپ کی نسبت سے اچھا ہے) اس میں اَبًا فعل کی فاعل کے ساتھ نسبت سے تمیز ہے۔

جس سے ابہام دور کیا جائے اسے ممیز اور ابہام کو دُور کرنے والا ممیز (تمیز) کہلاتا ہے۔

تمیز کی اقسام : اسکی دو اقسام ہیں۔

۱ : تمیزِ ذات ۲ : تمیزِ نسبت

۱ : تمیزِ ذات یا مفرد : وہ تمیز ہوتی ہے جو اسم مبہم ملفوظ کے ابہام کو دُور کرے۔ جیسے عِنْدِیْ رِطْلٌ زَیْتًا (میرے پاس ایک کلو تیل ہے) اس میں زیتًا تمیز ہے اور رطل ممیز

اسماءِ مبہمہ : درج ذیل اسماء میں ابہام ہوتا ہے۔

۱ : اسم عدد : اسکی دو اقسام ہیں I عددِ صریح II عدد مبہم

Marfat.com

I : **عددِ صریح :** وہ عدد ہوتا ہے جس کی مقدار معروف ہو جیسے ایک - چھ - دس -

II : **عدد مبہم :** وہ عدد ہوتا ہے جو کہ مقدارِ مجہول سے کنایۃ ہو جیسے کم - کاَیِّن

۲ : ہر وہ اسم جو مقدار پر دلالت کرے جیسے عِنْدِی قِنْطَارٌ عَسَلًا (میرے پاس شہد کا مشکیزہ ہے)

عِنْدِی ذِرَاعٌ ثَوْبًا (میرے پاس ایک گز کپڑا ہے)

مقدار سے مراد، وزن، کیل (ماپ) مساحت (ناپ) ہے

۲ : وہ اسم جو تمیز کی فرع بن رہا ہو جیسے عِنْدِی خَاتَمٌ فِضَّۃً (میرے پاس چاندی کی ایک انگوٹھی ہے)

تمیز ذات کا حکم : عدد کے علاوہ تمیز ذات کو منصوب پڑھنا جائز ہے اور لفظ مِنْ یا اضافت کی وجہ سے مجرور پڑھنا بھی جائز ہے جیسے عِنْدِی رِطْلٌ مِنْ زَیْتٍ

عِنْدِی قِنْطَارُ عَسَلٍ

سبق نمبر ۴۰

اعداد مبہمہ کی تفصیل :

۱ : کَمْ ۲ : کَذَا ۳ : کَاَیِّنْ

۱ : **کَمْ :** کَمْ کی دو اقسام ہیں۔

۱ : کَمْ استفہامیہ

۲ : کَمْ خبریہ

Marfat.com

۱: کمِ استفہامیہ: وہ کمْ ہوتا ہے جس سے کسی عددِ مبہم کے تعین کے بارے میں پوچھا جائے جیسے کَمْ رَجُلاً عِنْدَکَ؟

کم استفہامیہ کے احکام:

۱: صدارتِ کلام کا تقاضا کرتا ہے۔

۲: اس کی تمیز مفرد منصوب ہوتی ہے۔

۳: کم استفہامیہ اور اسکی تمیز کے درمیان کوئی فاصلہ بھی آسکتا ہے جیسے کَمْ عِنْدَکَ کِتَابًا (تیرے پاس کتنی کتابیں ہیں)

۴: اس کی تمیز کو حذف کرنا بھی جائز ہے جیسے کَمْ مَالُکَ یہ اصل میں کَمْ دِینارًا مالُکَ تھا۔

۲: کم خبریہ: وہ کم ہوتا ہے جو کسی عدد مبہم کی کثرت کے بارے میں خبر دے جیسے کَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللهِ (بہت دفعہ ایسا ہوا کہ اللہ کے اذن سے چھوٹا گروہ بڑے گروہ پر غالب آ گیا)

احکامِ کم خبریہ:

۱: صدارتِ کلام میں واقع ہوتا ہے۔

۲: اسکی تمیز حرف جر یا اضافت کی وجہ سے مجرور ہوتی ہے جیسے کَمْ عِلْمٍ قرأتُ

۳: کبھی کبھی اسکی تمیز جمع بھی آتی ہے جیسے کَمْ عُلُومٍ عَرَفْتُ (میں نے کئی علوم جان لیے)

Marfat.com

۴ : کم خبریہ اور اسکی تمیز کے درمیان فاصلہ بھی آسکتا ہے لیکن جب فاصلہ آجائے تو اسکی تمیز مفرد منصوب ہوتی ہے جیسے کم عندک درھمًا
کم خبریہ اور کم استفہامیہ بعض اُمور میں مشترک اور بعض اُمور میں مختلف ہیں۔

مابہ الاشتراک اشیاء :

مابہ الاشتراک چیزیں پانچ ہیں۔

۱ : دونوں عدد مبہم سے کنایہ ہوتے ہیں۔

۲ : دونوں مبنی ہوتے ہیں۔

۳ : دونوں مبنی علی السکون ہوتے ہیں۔

۴ : دونوں صدارتِ کلام کا تقاضا کرتے ہیں

۵ : دونوں تمیز کے محتاج ہوتے ہیں۔

مابہ الامتیاز اشیاء :

۱ : کم استفہامیہ جواب کا تقاضا کرتا ہے جبکہ کم خبریہ جواب کا تقاضا نہیں کرتا۔

۲ : کم خبریہ میں صدق وکذب ہوسکتا ہے لیکن استفہامیہ میں ان کا احتمال نہیں ہوتا

۳ : کم خبریہ کی تمیز مجرور ہوتی ہے جبکہ کم استفہامیہ کی تمیز منصوب ہوتی ہے

۴ : کم خبریہ فعل ماضی کے ساتھ مختص ہے اور کم استفہامیہ فعلِ ماضی کے ساتھ خاص نہیں ہے۔

۵ : کم خبریہ میں ہمزہ استفہامیہ داخل نہیں ہوسکتا لیکن کم استفہامیہ میں ہمزہ استفہام داخل ہوسکتا ہے جیسے کَمْ کتابًا اِشتریتَ أَعَشرۃً او عِشرِینَ

Marfat.com

كَاَيِّنْ :

۱ : یہ کم خبریہ کی طرح کثرت پر دلالت کرتا ہے ۔

۲ : اس کی تمیز حرفِ جر یا اضافت کی وجہ سے مفرد مجرور ہوتی ہے ۔
جیسے وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَ اِيَّاكُمْ ۔
(بہت سے جانور ایسے ہیں جو اپنا رزق نہیں اٹھاتے اللہ تعالےٰ انکو اور تمہیں بھی رزق دیتا ہے)

كَذَا :

۱ : یہ بھی عددِ مبہم سے کنایہ ہے خواہ وہ عدد قلیل ہو یا کثیر ۔

۲ : یہ مفرد سے بھی کنایہ ہوتا ہے اور جملہ سے بھی ۔ جیسے
جَآءَنِيْ كَذَا وَكَذَا رَجُلاً (میرے پاس فلاں فلاں مرد آئے)
یا
قُلْتُ كَذَا وَكَذَا حَدِيْثًا (میں نے یہ یہ بات کی)

احکام كذا :

۱ : یہ تکرار کے ساتھ استعمال ہوتا ہے ۔

۲ : اس کی تمیز مفرد منصوب ہوتی ہے ۔

Marfat.com

سبق نمبر ۴۱

مستثنیٰ

استثناء: اِلّا اور اُس کے ہم معنی حروف کے ذریعے ماقبل کے حکم سے کسی کو خارج کر دینا استثناء کہلاتا ہے۔ جیسے جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زُبَیراً۔

حروفِ استثناء: حروفِ استثناء آٹھ ہیں:

۱: اِلَّا ۲: غیر ۳: سِویٰ[1] ۴: خَلَا

۵: عَدَا ۶: حَاشَا ۷: لَیْسَ ۸: لَا یَکُوْنُ

مُخْرَج مِنْہُ: جس کے حکم سے خارج کیا جائے اُسے مُخرَج منہ کہتے ہیں۔ مخرج منہ کا معروف نام مستثنیٰ منہ ہے۔

مُخْرَج: جسے خارج کیا جائے اُسے مُخرَج کہتے ہیں اور مُخرَج کا معروف نام مستثنیٰ ہے۔ جیسے جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَیداً اس مثال میں القوم مستثنیٰ منہ اور زیداً مستثنیٰ ہے جبکہ اِلَّا حرفِ استثناء ہے۔

نوٹ: الا کی وضع اگرچہ استثناء کے لیے ہے مگر کبھی غیر کے معنی (صفت) میں استعمال ہوتا ہے مثلاً لا الٰہ الا اللہ یہاں الا غیر کے معنی میں ہے

---

[1] سِوٰی پر تینوں حرکتیں پڑھنا جائز ہے جیسے سِوٰی - سُوٰی - سَوٰی

Marfat.com

اسی طرح غیر صفت کے لیے وضع ہے مگر کبھی الا کے معنی (استثناء) کے لیے استعمال ہوتا ہے مثلاً جاء القوم غیر خالدٍ۔

مستثنیٰ کی اقسام: مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں۔
۱: مستثنیٰ متصل۔
۲: مستثنیٰ منقطع۔

۱: **مستثنیٰ متصل:** وہ مستثنیٰ ہوتا ہے جو مستثنیٰ منہ کی جنس سے ہو مثلاً۔ جاءَ المسافرونَ اِلّا رَشیدًا

۲: **مستثنیٰ منقطع:** وہ مستثنیٰ ہوتا ہے جو مستثنیٰ منہ کی جنس سے نہ ہو۔ جیسے جاءَ القوم اِلّا حمارًا۔
اس مثال میں القوم اور حمار کی جنس جُدا جُدا ہے۔

مستثنیٰ کا اعراب

۱: **مستثنیٰ منقطع کا اعراب:** مستثنیٰ منقطع ہمیشہ منصوب ہوتا ہے جیسے جاءَ القوم اِلّا حمارًا

۲: **مستثنیٰ متصل کا اعراب:** مستثنیٰ متصل کا اعراب بیان کرنے سے پہلے چند اصطلاحات کا جاننا ضروری ہے

کلام موجب: وہ کلام ہوتا ہے جو حرفِ نفی، نہی اور استفہام انکاری سے خالی ہو یعنی وہ کلام مثبت ہو۔ جیسے اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ۔ یہ مثال کلام موجب نہیں کیونکہ اس میں استفہام انکاری موجود ہے۔

کلام غیر موجب: وہ کلام ہوتا ہے جو حرفِ نفی، نہی اور استفہام کے ساتھ ہو۔

Marfat.com

کلام تام : وہ کلام ہوتا ہے جسمیں مستثنیٰ منہ لفظوں میں مذکور ہو۔

کلام غیر تام : وہ کلام ہوتا ہے جس میں مستثنیٰ منہ، حذف کر دیا ہو۔

مستثنیٰ بالاّ متصل کے اعراب کی تین صُورتیں ہیں

۱ : وجوب نصب ۲ : جواز نصب اور بدلیت ۳ : عامل کے مطابق

۱۔ دو صورتوں میں مستثنیٰ بالاّ متصل پر نصب واجب ہے۔

i : جب مستثنیٰ بالاّ کلامِ تام موجب میں واقع ہو تو اُسے منصوب پڑھنا واجب ہے۔ جیسے جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْداً ۔

ii ۔ جب مستثنیٰ بالاّ کلام تام غیر موجب میں ہو اور مستثنیٰ منہ، سے پہلے آجائے تو بھی اُسے منصوب پڑھنا واجب ہے۔ جیسے مَاجَاءَ زَیْداً اِلَّا اَحَدٌ

۲۔ درج ذیل صورت میں دونوں اعراب جائز ہیں

جب مستثنیٰ کلام تام غیر موجب میں مستثنیٰ منہ، کے بعد واقع ہو تو اُسے منصوب پڑھنا بھی جائز ہے اور مستثنیٰ منہ سے بدل[1] بنانا بھی جائز ہے جیسے مَاجَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا عَلِیًّا۔ مَاجَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا عَلِیٌّ

۳۔ درج ذیل صُورت میں مستثنیٰ کا اعراب عامل کے مطابق ہوگا

جب مستثنیٰ بالاّ کلام غیر تام میں واقع ہو تو اس کا اعراب عامل کے مطابق

---

[1] بدل کی بحث آگے آرہی ہے آسان لفظوں میں اس سے مُراد یہ ہے کہ بدل بنانے کی صورت میں مستثنیٰ کا اعراب مستثنیٰ منہ، والا ہوگا۔

Marfat.com

ہوتا ہے جیسے۔ (۱) مَاجَاءَ اِلَّا عَلِيٌّ (۲) مَارَأَيْتُ اِلَّا عَلِيًّا
(۳) مَا مَرَرْتُ اِلَّا بِعَلِيٍّ

نوٹ: جس مستثنیٰ کا مستثنیٰ منہ، حذف کر دیا جائے اُس مستثنیٰ کو مفرغ کہا جاتا ہے

غیر اور سویٰ کے بعد آنے والا مستثنیٰ:-

ان دونوں کے بعد آنے والا مستثنیٰ اضافت کی وجہ سے مجرور ہوگا جیسے
جَاءَ الْقَوْمُ غَيْرَ زَيْدٍ

خَلا، عَدا اور حاشا کے بعد آنے والا مستثنیٰ

ان کلمات کے بارے میں علماء نحاۃ کی دو آراء ہیں:

۱: بعض علما کی رائے یہ ہے کہ یہ حرفِ جارہ ہیں لہٰذا ان کے بعد آنیوالا مستثنیٰ مجرور ہوگا۔

۲: دوسری رائے یہ ہے کہ یہ حروف نہیں بلکہ فعل ماضی کے صیغے ہیں اور ان کے بعد آنے والا مستثنیٰ مفعولیت کی بنیاد پر منصوب ہوتا ہے اور ان کا فاعل ضمیر مستتر ہوگی جو مستثنیٰ منہ کی طرف لوٹے گی۔

نوٹ: کبھی کبھی حاشا تقدیس و تنزیہ کیلئے آتا ہے جیسے قُلْنَ حَاشَا لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا

لَيْسَ اور لَا يَكُوْنُ کے بعد آنیوالا مستثنیٰ:

یہ افعالِ ناقصہ میں سے ہیں مگر کبھی کبھی استثناء کے لیے آتے ہیں جب استثناء کے لیے آئیں تو ان کے بعد آنیوالا مستثنیٰ منصوب ہوگا۔

Marfat.com

لفظ غیر کا اعراب: جو اعراب مستثنیٰ بالّا متصل کا ہے وہی اعراب لفظِ غیر کا ہے۔ جیسے

(۱) جَاءَ الْقَوْمُ غَیْرَ خَالِدٍ (۲) مَا جَاءَ غَیْرَ سَلِیْمٍ اَحَدٌ

(۳) مَا جَاءَ الْقَوْمُ غَیْرُ عَلِیٍّ (۴) مَا جَاءَ غَیْرُ عَلِیٍّ

(۵) مَا رَأَیْتُ غَیْرَ عَلِیٍّ (۵) مَا مَرَرْتُ بِغَیْرِ عَلِیٍّ

سبق نمبر ۴۲

"مجرورات کا بیان"

مجرور کی تعریف

مجرور وہ اسم ہوتا ہے جس پر کسی حرفِ جر کی وجہ سے جر آئے۔ اگر حرفِ جر لفظوں میں مذکور ہو تو اُسے جار مجرور کہتے ہیں اور اگر لفظوں میں مذکور نہ ہو تو اُسے مضاف اور مضاف الیہ کہتے ہیں۔

لفظوں میں موجود کی مثال : فِی الدَّارِ

لفظوں میں موجود نہ ہونے کی مثال: غُلَامُ زَیْدٍ

اضافت کی اقسام اس کی دو قسمیں ہیں۔

۱ : اضافتِ لفظیہ ۲ : اضافتِ معنویہ

۱: اضافتِ لفظیہ: وہ اضافت ہوتی ہے جس میں صیغۂ صفت اپنے معمول کی طرف مضاف ہو جیسے

هٰذَا الرَّجُلُ طَالِبُ عِلْمٍ۔ اس مثال میں "طالب" صیغہ صفت

Marfat.com

اور "علم" معمول ہے کیونکہ وہ طالب کا مفعول بن رہا ہے۔

۲: **اضافتِ معنویہ**: وہ اضافت ہوتی ہے جس میں صیغۂ صفت اپنے معمول کی طرف مضاف نہ ہو۔ اس کی دو صورتیں ہیں

i: مضاف صیغۂ صفت ہی نہ ہو جیسے کِتَابُ زَیْدٍ

ii: مضاف صیغۂ صفت ہو لیکن اپنے معمول کی طرف مضاف نہ ہو جیسے کاتب القاضی یہاں "القاضی" "کاتب" کے لیے نہ فاعل اور نہ مفعول بلکہ فقط مضاف الیہ ہے۔

نوٹ: اضافتِ معنویہ کی صورت میں مضاف پر الف لام نہیں آسکتا مگر اضافتِ لفظیہ کی صورت میں مضاف پر درج ذیل صورتوں میں الف لام آسکتا ہے۔

i: مضاف تثنیہ کا صیغہ ہو۔ المکرما سَلِیْمٍ

ii: مضاف جمع مذکر سالم ہو المکرموا عَلِیٍّ

iii: اضافت معرف باللام کی طرف ہو۔ الکاتب الدرس

iv: معرف باللام کی طرف مضاف ہونے والے اسم کی طرف اضافت ہو جیسے الکاتب درس النحو۔

اضافت کے فوائد:- اضافتِ لفظیہ کا ایک ہی فائدہ ہے۔

تخفیف: اضافتِ لفظیہ سے کلمہ میں تخفیف ہو جاتی ہے جیسے مفرد سے تنوین اور تثنیہ و جمع سے نون کا گر جانا۔ جیسے ضَارِبُ زَیْدٍ۔ ضَارِبَا زَیْدٍ۔ ضَارِبُوْا زَیْدٍ۔

اضافتِ معنویہ کے فوائد: اس کے تین فوائد ہیں۔

Marfat.com

۱ : **تخفیف** : کلمہ میں اضافتِ لفظیہ کیطرح تخفیف ہوجاتی ہے

۲ : **تعریف** : جب نکرہ معرفہ کی طرف مضاف ہو تو معرفہ ہوجاتا ہے
جیسے کِتَابُ خَالِدٍ

۳ : **تخصیص** : جب نکرہ، نکرہ کی طرف مضاف ہو تو یہ تخصیص کا فائدہ
دیتا ہے جیسے کِتَابُ رَجُلٍ

اضافتِ معنویہ کی اقسام :

۱ : اضافتِ منی ۲ : اضافت فیوی ۳ : اضافت لامی

۱ : **اضافت منی** : وہ اضافت ہوتی ہے جس میں مضاف الیہ سے پہلے حرفِ جر "من" مقدر ہو ایسی اضافت میں
مضاف اور مضاف الیہ کا ایک جنس سے ہونا لازمی ہے۔ جیسے
خَاتَمُ فِضَّةٍ (چاندی کی انگوٹھی) اصل میں خاتم من فضّةٍ ہے

۲ : **اضافتِ فیوی** : وہ اضافت ہوتی ہے جس میں مضاف الیہ سے پہلے حرفِ جر "فی" پوشیدہ ہو ایسی
اضافت میں مضاف الیہ کا مضاف کے لیے ظرف ہونا ضروری ہے
جیسے ضَرْبُ الیَوْمِ

۳ : **اضافتِ لامی** : وہ اضافت ہوتی ہے جس میں مضاف الیہ سے پہلے لام مقدر ہو ایسی اضافت میں مذکورہ
بالا دونوں چیزیں نہیں ہوتیں یعنی مضاف الیہ مضاف کی جنس سے بھی نہیں
ہوتا اور نہ ہی مضاف کے لیے ظرف۔ جیسے کِتَابُ زَیْدٍ

Marfat.com

ف ۱ : بعض کلمات ایسے ہیں جو کبھی بھی مضاف ہو کر استعمال نہیں ہوتے۔
۱: ضمائر ۲: اسمائے اشارات ۳: اسمائے موصولات
۴: اسمائے شرط ۵: اسمائے استفہام

ف ۲ : لفظ مثل ، شبہ ، غیر اور نظیر مضاف ہونے کے باوجود نکرہ ہی رہتے ہیں معرفہ نہیں بنتے۔

سبق نمبر ۴۳

توابع کا بیان

تابع کی تعریف : تابع وہ لفظ ہے جس کا اعراب اسم سابق کے موافق ہو اور دونوں میں اعراب کی جہت ایک ہو۔ جیسے جَاءَنِی رَجُلٌ کَرِیْمٌ
اسم سابق کو متبوع اور بعد والے کو تابع کہا جاتا ہے۔

تابع کی اقسام : اس کی پانچ اقسام ہیں
۱: صفت ۲: عطف بحرف ۳: تاکید
۴: بدل ۵: عطف بیان۔

۱ : صفت : صفت وہ تابع ہوتا ہے جو متبوع یا اس کے متعلق میں پائے جانے والے معنی پر دلالت کرے۔ جیسے
جاءَ التِّلْمِیْذُ المجتھدُ ۔ (ایک محنتی طالبعلم آیا)
دریں صورت متبوع کو موصوف اور تابع کو صفت کہا جاتا ہے۔

ف : صفت کو نعت اور موصوف کو منعوت بھی کہتے ہیں۔

Marfat.com

صفت کی اقسام :

(۱) صفتِ حقیقی (بحالہٖ)   (۲) صفت سببی (بمتعلقہٖ)

۱ : **صفتِ حقیقی :** وہ صفت ہوتی ہے جو موصوف کے احوال کو واضح کرے جیسے جَاءَنِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ

۲ : **صفتِ سببی :** وہ صفت ہوتی ہے جو موصوف کے متعلق میں پائے جانے والے احوال کو بیان کرے جیسے۔

رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا اس مثال میں اَلظَّالِمِ، اَلْقَرْيَةِ کی صفت نہیں بلکہ اس کے متعلق اَهْلُهَا کی صفت ہے

صفت اور موصوف کے درمیان مطابقت :

صفتِ حقیقی میں موصوف اور صفت کے مابین درج ذیل چیزوں میں مطابقت ضروری ہے۔

۱ : اعراب (رفع، نصب، جر)

۲ : افراد، تثنیہ، جمع

۳ : تذکیر و تانیث   ۴ : تعریف و تنکیر

مذکورہ بالا دس چیزوں میں سے چار اشیاء کا بیک وقت پایا جانا ضروری ہے

جیسے جَاءَ الرَّجُلُ الْعَالِمُ

اس مثال میں موصوف اور صفت کے درمیان مفرد، مذکر، مرفوع اور معرفہ ہونے میں مطابقت پائی جاتی ہے۔

صفتِ سببی کی صورت میں موصوف اور صفت کے درمیان درج ذیل چیزوں میں مطابقت کا پایا جانا ضروری ہے۔

Marfat.com

۱- اعراب (رفع - نصب ، جر) ۲- تعریف وتنکیر

صفت سببی میں افراد، تثنیہ، جمع اور تذکیر وتانیث میں مطابقت ضروری

نہیں ہے۔ جیسے جَاءَ الرَّجُلَانِ الْکَرِیْمُ اَبُوْھُمَا۔

(میرے پاس ایسے دو آدمی آئے جن کا باپ کریم ہے)

نوٹ: جب مصدر صفت بن رہا ہو تو موصوف کے تثنیہ و جمع ہونے کی صورت میں صفت مفرد ہی رہے گی جیسے رَجُلٌ عَدْلٌ۔ رجلانِ عَدْلٌ

نوٹ: اگر صفت جملہ ہو تو اس میں ایسی ضمیر ہونی چاہیئے جو کہ موصوف کی طرف لوٹ رہی ہو۔

فوائدِ صفت :

۱ : وضاحت : اگر موصوف اور صفت دونوں معرفہ ہوں تو صفت سے وضاحت حاصل ہوتی ہے۔ جیسے الرَّجُلُ الْفَاضِلُ

۲ : تخصیص : اگر موصوف نکرہ ہو تو صفت سے تخصیص حاصل ہوتی ہے جیسے رَجُلٌ عَالِمٌ

۳ : تاکید : بعض اوقات صفت محض تاکید کے لیے لائی جاتی ہے جیسے نُفِخَ فِی الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ

۴ : مذمت : بعض اوقات صفت سے مقصود فقط مذمت ہوتا ہے جیسے۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ۝

۵ : مدح : بعض اوقات صفت سے مقصود فقط مدح اور تعریف ہوتا ہے جیسے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

Marfat.com

یہاں موصوف کو توضیح اور تخصیص کی حاجت ہی نہیں ہوتی کیونکہ موصوف پہلے ہی معروف ہے۔

صفتِ منقطعہ : کبھی کبھی صفت کو موصوف کا تابع نہیں رہنے دیا جاتا بلکہ اُسے مبتدا محذوف کی خبر بنا کر مرفوع پڑھ لیتے ہیں جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ میں لفظ رَبّ پر رفع پڑھ لیتے ہیں یا فعلِ محذوف کا مفعول سمجھ کر منصوب پڑھ لیتے ہیں۔

جیسے

اِمْرَاَتُهٗ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۔ یہ فعل محذوف اَذُمُّ کا مفعول بہ ہے

شرائطِ صفت :

۱ : صفت کا اسم مشتق ہونا ضروری ہے۔

۲ : اگر اسم جامد صفت بنے تو وہ تاویلِ مشتق میں ہوگا۔

وہ مقامات جہاں اسمِ جامد اسمِ مشتق کی تاویل میں ہوتا ہے

۱ : **مصدر :** جیسے رَجُلٌ عَدْلٌ اس مثال میں عَدْلٌ عَادِلٌ کے معنی میں ہے۔

۲ : **اسم منسوب :** (یہ اسم مشتق کے حکم میں ہوتا ہے) جیسے رَأَیْتُ رَجُلًا بَغْدَادِیًّا

۳ : وہ اسم جامد جو تشبیہ پر دلالت کر رہا ہو جیسے رَأَیْتُ رَجُلًا اَسَدًا اس مثال میں اَسَدًا شُجَاعًا کی تاویل میں ہے۔

۴ : لفظ ذو صاحب کے معنی میں ہو کر مشتق بن جاتا ہے جیسے

Marfat.com

جاءَ رجلٌ ذُو عِلمٍ (یعنی صاحبُ علم)

سبق نمبر ۴۴

۲ : تاکید :

وہ تابع ہوتا ہے جو متبوع کی طرف کی گئی نسبت کو پختہ کرے یا متبوع کے اپنے افراد کے شامل ہونے کو پختہ کرے۔ جیسے جاءَ علیٌ علیٌ اس مثال میں دوسرا علیٌ پہلے کی تاکید ہے جاء القوم کلھم (یہاں کلھم نے بتایا کہ قوم کے تمام افراد آئے ہیں)

ف : دریں صورت متبوع کو مؤکد اور تابع کو تاکید کہا جاتا ہے۔

تاکید کی اقسام :

اس کی دو اقسام ہیں۔ ۱: تاکید لفظی ۲ : تاکید معنوی

۱ : تاکیدِ لفظی :- وہ تاکید ہوتی ہے جس میں مؤکد کا اعادہ ہو یا اُس کے مترادف کا اعادہ ہو۔ خواہ وہ اسم ظاہر ہو یا ضمیر فعل ہو یا حرف یا جملہ ہو۔

(۱) اِسم ظاہر جیسے جاءَ علیٌ علیٌ (۲) اسم ضمیر جیسے اُسکُنْ أنتَ وزوجُکَ الجنّۃَ

(۳) فعل جیسے جاءَ جاءَ علیٌ (۴) جیسے لا لا أبوحُ بالسِّرِ

(۵) جملہ۔ جیسے جاءَ علیٌ جاءَ علیٌ (۶) مترادف جیسے أتی جاءَ علیٌ۔

Marfat.com

تاکیدِ لفظی کا فائدہ: سامع کے ذہن میں پختگی پیدا کرنا اور اس کے شبہ کا ازالہ کرنا۔

۲: **تاکیدِ معنوی:** وہ تاکید ہوتی ہے جو کہ درج ذیل الفاظ کے ساتھ ہو۔

(i) نفسٌ (ii) عینٌ (iii) کُلٌّ (iv) کِلَا و کِلتَا
(v) اَجمَعُ (vi) اَکْتَعُ (vii) اَبصَعُ (viii) اَبْتَعُ

جیسے جاءَ عَلِیٌّ نفسُہٗ۔ فَسَجَدَ الملٰئِکَۃُ کُلُّھُمْ اَجْمَعُوْنَ۔

مذکورہ الفاظ کا استعمال

۱، نفسٌ ۲: عینٌ :- اگر مؤکّد مُفرد ہو تو یہ بھی مفرد آئیں گے اور مؤکّد جمع ہو تو یہ بھی جمع آئیں گے۔ جیسے

جاءَ علِیٌّ نفسُہٗ جاءَ الامیرُ أنفسُھُم۔

اور تثنیہ کی صورت میں بھی جمع آئیں گے لیکن ضمیر مؤکد کے مطابق آئیگی جیسے جاء الرَّجلانِ اَنفسُھُما کبھی کبھی نفسٌ اور عینٌ پر "با" داخل کر دیتے ہیں جیسے جاء عَلِیٌّ بنفسِہٖ، جاءَ زید بعینہٖ

۳: **کُلٌّ:** جب تاکید لفظ "کُل" کے ساتھ آئے تو اس لفظ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی لیکن ضمیر مؤکد کے مطابق بدلتی رہے گی۔

جیسے قرأتُ الکِتابَ کُلَّہٗ
اِشْتَرَیتُ العَبیدَ کلّھُم

نوٹ: لفظِ کل تثنیہ کی تاکید کے لیے استعمال نہیں ہوتا۔

Marfat.com

۴: اَجمَعُ: (i) اَجمعُ کے بغیر اَبتَعُ اور اکتَعُ اور اَبصَعُ کسی کلام میں نہیں آسکتے۔

(ii)۔ یہ الفاظ اجمعُ سے پہلے نہیں آسکتے بلکہ بعد میں آتے ہیں۔ جیسے جاءَ النَّاسُ اَجمَعُونَ اکتَعُونَ ابصَعُونَ

(iii) اَجمعُ کے ساتھ ضمیر نہیں آتی بلکہ یہ خود تبدیل ہوتا ہے ہاں تثنیہ کیلئے استعمال نہیں ہوتا۔

: کِلَاوکِلتَا: اس کا مؤکَّد تثنیہ ہوتا ہے مفرد یا جمع نہیں ہوتا جیسے جاءَ الرَّجُلانِ کِلَاهُما جاءَتِ البِنتَانِ کِلتَاهُما۔

سبق نمبر ۴۵

۳۔ بدل وہ تابع ہوتا ہے جو مقصود بالحکم ہو اور متبوع کا ذکر بطور تمہید ہو مثلاً جاءَ زیدٌ اَخُوكَ اس مثال میں اَخُوکَ مقصود بالحکم ہے

ف: متبوع کو مبدل منہ اور تابع کو بدل کہتے ہیں۔

بدل کی اقسام: اس کی چار اقسام ہیں۔

۱: بدلِ کل ۲: بدلِ بعض۔ ۳: بدلِ اشتمال
۴: بدلِ مبائن۔

۱: بدلِ کُل: وہ بدل ہوتا ہے جس کا مدلول (معنی) مبدل منہ کے مدلول کا عین ہو جیسے جاءَ زیدٌ اَخُوكَ۔

Marfat.com

اِهدِنَا الصِّرَاطَ المُستَقِیمَ ۔ صِرَاطَ الَّذِینَ اَنعَمتَ عَلَیهِم

مبدل منہ — بدل

۲ : **بدلِ بعض** : وہ بدل ہوتا ہے جس کا مدلول مبدل منہ کے مدلول کی جز ہو جیسے ضُرِبَ زیدٌ رَاْسُہٗ اس مثال میں زیدٌ مبدل منہ، اور راسُہٗ بدل ہے۔

۳ : **بدلِ اشتمال** : وہ بدل ہوتا ہے جس کا مدلول مبدل منہ، کے مدلول سے متعلق ہو جیسے سُلِبَ زَیدٌ ثَوبُہٗ (زید کا کپڑا چھین لیا گیا۔)

۴ : **بدل مبائن** : وہ بدل ہوتا ہے جو مبدل منہ کے مخالف ہو یعنی نہ مبدل منہ کا عین ہو نہ جزاور نہ مبدل منہ اس پر مشتمل ہو

بدل مُبائن کی اَقسام : اس کی تین اقسام ہیں۔

i : بدل غلط   ii : بدل نسیان   iii : بدلِ اضراب

۱ : **بدلِ غلط** : وہ بدل ہوتا ہے جسکو اس لفظ کے بعد ذکر کیا جائے جو سبقتِ لسانی کی وجہ سے صادر ہو جیسے جاءَ حِمَارٌ رَجُلٌ ۔

۲ : **بدلِ نسیان** : وہ بدل ہوتا ہے جس کے ذریعے متکلّم اپنے اراد کی تصحیح کرتا ہے جیسے سَافَرَ علیٌ اِلٰی بغداد جدۃ ۔

ف : بدلِ غلط کا تعلق زبان سے اور بدلِ نسیان کا تعلق دل سے ہوتا ہے

Marfat.com

۳: بدلِ اضرابؔ : وہ بدل ہوتا ہے جو جملہ میں واقع ہو اور بدل اور مبدل منہ، دونوں مراد لینا درست ہو لیکن متکلم فقط بدل مراد لے رہا ہو جیسے خُذِ الْقَلَمَ اَلْوَرَقَةَ ۔

احکامِ بدل : اسم ظاہر کا اسم ظاہر بدل بنایا جا سکتا ہے ۔ جیسے جَاءَ زَيْدٌ اَخُوْكَ لیکن ضمیر اسم ظاہر سے بدل نہیں بن سکتی ۔

۲: ضمیر کا بدل ضمیر نہیں بن سکتا ۔ جیسے قُمْتَ أَنْتَ

۳: فعل کا فعل بھی بدل بن سکتا ہے جیسے وَمَنْ يَّفْعَلْ ذَالِكَ يَلْقَ أَثَامًا يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ

۴: جملہ کا بدل جملہ بھی بن سکتا ہے جیسے أَمَدَّكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ أَمَدَّكُمْ بِأَنْعَامٍ وَبَنِيْنَ ۔

۵: معرفہ کا بدل نکرہ موصوفہ واقع ہو سکتا ہے جیسے لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ

سبق نمبر ۴۶

۴: عطفِ بیانؔ

وہ تابع ہوتا ہے جو صفت نہیں ہوتا لیکن اپنے متبوع کو واضح کرتا ہے جیسے ۔ جَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ اَبُوْبَكْرٍ ۔ اَقْسَمَ بِاللّٰهِ اَبُوْحَفْصٍ عُمَرُ یہاں ابوبکر اور عمر متبوع میں پائے جانے والے معنی پر نہیں بلکہ خود متبوع پر دلالت کر کے اسے واضح کر رہے ہیں ۔

Marfat.com

نوٹ :۱: اس میں متبوع کو مبیّن اور تابع کو بیان کہتے ہیں۔
۲۔ اگر متبوع معرفہ ہو تو وضاحت حاصل ہوتی ہے اور اگر متبوع نکرہ ہو تو تخصیص حاصل ہوتی ہے جیسے اَو کفارۃٌ طعامُ مسکین

عطفِ بیان کے لیے شرائط

اس کے لیے شرط ہے کہ وہ متبوع سے زیادہ معروف و مشہور ہو جیسے جاءَ ابو حفص عمرُ۔ اس میں عمر بیان اپنے متبوع ابو حفص سے زیادہ مشہور ہے۔

جاءَ عبد اللہ ابو بکر میں ابو بکر زیادہ معروف ہے۔

۵ : **عطف بحرف** : وہ تابع ہوتا ہے جو حرفِ عطف کے واسطہ سے ہو اور متبوع اور تابع دونوں مقصود بالحکم ہوں جیسے جاءَ سعیدٌ وَ خالدٌ

ف: متبوع کو معطوف علیہ اور تابع کو معطوف کہا جاتا ہے
اسکو عطف نسق بھی کہتے ہیں۔

حروفِ عاطفہ :

۱: واؤ ۲: فا ۳: ثُمَّ ۴: اَمْ ۵: اِمّا
۶: بَل ۷: لٰکن ۸: لَا ۹: حتّٰی ۱۰: اَو

عطف کے قواعد

۱ : اسم ظاہر کا عطف اسم ظاہر پر ہو سکتا ہے جیسے جاءَ زیدٌ و خالدٌ

Marfat.com

۲ : اسم ضمیر کا عطف اسم ضمیر پر ہو سکتا ہے جیسے أنا و أنت صدیقان، أکرمتهم و ایاکم

۳ : اسم ضمیر کا عطف اسم ظاہر پر ہو سکتا ہے جیسے جاء نی علی و أنت أکرمت سلیماً و ایاک

۴ : اسم ظاہر کا عطف اسم ضمیر پر ہو سکتا ہے جیسے ما جاء نی الا انت و علی

۵ : ضمیر مرفوع متصل بارز اور ضمیر مستتر پر عطف کیلئے اس کی تاکید ضمیر مرفوع منفصل کے ساتھ ضروری ہے۔

ضمیر مرفوع متصل پر عطف کی مثال ۔ جئت أنا و ابو بکر ضمیر مستتر پر عطف کی مثال ، اذھب انت و ربک

۶ : اگر ضمیر متصل بارز ضمیر مستتر کے اور معطوف کے درمیان فاصلہ آجائے تو ضمیر مرفوع منفصل کو حذف کرنا بھی جائز ہے جیسے ما أشرکنا و لا آباءنا (یہاں "لا" کا فاصلہ ہے)

۷ : مشہور یہ ہے کہ جب ضمیر مجرور متصل پر عطف مقصود ہو تو معطوف سے پہلے حرف جر کا اعادہ ضروری ہے۔ جیسے مررت بک و بزید لیکن حق بات یہ ہے کہ اعادہ جائز ہے ضروری نہیں کیونکہ قرآن پاک میں بغیر اعادہ کے بھی متعدد مقامات پر عطف موجود ہے جیسے و کفر به و المسجد الحرام

۸ : فعل کا عطف فعل پر، حرف کا عطف حرف پر جائز ہے جیسے ان تؤمنوا و تتقوا یؤتکم أجورکم۔

۹ : جملہ اسمیہ کا عطف جملہ اسمیہ پر جائز ہے جیسے أولئک علی ھدی من ربھم و أولئک ھم المفلحون

۱۰ : ایک عامل کے دو معمولوں پر عطف جائز ہے جیسے ضرب زید خالداً و

Marfat.com

بَكْرٌ رَشِيْدًا

۱۱ : دو مختلف عاملوں کے دو معمولوں پر عطف اس وقت جائز ہوتا ہے جب مجرور مرفوع سے مقدم ہو۔ جیسے فِي الدَّارِ زَيْدٌ وَالْحُجْرَةِ خَالِد۔

سبق نمبر ۴۷

"اسماء عاملہ"

ان کی تعداد گیارہ ہے۔

۱ : مصدر ۲ : اسم فاعل ۳ : اسم مفعول
۴ : صفتِ مشبّہ ۵ : اسم تفضیل ۶ : اسمائے شرط
۷ : اسم تام ۸ : اسم مضاف ۹ : اسمائے کنایہ
۱۰ : اسمائے افعال بمعنی ماضی ۱۱ : اسمائے افعال بمعنی امر حاضر

۱ : مصدر

مصدر وہ اسم ہوتا ہے جس سے افعال اور اسماء مشتق ہوں۔
جیسے ضَرْبٌ۔ نَصْرٌ۔

عمل : مصدر اپنے فعل جیسا عمل کرتا ہے اگر وہ فعل لازم کا مصدر ہو تو اپنے فاعل کو رفع دیتا ہے اور اگر فعلِ متعدی کا مصدر ہے تو فاعل کو رفع اور مفعول بہ کو نصب دیتا ہے۔

لازم کی مثال اَعْجَبَنِيْ قِيَامُ زَيْدٍ
(مجھے زید کے کھڑے ہونے نے حیرت میں ڈال دیا۔)

متعدی کی مثال عجبت من ضرب اللص الجلاد

Marfat.com

نوٹ: غیر ثلاثی مجرد کے مصادر قیاسی جبکہ ثلاثی مجرد کے مصادر سماعی ہوتے ہیں

مصدر کا استعمال: اس کا استعمال تین طرح سے ہوگا۔

۱: مضاف: جیسے لَوْلَا دَفْعُ اللّٰہِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ

(ii): معرف باللام: جیسے عَمُّكَ حَسَنٌ التَّهْذِيبِ أَبْنَاءَهُ (تیرے چچا کا اپنے بچوں کو مہذب بنانا اچھا ہے)

(iii): منون: نہ معرف باللام اور نہ مضاف جیسے إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ يَتِيمًا

نوٹ: اضافت کی صورت میں مصدر کبھی فاعل کیطرف اور کبھی مفعول کیطرف مضاف ہوتا ہے اگر فاعل کیطرف مضاف ہو تو مفعول کو منصوب ذکر کیا جائے گا ہاں فاعل لفظاً مجرور اور محلاً مرفوع ہوگا جیسے سَرَّنِي فَهْمُ خَالِدٍ الدَّرْسَ اور اگر مصدر مفعول کیطرف مضاف ہوا تو فاعل کو مرفوع ذکر کیا جائے گا ہاں مفعول لفظاً مجرور اور محلاً منصوب ہوگا جیسے سَرَّنِي فَهْمُ الدَّرْسِ خَالِدٌ

مصدر کے عمل کی شرائط

۱: اس مصدر کی جگہ کوئی فعل "اَنْ" یا "مَا" کے ساتھ لانا درست ہو۔ جیسے أَعْجَبَنِي ضَرْبُكَ زَيْدًا کہ اس میں أَعْجَبَنِي أَنْ تَضْرِبَ زَيْدًا بھی کہنا درست ہے۔

يُعْجِبُنِي ضَرْبُكَ زَيْدًا کہ اس میں يُعْجِبُنِي مَا تَضْرِبُ کہنا

Marfat.com

بھی درست ہے۔

۲ : وہ مصدر مصغر نہ ہو۔ جیسے أَعْجَبَنِي ضُرَيْبُكَ زَيْداً کہنا جائز نہیں۔

۳ : مصدر کو محذوف فعل کی جگہ رکھ دیا گیا ہو جیسے اِطْعَامًا الفُقَرَاءَ یہاں پر اطعام اَطْعِمْ فعل کے قائم مقام ہے۔

۴ : وہ عمل کرنے سے پہلے موصوف نہ بن جائے جیسے اعجبنی ضربک الشَّدِيدُ زَيْداً

۵ : وہ مصدر اپنے معمول سے مؤخر نہ ہو جیسے أعجبنی زَيْداً ضَرْبُكَ

سبق نمبر ۲۸

۲ : "اِسم فاعِل"

اسم فاعل وہ اسم مشتق ہوتا ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ فعل قائم ہو۔

عمل۔ اس کا عمل فعل معروف جیسا ہے یعنی اگر اسم فاعل فعل لازم سے ہو تو اپنے فاعل کو رفع دے گا۔ جیسے مختلف آلوانه اگر فعل متعدی سے ہو تو اپنے فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دے گا جیسے ھَل مُكْرِمٌ سَعِيدٌ ضُيُوفَهُ ؟

عمل کرنے کی شرائط

۱ : وہ حال یا استقبال کے معنی میں ہو۔

Marfat.com

۲ : درج ذیل اشیاء میں سے کسی ایک کے بعد آئے یعنی اس پر اعتماد ہو۔
(i) مبتدا، (ii) ذوالحال (iii) موصوف (iv) اسم موصول (v) ہمزہ استفہام
(vi)۔ حرفِ نفی۔

"امثلہ": مبتدا۔ اسم فاعل خبر ہو جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ اَبُوْہُ اَلْآنَ اَوْ غَدًا (زید کا باپ کھڑا ہونیوالا ہے اس وقت آئندہ روز)

(ii)۔ ذوالحال اسم فاعل حال ہو جیسے جَاءَ زَیْدٌ بَاکِیًا غُلَامُہٗ اَلْآنَ اَوْ غَدًا (زید ایسے حال میں آیا کہ اس کا غلام رونے والا ہے اس وقت یا آئندہ روز)

(iii) موصوف اسم فاعل صفت ہو جیسے ھٰذَا رَجُلٌ ضَارِبٌ اَبُوْہُ اَلْآنَ اَوْ غَدًا (یہ ایسا شخص ہے کہ اس کا باپ مارنیوالا ہے اس وقت یا آئندہ روز)

(iv)۔ اسم موصول اسم فاعل صلہ ہو جیسے جَاءَ الضَّارِبُ اَبُوْہُ خَالِدًا اَلْآنَ اَوْ غَدًا (وہ شخص آیا جس کا باپ خالد کو مارنے والا ہے اس وقت یا آئندہ روز)

(v) : ہمزہ استفہام کے بعد جیسے اَقَائِمٌ زَیْدٌ اَلْآنَ اَوْ غَدًا؟ (کیا زید کھڑا ہونے والا ہے اس وقت یا آئندہ روز)

(vi) حرفِ نفی کے بعد جیسے مَا ضَارِبٌ زَیْدٌ خَالِدًا اَلْآنَ اَوْ غَدًا (زید خالد کو مارنے والا نہیں اس وقت یا آئندہ روز)

نوٹ : جب اسم فاعل پر الف لام بمعنی اَلَّذِیْ داخل ہو تو اس میں عمل کے لیے زمانہ کی شرط نہیں بلکہ ماضی کے معنی میں بھی عمل کرے گا۔ جیسے زَیْدٌ

Marfat.com

اَلضَّارِبُ اَبُوْہُ عَمْرواً اَلْاٰنَ اَوْ غَداً اَوْ اَمْسِ

حال اور استقبال کے معنی کی شرط مفعولِ بہ میں عمل کے لیے ہے فاعل میں عمل کرنے کے لیے نہیں۔ فاعل میں عمل کرنے کیلئے اعتماد ہی کافی ہے۔

تنبیہ: مبالغہ کا وہ صیغہ جو فاعل کے لیے ہو اس کا عمل اسم فاعل ہی کی طرح ہے جیسے زَیْدٌ ضَرَّابٌ اَبُوْہُ بَکْراً

فَاعِل اور اسمِ فاعل میں فرق :-

۱ : فاعل کا مرفوع ہونا ضروری ہے اسم فاعل کا مرفوع ہونا ضروری نہیں۔

۲ : فاعل کا مشتق ہونا ضروری نہیں اسم فاعل کا مشتق ہونا ضروری ہے

۳ : فاعل سے پہلے فعل کا ہونا ضروری ہے اسم فاعل سے پہلے ضروری نہیں۔

۴ : فاعل، عامل نہیں ہوتا۔ اسم فاعل عامل ہوتا ہے۔

سبق نمبر ۴۹

۳ : " اسم مفعول "

اسم مفعول وہ اسم مشتق ہوتا ہے جو اُس ذات پر دلالت کرے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو۔

عمل : اسم مفعول فعلِ مجہول کی طرح نائب فاعل کو رفع دیتا ہے جیسے زَیْدٌ مَضْرُوْبٌ غُلَامُہٗ الْاٰنَ۔ ھُوَ مُحْتَرَمٌ عَلَیْکُمْ اِخْرَاجُھُمْ

Marfat.com

عمل کی شرائط :

اس کی بھی اسم فاعل کی طرح دو شرائط ہیں :

۱ : حال اور استقبال کے معنیٰ میں ہو۔

۲ : درج ذیل چیزوں میں سے کسی ایک کے بعد آئے۔

(i) مبتدا۔ (ii) ذوالحال (iii) موصوف (iv) اسم موصول۔
(v) ہمزۂ استفہام (vi) حرفِ نفی

امثلہ :

(i) : مبتدا کے بعد جیسے زَیْدٌ مَضْرُوبٌ غُلَامُہٗ الْآنَ اوغَداً
زید کا غلام مارا گیا ہے اس وقت یا آئندہ روز)

(ii) : ذوالحال کے بعد جیسے جَاءَ زَیْدٌ مَضْرُوبًا غُلَامُہٗ الْآنَ او غَداً

(iii) : موصوف کے بعد جیسے ھٰذَا رَجُلٌ مَضْرُوبٌ ابوہ الآن اَو غَداً

(iv) : اسمِ موصول کے بعد۔ جیسے جَاءَ الْمَضْرُوبُ ابوہُ الْآنَ اَو غَداً۔

(v) : ہمزۂ استفہام کے بعد۔ جیسے اَمَضْرُوبٌ اَبُوہُ الْآنَ او غَداً

(vi) : حرفِ نفی کے بعد۔ جیسے مَا مَضْرُوبٌ اَبُوہُ الْآنَ اَو غَداً

Marfat.com

سبق نمبر ۵۰

۴ : صفتِ مشبّہ

صفتِ مشبّہ وہ اسم مشتق[1] ہوتا ہے جو اس ذات پر دلالت کرے جس میں مصدری معنیٰ بطور ثبوت پایا جائے۔

عمل : یہ اپنے فاعل کو رفع دیتا ہے جیسے حَسَنٌ وَجْهُهُ

عمل کی شرائط : صفت مشبہ کے عمل کے لیے درج ذیل چیزوں میں سے کسی ایک کا اس سے پہلے پایا جانا ضروری ہے :-

(i) مبتدا (ii) ذوالحال (iii) موصوف (iv) استفہام (v) حرفِ نفی

صفتِ مشبّہ کا استعمال : اس کا استعمال دو طرح سے ہوتا ہے :

i : معرف باللام : جیسے زَیْدٌ الحَسَنُ الوَجْهُ

ii : غیر معرّف باللام : جیسے زَیْدٌ حَسَنُ الوَجْهُ

"صفتِ مشبہ کے معمول کے استعمال کی صورتیں"

معمول کے استعمال کی تین صورتیں ہیں۔

i : مضاف : جیسے حَسَنٌ وَجْهُهُ

ii : معرّف باللام : جیسے الحَسَنُ الوَجْهُ

(iii) : دونوں سے خالی ہو جیسے زَیْدٌ حَسَنٌ وَجْهاً

---

[1] یہ ہمیشہ فعل لازم سے بنتا ہے

Marfat.com

"صفتِ مُشبّہ کے معمول کا اعراب"

۱ : مرفوع (صفت مشبہ کے فاعل ہونے کی بنا پر)

۲ : منصوب (مشابہ بالمفعول ہونے کی بنا پر)

۳ : مجرور (اضافت کی بنا پر)

مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق صفتِ مشبہ کی اُٹھارہ صورتیں بنیں گی۔ ان میں بعض صورتیں احسن ہیں، بعض حسن ہیں، بعض قبیح ہیں، بعض ممتنع ہیں اور بعض مختلف فیہ ہیں۔

اَحسن : نو (۹) صورتیں ایسی ہیں جن میں ایک ضمیر ہوگی اور ان کو احسن سے تعبیر کیا جاتا ہے جیسے اَلوَلَد حَسَنٌ وَجهُهُ

حسن : دو صورتیں ایسی ہیں جن میں ان صورتوں کو حَسن کہیں گے جیسے حَسَنٌ وَجهُهُ

قبیح : چار صورتیں ایسی ہیں جن میں کوئی ضمیر نہیں ہوتی ان کو قبیح کہتے ہیں جیسے حَسَنٌ الوَجهُ

مختلف فیہ : ایک صورت ایسی ہے جس کے استعمال میں اختلاف ہے اس لیے اس کو مختلف فیہ کہتے ہیں حسن وجہہ

ممتنع : دو صورتیں ایسی ہیں جن کا استعمال ممتنع ہے۔ جیسے الحَسَنُ وَجہِہِ

صِفتِ مشبہ میں ضمیر کا ضابطہ

جب صِفت مشبہ کے بعد اس کے معمول کو رفع دیا جائے تو اس وقت

Marfat.com

صفتِ مشبہ میں ضمیر نہیں ہوگی اور جب اس کے معمول کو نصب اور جر دی جائے
تو اس صُورت میں صفت مشبہ میں ضمیر ہوگی۔

سبق نمبر ۵۱

۵ : "اِسم تفضیل"

اسم تفضیل وہ اِسم مشتق ہوتا ہے جو اس ذات پر دلالت کرے جس میں مصدری معنی کی زیادتی دوسروں کی نسبت سے پائی جائے۔

فائدہ : جس میں زیادتی پائی جائے اسے مفضّل اور جس کے مقابلے میں پائی جائے اسے مفضل علیہ کہتے ہیں۔

عمل : یہ اپنے فاعل کو رفع دیتا ہے جو اس میں ہمیشہ ضمیر کی صورت میں ہوگا۔

استعمال : اسم تفضیل کا استعمال تین طریقوں پر ہوتا ہے۔

۱ : **معرف باللام** : اِسم تفضیل کا صیغہ معرّف باللام ہو۔
اس صُورت میں صِفت کا واحد تثنیہ و جمع اور تذکیر د تانیث میں موصوف کے مطابق ہونا ضروری ہوتا ہے اور اس کے بعد مفضل علیہ کا ذکر بھی نہیں ہوتا۔ جیسے
زیدُ الافضل، ھند الفضلیٰ

۲ : **مِن کے ساتھ** : اِسم تفضیل کے بعد مفضل علیہ کو حرف جر مِن کے ساتھ ذکر کیا جائے جیسے زیدٌ افضلُ من عمرو
اس صُورت میں اسم تفضیل ہمیشہ مفرد مذکر ہی رہتا ہے جیسے زیدٌ افضلُ

Marfat.com

مِنْ عَمْرٍو ۔ فَاطِمَۃُ اَفْضَلُ مِنَ الْهِنْد

۳ : **اضافت کے ساتھ :** اسم تفضیل کا صیغہ مضاف ہو ۔ اس صورت میں صفت اور موصوف کے درمیان مطابقت اختیاری ہوتی ہے جیسے زَیْدٌ اَفْضَلُ النَّاسِ و هِنْدٌ اَفْضَلُ النِّسَاءِ ۔ هِنْد فُضْلَى النِّسَاءِ ۔

نوٹ : جب مفضل علیہ معین و معلوم ہو تو اس کا حذف بھی جائز ہوتا ہے جیسے اَللّٰهُ اَکْبَرُ اصل میں اَکْبَرُ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ ہے ۔

نوٹ : اسم تفضیل کا صیغہ ہمیشہ ایسے ثلاثی مجرد سے آئے گا جس میں رنگ اور عیب کا معنیٰ نہ پایا جائے اور اگر ثلاثی مزید فیہ یا رباعی یا ایسا ثلاثی مجرد جس میں رنگ و عیب کا معنیٰ ہو اس سے اسم تفضیل بنانا مقصود ہو تو اس فعل کا مصدر تمیز کی بنا پر منصوب ذکر کیا جاتا ہے اور (اَفْعَلُ کے وزن پر ثلاثی مجرد سے شدت یا کثرت یا قبیح وغیرہ سے صیغہ لایا جاتا ہے جیسے هُوَ اَشَدُّ اسْتِخْرَاجًا هُوَ اَقْبَحُ مِنْهُ عَرَجًا (وہ اس سے لنگڑا ہونے کے اعتبار سے زیادہ قبیح ہے)

سبق نمبر ۵۲

۶ : اسمائے شرط

ان کلمات کو مجازات بھی کہتے ہیں اور یہ شرط اور جزا پر داخل ہوتے ہیں اور یہ تمام کلمات " اِنْ " شرطیہ کے معنیٰ پر مشتمل ہوتے ہیں اور پہلے جملے کے سبب اور دوسرے جملے کے مسبب ہونے پر دلالت کرتے ہیں ۔

Marfat.com

تعداد: یہ تعداد میں نو (۹) ہیں اور ان کو درج ذیل شعر میں بیان کیا گیا ہے

مَن وَمَا مَهْمَا وَاَيٌّ حَيْثُمَا اِذْ مَامَتىٰ
اَيْنَمَا اَنّٰی نہ اسمِ جازم آمد فعل را

شرط وجزا کے احکام

۱ : جب شرط اور جزا دونوں مضارع ہوں تو ان کے آخر پر جزم پڑھنا واجب ہوتا ہے۔ اِن تَضْرِبْ اَضْرِبْ

۲ : اگر محض شرط مضارع ہو تو بھی شرط پر جزم پڑھنا واجب ہوتا ہے۔ اِن تَضْرِبْنِیْ ضَرَبْتُكَ۔

۳ : اگر صرف جزا مضارع ہو تو مضارع پر جزم ورفع دونوں جائز ہیں۔ اِن جِئْتَنِیْ اُكْرِمْكَ او اُكْرِمُكَ

۴ : شرط اور جزا کا جملہ ہونا ضروری ہے۔

۵ : شرط کے لیے جملہ فعلیہ خبریہ ہونا ضروری ہے۔

جزا پر فار کا لانا

درج ذیل صورتوں میں جزا پر فار کا لانا واجب ہے

۱ : جزا جملہ اسمیہ ہو۔ من يَقْتُلْ مُؤْمِناً مُتَعَمِّداً فَجَزَاءُهٗ جَهَنَّمُ

۲ : جزا جملہ انشائیہ ہو۔ اِنْ كُنْتُمْ جُنُباً فَاطَّهَّرُوْا، قُل اِن كُنتم تُحِبُّوْنَ اللهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللهُ

۳ : جزا فعل ماضی قد کے ساتھ ہو خواہ لفظاً ہو جیسے مَن يُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللهَ اور خواہ تقدیراً ہو جیسے اِن كَانَ قَمِيصُهٗ

Marfat.com

فُذَّ من قبل فصدقت ای فقد صدقت

۴ : جزا فعل مضارع ہو اور اس پر "س" داخل ہو۔ ان لما سرتمو فستر ضع له اخرى

۵ : جزا فعل مضارع ہو اور اس پر سوف داخل ہو۔ ان استقر مكانه فسوف ترانى

۶ : جزا فعل مضارع منفی بما ہو جیسے فان تولیتم فما سألتكم عليه من اجر

۷ : جزا فعل مضارع منفی بلن ہو جیسے و من یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه۔

فاء کا لانا جائز نہیں

۱ : جزا فعل ماضی بغیر قد کے ہو (یعنی وہاں قد نہ لفظاً ہو اور نہ ہی تقدیراً) تو وہاں جزا پر فاء کا لانا جائز نہیں ہوتا۔

جیسے ومن دخله كان امنا

۲ : جزا فعل مضارع بلم ہو۔ من یکذب لم یفلح

ان صورتوں میں فاء کا لانا اور نہ لانا دونوں جائز ہیں۔

۱ : جزا فعل مضارع بلم ہو جیسے من یکذب لم یفلح۔ جزا فعل مضارع مثبت بغیر "س" اور "سوف" کے ہو جیسے ان یکن منکم الف یغلبوا الفین۔ ومن عاد فینتقم الله منه

۲ : جزا فعل مضارع منفی بلا ہو۔ فمن یؤمن بربه فلا یخاف بخسا ولا رهقا.

Marfat.com

نوٹ: جملہ اسمیہ پر اذا مفاجاتیہ فا جزائیہ کے قائم مقام ہوتا ہے
اِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ۔

سبق نمبر ۵۳

"اسمِ تام"

اسمِ تام وہ اسم ہوتا ہے جو اپنی موجودہ حالت میں مضاف نہ ہو سکے۔

عمل: اسمِ تام تمیز کو نصب دیتا ہے۔

اسم کے تام ہونے کی صورتیں۔

i : تنوینِ ملفوظ :۔ کیونکہ کوئی اسم تنوین کے ہوتے ہوئے مضاف نہیں ہو سکتا جیسے عِنْدِیْ رِطْلٌ زَیْتًا

ii : تنوینِ مقدر : جیسے عِنْدِیْ اَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا یہ اصل میں اَحَدٌ وَعَشَرٌ

iii : نونِ تثنیہ ، جیسے عِنْدِیْ قَفِیْزَانِ بُرًّا (میرے پاس دو قفیز گندم ہے)

iv : نونِ جمع :۔ جیسے هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا۔ (کیا ہم تمہیں بتائیں کہ تم میں سب سے ناقص اعمال کس کے ہیں)

کیونکہ نون تثنیہ و جمع اضافت کی صورت میں گرجاتا ہے اس لیے اس وقت بھی اسم مضاف نہیں ہوگا۔

v : مشابہ نونِ جمع : جیسے عِنْدِیْ عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا۔

vi : اضافت : جیسے عِنْدِیْ مِلْئُهٗ عَسَلًا (میرے پاس

فلاں برتن کے بھرنے کے برابر شہد ہے)

اس میں "ملوٗ" مضاف ہے اس لیے اس میں دوبارہ اضافت نہیں ہو سکتی۔

۸ :- "اِسم مضاف"

یہ مضاف الیہ کو جر دیتا ہے جیسے جاءنی غُلَامُ زیدٍ

۹ :- "اسمائے کنایہ"

یہ دو لفظ ہیں :۱: کَمْ ۲: کَذَا

۱ : کم استفہامیہ اپنی تمیز کو نصب دیتا ہے جیسے کَمْ دِرهماً عِندَكَ؟

۲ : اسی طرح کذا بھی اپنی تمیز کو نصب دیتا ہے جیسے عندی کذا درهماً

۳ : کم خبریہ اپنی تمیز کو جر دیتا ہے جیسے کَمْ مَالٍ انفقتُ

۱۰ :- "اسمائے افعال بمعنی ماضی"

یہ اسم کو فاعل ہونے کی بنا پر رفع دیتے ہیں جیسے هَیْهَاتَ (بَعُدَ) یومُ العید

۱۱ :- "اسمائے افعال بمعنی امر حاضر"

یہ اسم کو مفعولیت کی بنا پر نصب دیتے ہیں جیسے رُوَیْدَ زیداً

اَیْ اَمْهِلْهُ (تو زید کو چھوڑ دے)

(نوٹ) : ان دونوں کی تفصیل پہلے گزر چکی ہے۔

Marfat.com

سبق نمبر ۵۴

اسم غیر متمکن کی تقسیم

اسم غیر متمکن کی آٹھ اقسام ہیں جو تمام کی تمام مبنی ہوتی ہیں۔

۱: ضمائر ۲: اسمائے اشارات ۳: اسمائے موصولات

۴: اسمائے افعال ۵: اسمائے اصوات ۶: مرکب بنائی

۷: اسمائے کنایات ۸: اسمائے ظروف

۱۔ ضمائر کا بیان

اسم ضمیر:[1] وہ اسم ہوتا ہے جو کسی کے غائب متکلم اور مخاطب ہونے پر دلالت کرے مثلاً ھو۔ انت۔ انا

ضمیر کی دو قسمیں ہیں

۱: منفصل ۲: متصل

۱: **ضمیر منفصل:** وہ ضمیر ہوتی ہے جو اپنے عامل سے جُدا ہو کر استعمال ہو۔ اور اس سے مقدم ہو سکے۔ انت، ایاک

۲: **ضمیر متصل:** وہ ضمیر ہوتی ہے جو اپنے عامل سے جدا ہو کر استعمال نہ ہو اور اس سے مقدم نہ ہو سکے بلکہ، ضربت

ضمیر منفصل کی دو قسمیں ہیں۔

---

[1] وہ اسم جو کسی کے غائب۔ مخاطب اور متکلم ہونے پر دلالت نہ کرے اسے اسم ظاہر کہتے ہیں۔ مسجد۔ کتاب۔ رجل

Marfat.com

۱ : مرفوع منفصل ۲ : منصوب منفصل

مرفوع منفصل : وہ ضمیر ہوتی ہے جو جدا ہو کر استعمال ہو اور محلِ رفع میں واقع ہو یعنی مبتدا وغیرہ بن سکے۔

مرفوع منفصل ضمائر یہ ہیں۔

ھو۔ ھما۔ ھم۔ ھی۔ ھما، ھن، انت، انتما
انتم، انت، انتما، انتن، انا، نحن

منصوب منفصل : وہ ضمیر ہوتی ہے جو جدا ہو کر استعمال ہو اور محلِ نصب میں واقع ہو یعنی مفعول وغیرہ بن سکے۔

ضمائر منصوب منفصل یہ ہیں۔

ایاہ، ایاھما، ایاھم، ایاھا، ایاھما، ایاھن
ایاک، ایاکما، ایاکم، ایاک، ایاکما، ایاکن
ایای، ایانا۔

ضمیر متصل کی تین اقسام ہیں۔

۱ : مرفوع متصل ۲ : منصوب متصل ۳ : مجرور متصل

مجرور متصل وہ ضمیر ہوتی ہے جو محلِ جر میں واقع ہو اور عامل کے بغیر مستعمل نہ ہو۔

مجرور متصل کے مقامات

یہ ضمیر دو کلموں کے ساتھ استعمال ہوتی ہے۔

۱ : حروفِ جارہ ۲ : مضاف

Marfat.com

حروفِ جارہ کے ساتھ مثال بہٖ بھما، بھم، بھا،
بھما۔ بھن۔ بک، بکما، بکم، بک، بکما، بکن، بی، بنا
مضاف کے ساتھ مثال غلامہٗ، غلامھما، غلامھم، غلامہا
غلامھما۔ غلامھن، غلامک، غلاکما۔ غلامکم
غلامک، غلاکما، غلامکن غلامی غلامنا۔

منصوب متصل وہ ضمیر ہوتی ہے جو محلِ نصب میں واقع ہو اور بغیر عامل کے مستعمل نہ ہو

منصوب متصل کے مقامات

یہ ضمیر بھی دو کلموں کے ساتھ استعمال ہوتی ہے
۱: فعل کے ساتھ (بطور مفعول) ۲: حروف مشبہ بالفعل

فعل کے ساتھ مثال

ضربہٗ، ضربھما، ضربھم، ضربہا، ضربھما، ضربھن
ضربک، ضربکما، ضربکم، ضربک، ضربکما، ضربکن
ضربنی، ضربنا۔

۲۔ حروف مشبہ بالفعل کے ساتھ مثال:۔

انہٗ، انہما، انہم، اِنَّھَا انہما، انہن، انک، انکما
انکم، انک، انکما، انکن، انّنی، انّنا،

ضمیر مرفوع متصل: وہ ضمیر ہوتی ہے جو محل رفع میں عامل کے ساتھ استعمال ہو۔ اس کا استعمال بھی دو کلموں کے ساتھ

Marfat.com

ہوتا ہے۔ ۱: فعل ۲: شبہ فعل (ان دونوں کے ساتھ بطورِ فاعل آتی ہے)

فعل کے ساتھ مثال :

ضرب - ضربا - ضربوا - ضربت - ضربتا - ضربن
ضربت - ضربتما - ضربتم - ضربت - ضربتما - ضربتن
ضربت - ضربنا -

شبہ فعل کی مثال :

ضاربٌ - ضاربان - ضاربون
ضاربة - ضاربتان - ضاربات

سبق نمبر ۵۵

ضمیر مرفوع متّصل کی ۲ دو قسمیں ہیں :

۱: بارز ۲: مستتر

۱: بارز : وہ ضمیر مرفوع متصل جو پڑھنے میں آئے۔
فعل ماضی کے واحد مذکر غائب اور واحد مؤنثہ غائبہ کے
علاوہ بارہ اور مضارع کے نو صیغوں میں ہمیشہ ضمیر بارز ہوتی ہے۔ مثلاً
ضربا میں الف - ضربوا میں واؤ یضربون میں واؤ وغیرہ۔
۲: مستتر : وہ ضمیر مرفوع متصل جو پڑھنے میں نہ آئے مثلاً ضرب میں ھو

Marfat.com

مستتر کی اقسام : مستتر کی دو قسمیں ہیں۔

۱ : جائز الاستتار ۲ : واجب الاستتار

۱ : **جائز الاستتار :** وہ ضمیر جس کی جگہ اسم ظاہر فاعل بن سکے۔ مثلاً زیدٌ ضربَ میں ھو پوشیدہ ہے اگر ضرب زیدٌ کہا جائے تو اب زید فاعل بن جائے گا۔

جائز الاستتار کے مقامات

ان مقامات پر ضمیر جائز الاستتار ہوتی ہے۔

۱ : ماضی اور مضارع کے ان دو صیغوں میں۔

۱ : واحد مذکر غائب ۲ : واحدہ مؤنثہ غائبہ۔

۲ : تمام اسماء صفات میں (خواہ واحد ہوں یا تثنیہ و جمع)

۲ : واجب الاستتار۔ واجب الاستتار وہ ضمیر ہوتی ہے جس کی جگہ اسم ظاہر فاعل نہ بن سکے مثلاً اضرب میں انت

واجب الاستتار کے مقامات

ان مقامات پر ضمیر واجب الاستتار ہوتی ہے۔

۱ : فعل مضارع کے تین صیغے ہیں۔

۱ : واحد مذکر مخاطب

۲ : واحد متکلم

۳ : متکلم مع الغیر

Marfat.com

نوٹ: امر اور نہی کا حکم مضارع کی طرح ہے۔

ضمیر کے بارے میں تین اصطلاحیں

۱: ضمیر شان ۲: ضمیر قصہ ۳: ضمیر فصل

۱: ضمیر شان و ضمیر قصہ

کسی جملہ کے شروع میں ایسی ضمیر لائی جاتی ہے جس کا مرجع تو مذکور نہیں ہوتا مگر بعد کا جملہ اسکی تفسیر کر رہا ہوتا ہے۔

۱: **ضمیر شان**: اگر مذکورہ ضمیر مذکر ہو تو اسے ضمیر شان کہتے ہیں۔
قل ھو اللہ احد

۲: **ضمیر قصہ**: اگر مذکورہ ضمیر مؤنث ہو تو اسے ضمیر قصہ کہتے ہیں۔
انھا زینب قائمۃ

۳: **ضمیر فصل**: جو ضمیر مبتدا اور خبر کے درمیان اس لیے لائی جائے کہ وہ خبر اور صفت میں امتیاز پیدا کر دے

ضمیر فصل کے مقامات

ضمیر فصل ہر جگہ مبتدا اور خبر کے درمیان نہیں لائی جاسکتی بلکہ اس کے دو مقامات ہیں۔

۱: جب مبتدا اور خبر دونوں معرفہ ہوں۔
اُولئک ھم المفلحون (وہی لوگ کامیاب ہیں)

Marfat.com

۲: خبر اسم تفضیل ہو اور من کے ساتھ مستعمل ہو
کان زید ھو افضل من بکر

سبق نمبر ۵۶

۲: اسمائے اشارات

اسم اشارہ: وہ اسم ہوتا ہے جو کسی محسوس معین چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لیے وضع کیا گیا ہو۔ جس کی طرف اشارہ کیا جائیگا اُسے مشارٌ الیہ کہا جاتا ہے۔

اسمائے اشارات یہ ہیں:۔

۱: ذا (مفرد مذکر کے لیے) ۲: ذان، ذین (تثنیہ مذکر کے لیے)
۳: ذہٖ، تلہٖ (مفرد مؤنث کے لیے) ۴: تان، تین (تثنیہ مؤنث کے لیے) ۵: اُولاء، اُولٰی (جمع مذکر و مؤنث کے لیے)

بعض اسمائے اشارات مکان کے ساتھ مختص ہیں

۱: ھُنا (قریب جگہ) ۲: ھناک (متوسّط) ۳: ھنالک (البعید)

فوائد:

۱: اسمائے اشارات پر اکثر طور پر "ھا" تنبیہ داخل کی جاتی ہے۔ مثلاً ھٰذا، ھذہٖ، ھاتان اور ھٰؤلاء وغیرہ
۲: کبھی ان پر کاف خطاب بھی آتا ہے کبھی لام کے بغیر، ذالک اور کبھی

Marfat.com

لام کے ساتھ ذالک، تلک ۔

مشارٌ الیہ کے درجات :

مشارٌ الیہ کے تین درجات ہو سکتے ہیں ۔

۱ : قریب ۲ : متوسط ۳ : بعید

۱ : **قریب** : قریب مشارٌ الیہ کے لیے ایسا اسم اشارہ استعمال ہوگا جو کاف اور لام سے خالی ہوگا مثلاً ۔

هٰذا الرَّجلُ ، هٰذه المرأَةُ

۲ : **متوسّط** : متوسط مشارٌ الیہ کے لیے ایسا اسم اشارہ استعمال ہوگا جس پر صرف کاف ہو مثلاً اِرکبْ ذاکَ الحصان

۳ : **بعید** : بعید مشارٌ الیہ کے لیے ایسا اسم اشارہ استعمال ہوگا جس پر کاف اور لام دونوں ہوں مثلاً

خُذ ذالکَ القلم ، انظر تلکَ الدّواة

اِشارہ اور مشارٌ الیہ کی ترکیب

۱ : اگر مشارٌ الیہ نکرہ ہو مثلاً ھذا کتابٌ تو اس وقت اسم اشارہ مبتدا اور مشارٌ الیہ خبر ہوگی ۔

اگر مشار الیہ معرف باللام ہو تو اس کی دو ترکیبیں ہو سکتی ہیں

۱ : کبھی اسم اشارہ موصوف اور مشار الیہ صفت ، ھذا القلم جمیل

۲ : کبھی اسم اشارہ مبتدا اور مشار الیہ خبر ۔ ذٰلک الکتاب

Marfat.com

سبق نمبر ۵۷

۳۔ اسمائے موصولاتؒ

اسم موصول : اس اسم کو کہتے ہیں جس کا معنی جملہ خبریہ کے بغیر متعین نہ ہو۔

صلہ : اسم موصول کے بعد معنیٰ متعین کرنے کے لیے جو جملہ لایا جاتا ہے اسے صلہ کہا جاتا ہے۔

یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا

(اے ایمان والو میرے نبی کو "راعنا" نہ کہو بلکہ کہو نظر شفقت کرو اور ان کی بات توجہ سے سنا کرو)

اس میں اَلَّذِیْنَ موصول ہے اور اٰمَنُوا صلہ ہے۔

اسمائے موصولاتؒ یہ ہیں

۱ : اَلَّذِی (واحد مذکر کے لیے)

۲ : اللّذان (تثنیہ مذکر کے لیے)

۳ : اللّذین (تثنیہ مذکر کے لیے)

۴ : الّذین (جمع مذکر کے لیے)

۵ : الّتی (واحد مؤنث کے لیے)

۶ : اللّتان (تثنیہ مؤنث کے لیے)

۷ : اللّتین (تثنیہ مؤنث کے لیے)

۸ : اللّاتی ۔ اللّواتی و الّٰتؒ (جمع مؤنث کے لیے)

Marfat.com

۹ : مَن - وَاللّٰهُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ یَشَاءُ

۱۰ : ما : اِنَّکُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَہَنَّمَ

۱۱ : ایّ (۱۲) ایۃ

۱۳ : ذو بمعنی الذی جاءنی ذو ضربک

۱۴ : وہ ذا جو ما استفہامیہ کے بعد ہو، ما ذا صنعتہ ؟

۱۵ : وہ الف لام جو اسم فاعل پر داخل ہو

۱۶ : وہ الف لام جو اسم مفعول پر داخل ہو

فوائد : اسم فاعل اور اسم مفعول دو قسم کے ہوتے ہیں

۱ : حدوثی ۲ : ثبوتی

۱- **حدوثی :** وہ اسم فاعل اور اسم مفعول جو تین زمانوں میں سے کسی ایک زمانہ میں معنی مصدری کے پائے جانے پر دلالت کرے جیسے الضارب (وہ جس نے مارا یا مارتا ہے یا مارے گا) المضروب (وہ جسے مارا گیا یا مارا جاتا ہے یا مارا جائیگا)

۲- **ثبوتی :** وہ اسم فاعل اور اسم مفعول جو کسی ایک زمانے کے ساتھ خاص نہ ہو مثلاً الحائک (جولاہا) الصائغ (سنار)

اسم فاعل یا اسم مفعول حدوثی پر آنے والا الف لام اسمی اور موصول ہوتا ہے ثبوتی پر آنے والا الف لام اسمی نہیں ہوتا بلکہ حرفی ہوتا ہے [۱]

۲ : چونکہ صفت مشبہ معنی ثبوتی پر دلالت کرتی ہے اس لیے اس پر آنے والا الف لام حرفی ہی ہوگا۔

---

[۱] حاشیہ نحو میر، علامہ مولانا محمد عبد الحکیم شرف قادری، ۱۲

Marfat.com

۳ : ای ، ایۃ کی چار حالتیں ہیں ایک حالت میں مبنی اور تین حالتوں میں معرب ہیں۔

۱ : مبنی حالت ۔ ای کا مضاف الیہ مذکور ہو اور صلہ کی پہلی جز محذوف ہو۔ اضرب ایہم قائمٌ اصل میں ہو قائمٌ تھا۔

۲ : معرب حالت : مضاف الیہ محذوف اور صدرِ صلہ مذکور ہو جیسے ایٌ ھو قائمٌ

۳ : معرب حالت : مضاف الیہ اور صدرِ صلہ دونوں مذکور ہوں ایّھم ھو قائمٌ

۴ : معرب حالت : مضاف الیہ اور صدرِ صلہ دونوں محذوف ہوں ایٌّ قائمٌ

شرائطِ صلہ

شرائطِ صلہ دو ہیں :-

۱ : صلہ کا جملہ خبریہ ہونا ضروری ہے ۔ خواہ وہ جملہ فعلیہ ہو یا جملہ اسمیہ ہاں شبہ جملہ بھی صلہ بن سکتا ہے ۔

صلہ جملہ فعلیہ کی مثال : الخناس الذی یوسوس فی صدور الناس ۔

صلہ جملہ اسمیہ کی مثال : قام الذی مضروبٌ غلامُہ

۲ : صلہ میں ایسی ضمیر کا ہونا جو موصول کی طرف لوٹے اور واحد تثنیہ ، جمع ، مذکر مؤنث میں اسم موصول کے مطابق ہو ۔ مثلاً جاء الذی اکرمتہ

اگر التباس کا خطرہ نہ ہو تو ضمیر کو حذف بھی کیا جا سکتا ہے ۔

ذَرْنِی وَمَنْ خَلَقْتُ وحیداً ۔ (اصل میں خلقتُہ تھا)

Marfat.com

سبق نمبر ۵۸

۴ : "اسمائے افعال"

اسم فعل : اس اسم کو کہتے ہیں جو فعل کے معنی میں مستعمل ہو۔

اسم فعل کی تین اقسام ہیں

۱ : اِسم فعل بمعنی فعل ماضی ۲ : اسم فعل بمعنی فعلِ امر حاضر
۳ : اسم فعل بمعنی فعل مضارع

اسمارِ افعال بمعنی فعلِ ماضی : وہ اسمار جو فعل ماضی کے معنی میں آتے ہیں وہ یہ ہیں۔

۱ : ھَیھَاتَ بمعنی بَعُدَ ۲ : سرعان بمعنی اَسرعَ
۳ : شتان بمعنی افترق ۴ : شَتَّانَ بمعنی سَرُعَ
۵ : بُطآنَ بمعنی بَطُؤَ۔

اِن کا عمل : اپنے ما بعد اسم کو رفع دیتے ہیں اور خود مبنی بر فتحہ ہوتے ہیں جیسے ھَیھَاتَ زَیدٌ ای بَعُدَ زَیدٌ۔

اسمارِ افعال بمعنی فعلِ امر : وہ اسمار جو فعلِ امر کے معنی میں آتے ہیں وہ یہ ہیں۔

۱ : امین بمعنی اِستجب ۲ : صہ بمعنی اُسکت

۳ : بله بمعنی دَع ۴ : علیك بمعنی الزم

۵ : إلیك بمعنی خُذ ۶ : ھَا بمعنی خُذ

۷ : مه بمعنی اُکفف ۸ : ھَات بمعنی أعط

۹ : دُو نك بمعنی خُذ ۱۰ : ھیت لك بمعنی اسرع

۱۱ ھَلُمَّ بمعنی تعال ۱۲ : فقط بمعنی إ نتـہ (رک جا)

۱۳ : امامكَ بمعنی قدم (آگے بڑھ)

اِن کا عمل : خود مبنی ہوتے ہیں اور ما بعد اسم کو بنا بر مفعولیت نصب دیتے ہیں۔ ھَاتِ القلم ای اَعطِ القلمَ

فائدہ : ھَا کا اِستعمال : اکثر طور پر ہر مقام میں اس کا استعمال ھا ہی ہوتا ہے مگر بعض اس میں تصرف کرتے ہیں :۔

واحد مذکر کیلئے ھاءَ واحدہ مؤنثہ کیلئے ھاءِ

تثنیہ کیلئے (خواہ مؤنث ہو یا مذکر) ھاؤ مَا

جمع مذکر کیلئے ھاءم جیسے

ھاءم اقْرَءُوا کِتَابِیَہ (اپنا اعمال نامہ پکڑو اور اسے پڑھو)

جمع مؤنث کےلیے ھاؤنّ

اسمائے افعال بمعنی فعل مضارع :

وہ اسماء جو فعلِ مضارع کے معنی میں آتے ہیں وہ یہ ہیں :۔

۱ : بَخ بمعنی اَستحسِنُ ۲ : اُفِ بمعنی اتضجر

۳ : قَطْ بمعنی یکفی ۴ : وائ ، واھا ، وَیْ بمعنی اتعجب

Marfat.com

ان کا عمل: خود مبنی ہیں اور اپنے مابعد اسم کو بنا بر فاعلیت رفع دیتے ہیں۔

اسمائے افعال کی تقسیم:

بناوٹ کے اعتبار سے ان کی تین قسمیں ہیں۔

۱: **مرتجلہ:** وہ اسماء جن کی وضع ہی فعل کے معنی کے لیے ہو۔ مثلاً آمین - ھلمّ - ھات

۲: **منقولہ:** وہ اسماء جن کی وضع کسی اور معنی کے لیے تھی مگر فعل کے معنی میں ان کو استعمال کر لیا گیا۔ یہ نقل کبھی جار مجرور سے جیسے علیك نفسك اے الزمہا کبھی ظرف سے جیسے دونك الکتاب اے خذہ اور کبھی مصدر سے ہوتی ہے جیسے رُوید احمد اے امہل

نوٹ: یہ دونوں اقسام سماعی ہیں قیاسی نہیں۔

معدولہ: ہر وہ کلمہ جو ثلاثی مجرد سے فَعالِ کے وزن پر آئے وہ اسمائے فعال معدولہ کہلاتا ہے۔

مثلاً: قِتالِ، ضَرابِ، نزالِ، حذارِ

نوٹ: یہ قسم قیاسی ہے کیونکہ اس کا وزن فعالِ مقرر ہے

Marfat.com

سبق نمبر ۵۹

۵ : اسمائے اصوات

اسمائے اصوات دو طرح کے ہوتے ہیں۔

۱ : ایسے اسماء جن کے ساتھ غیر ذوی العقول کو مخاطب کیا جائے مثلاً سَأْ (گدھے کو پانی پلاتے وقت) نَخْ نَخِ (اونٹ کو بٹھانے کے لیے) عَدَسْ (خچر چلانے کیلئے) هُسْ (بکریاں بلانے کے لیے)

۲ : ایسے اسماء جن کے ذریعے کسی کی آواز نقل کی جائے جیسے قَبْ (تلوار کی آواز) غَاقِ (کوے کی آواز) طَقْ (پتھر کی آواز)

۶ : مرکب بنائی

وہ مرکب ہوتا ہے جس میں دو اسموں کو اس طرح ایک کر دیا جائے کہ وہاں کوئی نہ کوئی حرف پوشیدہ ہو۔ جیسے أَحَدَ عَشَرَ۔

۷ : "اسمائے کنایات"

اسم کنایہ وہ اسم ہوتا ہے جو مبہم عدد یا مبہم بات پر دلالت کرے۔ مبہم عدد کے لیے کَمْ، کَذَا، کَأَیِّنْ اور مبہم بات کے لیے کَیْتَ، ذَیْتَ استعمال ہوتے ہیں۔

Marfat.com

کیت ، ذیت ابتدائے کلام میں نہیں آتے۔

فائدہ : حقیقت کیت و ذیت کتابًا

ان کی تمیز منصوب اور مفرد ہوتی ہے۔

نوٹ : باقی کنایات کی بحث تمیز میں تفصیلاً گزر چکی ہے

سبق نمبر ۶۰

۸۔ " اسماء ظروف "

۱۔ اسمِ ظرف : وہ اسم ہوتا ہے جو وقوعِ فعل کے زمانے یا مکان پر دلالت کرے۔

اسم ظرف کی دو قسمیں ہیں :

۱ : وہ اسم ظرف جو کسی خاص فعل کے زمانے یا مکان پر دلالت کرے

جیسے۔ مَضرِبٌ (مارنے کی جگہ یا زمانہ)

یہ ثلاثی مجرد میں مفعِلٌ یا مفعَلٌ کے وزن پر آتا ہے اور

مبنی نہیں ہوتا۔

۲ : وہ اسم ظرف جو کسی خاص فعل کے زمانے یا مکان پر دلالت نہیں کرتا بلکہ

بلکہ مطلق فعل کے زمانے یا مکان پر دلالت کرے۔

(یہاں پر یہ دوسری قسم زیرِ بحث ہے)

Marfat.com

اس ظرف کی دو قسمیں ہوتی ہیں

۱ : معرب ۲ : مبنی

ظروفِ مبنیہ

۱ : درج ذیل ظروف ہمیشہ مبنی ہوتے ہیں،

اِذْ ، اِذا ، متٰی ، کیفَ ، اَیانَ ، مُذ

مُنذ ، قطُّ ، عوض ، امسِ ، حَیثُ ، لدیٰ

لدن ۔ اَینَ ، انیٰ ، الآن ، ھُنا ، ثمَّ

ان میں سے بعض بنی بر ضم ، بعض مبنی بر فتحہ اور بعض مبنی بر سکون ہیں۔

۲ : درج ذیل ظروف کی چار حالتیں ہیں، ایک حالت میں مبنی بر ضم اور تین حالتوں میں معرب ہوں گے۔

قبل ۔ بعدُ ۔ فوق ۔ تحت ۔ قدام ۔ خلف ۔ أمام

اسفل ۔ دون

نوٹ : پہلے چھ ظروف کو اسماء جہات ستہ کہا جاتا ہے۔

۱ : جب ان کا مضاف الیہ محذوف مگر نیت میں موجود ہو (یعنی محذوف منوی ہو) جیسے اما بعد اصل عبارت بعد التسمیۃ والحمد والصلوٰۃ ہوتی ہے۔

اس صورت میں یہ مبنی بر ضم ہوں گے۔

۲ : جب ان کا مضاف الیہ لفظوں میں مذکور ہو مثلاً قد خلت مِن قبلہ الرُسُلُ۔

Marfat.com

۲ ؛ جب یہ بغیر اضافت کے استعمال ہوں اور ان کا مضاف الیہ نسیاً منسیاً ہو (یعنی ذہن میں بالکل موجود ہی نہ ہو) مثلاً فعلتُ ذالک قبلاً او بعداً۔

تو ان دو صورتوں میں یہ معرب ہوں گے۔

ظروف کا استعمال

اِذْ : اکثر طور پر زمانہ ماضی کے لئے اور جملہ کی طرف مضاف ہو کر استعمال ہوتا ہے۔

جملہ اسمیہ کی مثال : وَاذْكُرُوْا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلاً (یاد کرو اس وقت کو جب تم تعداد میں تھوڑے تھے)

جملہ فعلیہ کی مثال : وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرَاهِيْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ

یرفع اگرچہ مضارع ہے مگر "اِذْ" آنے کی وجہ سے ماضی کا معنی دے رہا ہے

کبھی اس کے مضاف الیہ کو حذف کر کے اس کی جگہ تنوین لے آتے ہیں

(اسے تنوین عوض کہتے ہیں) مثلاً وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ

اصل میں وَاَنْتُمْ اِذْ بَلَغَتِ الرُّوْحُ الْحُلْقُوْمَ تَنْظُرُوْنَ

۲: اِذَا : یہ درج ذیل معنی میں مستعمل ہوتا ہے۔

(ا) ۱ زمانہ مستقبل کے لیے جیسے آتیک اذا الشمس طالعة

(۲) : مفاجات کے لیے جیسے خرجت فاذا الحیة موجودة

اس وقت اذا کے بعد جملہ اسمیہ کا ہونا ضروری ہوگا۔

کبھی ماضی کے معنی بھی دیتا ہے جیسے اذا رأوا تجارة او

Marfat.com

لَهْوًا نِ انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا (جب انہوں نے تجارت کی طرف دیکھا تو اس کی طرف لوٹ گئے)

۳ : **کیف** : یہ درج ذیل معنی کے لیے آتا ہے

i : استفہام. جیسے کیفَ اَنتَ ؟

ii : شرطیہ: جیسے کیفَ تجلِسُ اجلس

کبھی شرط کی صُورت میں ما کا اضافہ کر لیا جاتا ہے جیسے کیف ماتذھب اذھب

۴ : **قطُّ** : ماضی منفی میں استغراق پیدا کرتا ہے مثلاً مَا فَعلتُہٗ قطّ (میں نے یہ کبھی نہیں کیا)

۵ : **عوض** : مستقبل منفی میں استغراق پیدا کرتا ہے جیسے لَا اُعطِیكَ عوض (میں تجھے کبھی نہیں دونگا)

۶-۷ **اَینَ - انیٰ** : یہ دونوں ظرف مکان کے لیے آتے ہیں خواہ استفہامیہ ہوں مثلاً اَنّٰی لكِ ھٰذا خواہ شرطیہ ہوں جیسے أینَ تجلس اجلس۔

کبھی یہ حالت بیان کرنے کیلئے (بمعنی کیفَ) آتے ہیں۔ اَنّٰی یَكُوْنُ لِیْ وَلَدٌ وَّلَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ (میرے ہاں بیٹا کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ مجھے کسی انسان نے چھوا نہیں)

۸ : **متیٰ** : یہ زمان کیلئے آتا ہے کبھی استفہامیہ جیسے متیٰ جئتَ؟ اور کبھی شرطیہ ہوتا ہے جیسے مَتیٰ تقم اقم

Marfat.com

۹ : اَیَّانَ : یہ بھی متیٰ کی طرح ہی ہے ہاں زمانہ مستقبل اور امور عظیمہ کے لیے آتا ہے جیسے اَیَّانَ یَوْمُ الدِّین (کب ہے قیامت کا دن)

۱۰ : حَیْثُ : یہ ظرفِ مکان کیلئے آتا ہے۔ اکثر طور پر یہ جملہ کیطرف مضاف ہوتا ہے جیسے اِجلس حیثُ زیدٌ جالسٌ۔ فتوحیثُ قامَ زیدٌ۔

جب اس پر "ما" داخل ہو جائے تو یہ شرطیہ ہو جاتا ہے جیسے حَیْثُمَا تذهب اذهب۔

۱۱+۱۲ : مُنْذُ و مُذْ : یہ دونوں زمانے کے لیے آتے ہیں کبھی اوّل مدّت بیان کرنے کیلئے جیسے ما لقیتُهٗ مُذ یومِ الجُمُعَة اس سے نہ ملنے کی اوّل مدّت جمعہ ہے کبھی جمیع مدّت کیلئے مَا رَأیتُهٗ مُذ یومانِ (میں نے اُسے دو دن سے نہیں دیکھا)

۱۴ + لَدیٰ : لَدُن : یہ کسی چیز کے موجود ہونے پر دلالت کرتے ہیں جیسے المالُ لدیك۔

عند اور لدیك دونوں میں فرق یہ ہے کہ اس میں شے کا پاس ہونا شرط ہے اور عند میں ضروری نہیں ہے۔

المالُ عند زید اس وقت بھی کہہ سکتے ہیں جب مال زید کے گھر میں ہو

۱۵+۱۶ : هُنَا، ثَمَّ : دونوں مکان کیلئے آتے ہیں اور ثَمَّ کے ساتھ "تا" بھی آتی ہے جیسے ثَمَّةَ

Marfat.com

اَفعــال کی بحث

سبق نمبر ۶۱

افعالِ قلوب

وہ افعال جو دو ایسے مفعولوں کا تقاضا کرتے ہوں کہ اُن میں سے ایک مفعول کا حذف جائز نہ ہو - ان کی دو قسمیں ہیں : افعالِ قلوب اور افعالِ تحویل

۱ : افعالِ قلوب تعداد میں سات ہیں :

۱ : عَلِمَ ii رائی iii حَسِبَ iv ظَنَّ v وَجَدَ

vi خَالَ vii زَعَمَ

وجہ تسمیہ : ان افعال کا تعلق دل سے ہوتا ہے اعضاء ظاہری سے نہیں اس لیے انہیں افعالِ قلوب کہا جاتا ہے -

افعالِ قلوب کی اقسام

افعالِ قلوب کی دو قسمیں ہیں :

۱ : افعالِ یقین ۲ : افعالِ شک

۱ : افعالِ یقین : مذکورہ افعال میں سے یہ تین افعال یقین پر دلالت کی وجہ سے افعالِ یقین کہلاتے ہیں -

۱ : عَلِمَ ۲ : وَجَدَ ۳ : رائی

Marfat.com

۲: افعالِ شک: یہ تینوں افعال شک پر دلالت کی وجہ سے افعالِ شک کہلاتے ہیں:۔

۱: ظَنَّ ۲: حَسِبَ ۳: خَالَ

نوٹ: زَعَمَ کبھی شک کے لیے آتا ہے اور کبھی یقین کے لیے۔

ان کا عمل: یہ دو مفعولوں کو چاہتے ہیں اور ان کو نصب دیتے ہیں جیسے

عَلِمْتُ زَیْدًا صَالِحًا ۔ وَ وَجَدَکَ عَائِلًا فَاَغْنٰی

ان کے دو مفعولوں کا ضابطہ: ان کے دونوں مفعول بمنزل ایک مفعول کے ہوتے ہیں لہٰذا جب ایک کا ذکر کیا جائے تو دوسرے کا ذکر ضروری ہوتا ہے۔

نوٹ: جب عَلِمَ بمعنی عرف، رأی بمعنی اَبصر، وَجَدَ بمعنی اصاب ظَنَّ بمعنی اتّہم ہوتو اس وقت یہ دو مفعول نہیں چاہتے بلکہ ایک کا تقاضا کرتے ہیں جیسے

علمت بکرًا ای عرفت شخصہٗ۔

ف: اس وقت یہ افعالِ قلوب نہیں بنتے۔

عمل کا باطل ہونا: درج ذیل تین صورتوں میں ان کا عمل باطل ہوجاتا ہے

۱: جب یہ افعال ماولا، لامِ ابتدائیہ، حروفِ استفہام اور ان نافیہ سے پہلے ہوں۔

جیسے علمتُ مَا زَیْدٌ قَائِمٌ علمتُ لَزَیْدٌ مُنْطَلِقٌ

۲: جب یہ افعال دونوں مفعولوں کے درمیان آجائیں جیسے زَیْدٌ ظَنَنْتُ قَائِمٌ

۳: جب یہ افعال دونوں مفعولوں سے مؤخر ہوجائیں جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ ظَنَنْتُ

Marfat.com

۲۔ افعالِ تحویل

وہ افعال جو چیز کو اسکی اصل حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہونے پر دلالت کریں۔ وہ یہ ہیں۔

اِتَّخَذَ ۔ صَیَّرَ ۔ جَعَلَ ۔ خَلَقَ ۔ ترک

عمل: یہ افعال بھی دو مفعولوں کو چاہتے ہیں اور ان کو نصب دیتے ہیں جیسے اِتَّخَذَ اللّٰہُ اِبرَاھِیمَ خَلِیلاً۔

نوٹ: افعالِ قلوب و تحویل کے دونوں مفعول آپس میں مبتدا و خبر ہوتے ہیں۔

سبق نمبر ۶۲

افعالِ مدح و ذم

تعریف: وہ افعال جو کسی کی اچھائی یا بُرائی کے لیے وضع کیے گئے ہیں۔

تعداد: یہ تعداد میں چار ہیں۔

۱: نِعم ۲: حبذا ۳: بئس ۴: ساءَ

پہلے دونوں مدح اور دوسرے دونوں ذم کے لیے آتے ہیں۔

ان افعال کے لیے دو چیزوں کا ہونا ضروری ہے:۔

۱: فاعل ۲: مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم

مخصوص بالمدح مخصوص بالذّم

جس کی تعریف یا ہجو کی جائے گی اُسے مخصوص بالمدح اور مخصوص بالذم کہا جاتا ہے اور یہ اُن کے فاعل کے بعد آئیگا۔

Marfat.com

فاعل کی حالتیں:

"حبذا" کے علاوہ ان کے فاعل کی تین حالتیں ہیں:۔

۱: معرف باللام ہو۔ جیسے نعم الرجل خالد

۲: معرف باللام کیطرف مضاف ہو، جیسے نِعْمَ غُلامُ الرجل بکرٌ

۳: ضمیر مستتر جس کی تمیز نکرہ منصوبہ ہو۔ جیسے نِعْمَ رجُلاً زَیدٌ

یہاں نعمَ میں ،ھُو ضمیر فاعل ہے اور رجلاً اس کی تمیز ہے۔

نوٹ: کبھی ضمیر مستتر سے ابہام دُور کرنے کیلئے نکرہ منصوبہ "ما" (بمعنی شیٔ) کی صورت میں ہوتا ہے۔ جیسے اِن تُبدُوا الصدَقاتِ فنِعِمّا هِیَ (اگر وہ صدقات ظاہر کرتے تو یہ بہت ہی اچھا ہوتا)

نِعِمّا هِیَ بمعنی نِعْمَ شیأً هِیَ ہے حبّذ (.بس حبّ فعل مدح ہے اور "ذا" اسم اشارہ فاعل ہے چونکہ اس کا فاعل ہمیشہ "ذا" اسم اشارہ ہی آتا ہے لہذا اسے حبذا کے ساتھ تعبیر کر دیتے ہیں۔

احکام مخصوص بالمدح و مخصوص بالذم

۱: اکثر طور پر فاعل کے بعد آئے گا

۲: اس کا واحد تثنیہ، جمع تذکیر و تانیث میں فاعل کے موافق ہونا ضروری ہے جیسے نعم الرجلُ زیدٌ۔ نِعم الرجلان زیدانِ۔

۳: اس کا معرفہ ہونا ضروری ہے۔

۴: حبذا میں مخصوص بالمدح کا فاعل کے موافق ہونا ضروری نہیں۔

Marfat.com

۵ : قرینہ کی صورت میں مخصوص بالمدح و مخصوص بالذم کو حذف بھی کیا جا سکتا ہے جیسے نِعمَ العَبد ۔ یہاں مخصوص بالمدح ایوب محذوف ہے۔

"نعم الرُّجل زیدٌ" کی ترکیب

اس کی دو طرح ترکیب کی جاتی ہے۔

۱ : نعم الرجل فعل با فاعل خبر مقدم اور مخصوص بالمدح زید مبتدا مؤخر ہے (اس ترکیب کے مطابق یہ ایک جملہ ہے)

۲ : نعم الرجل ایک جملہ ہے اور زید مبتدا محذوف ھُو کی خبر ہے۔ (اس ترکیب کے مطابق دو جملے ہیں)

نوٹ: اگر کسی مقام پر مخصوص بالمدح فعل سے پہلے آجائے تو ایسی صورت میں ایک ہی ترکیب ہوگی کہ مخصوص بالمدح مبتدا اور مابعد جملہ خبر بنے گا۔

سبق نمبر ۶۳

"افعالِ تعجّب"

تعریف : وہ افعال ہوتے ہیں جنکی وضع اظہارِ تعجب کے لیے ہو۔

تعداد : یہ تعداد میں دوؔ ہیں۔

۱ : مَا اَفْعَلَهٗ   ۲ : اَفْعِلْ بِهٖ

فِعلِ تعجب کی شرائط :

فعل تعجب بنانے کی دو شرائط ہیں۔

Marfat.com

۱ : مصدر ثلاثی مجرّد ہو۔

۲ : رنگ اور عیب کے معنی پر دلالت نہ کرے مثلاً مَا اَحْسَنَ زَیْدًا

اَحْسِنْ بِزَیْدٍ یہ حَسُنَ فعل سے بنے ہیں۔

اگر مصدر ثلاثی مزید یا رباعی ہو یا اس میں رنگ یا عیب کے معنی ہوں تو

اظہار تعجب کے دو طریقے ہیں۔

۱ : مَا اَشَدَّ کے بعد مصدر مضاف منصوب ذکر کر دیا جائے جیسے

مَا اَشَدَّ حُمْرَةَ زَیْدٍ (زید کی سرخی کتنی شدید ہے) اگر کمزوری پر

اظہار تعجب مقصود ہو تو مَا اَضْعَفَ اِسْتِدْلَالَهٗ (اس کا استدلال کتنا ضعیف ہے)

۲ : لفظ اَشْدِدْ کے بعد ایسا مضاف ذکر کر دیا جائے جس پر "با" جارہ داخل ہو

جیسے اَشْدِدْ بِاِسْتِخْرَاجِ زَیْدٍ (زید کا نکالنا کتنا شدید ہے)

نوٹ : جس پر تعجب کیا جائے اُسے متعجب منہ کہتے ہیں۔

"احکامِ متعجّب منہ"

۱ : متعجب منہ کیلئے معرفہ یا نکرہ مخصوصہ ہونا ضروری ہے جیسے مَا اَحْسَنَ زَیْدًا

۲ : فعل تعجب اور متعجب منہ کے درمیان اجنبی کا فاصلہ جائز نہیں۔

۳ : متعجب منہ، فعل تعجب سے مقدّم نہیں ہو سکتا۔

۴ : ما افعل کے بعد ہمیشہ متعجب منہ، منصوب اور افعل کے بعد حرفِ جر

"ب" کی وجہ سے مجرور ہو گا۔

۵ : کسی قرینہ کی وجہ سے متعجب منہ کا حذف جائز ہے جیسے اَسْمِعْ بِهِمْ

وَاَبْصِرْ۔ اصل میں اَبْصِرْ بِهِمْ تھا۔

Marfat.com

مَا أَحْسَنَ زَیْدًا اور احسن بِزَیْدٍ کی ترکیب

اب اگرچہ یہ دونوں جملے اظہار تعجب کیلئے ہیں مگر اصل کے اعتبار سے علمار نحاۃ کے تین اقوال ہیں۔

۱: سیبویہ کا قول

ما موصوفہ بمعنی شیئٌ ہے اور شیٔ پر تنوین برائے تعظیم ہے اب مَا بمعنی شیٌٔ عظیمٌ مبتدار احسن فعل ماضی ھُوَ ضمیر مستتر فاعل راجع بسوئے مَا۔ زَیْدًا مفعول بہٖ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جُملہ فعلیہ خبریہ مرفوع محلاً ہو کر خبر۔ مبتدار اپنی خبر سے ملکر جُملہ اسمیہ لفظاً در انشائیہ معناً (ترجمہ) عظیم شے نے زید کو حسین بنا دیا۔

۲: اخفش کا قول

ما موصولہ۔ احسن زَیْدًا جملہ اس کا صلہ، موصول اپنے صلہ سے ملکر مبتدار اس کی خبر شیٔ عظیمٌ مقدر ہے مبتدار و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ لفظاً و انشائیہ معناً۔ (ترجمہ) جس چیز نے زید کو عظیم بنایا وہ حسین شے ہے۔

۳: فرار کا قول

ما استفہامیہ بمعنی اُیّ شَیٔ مبتدار اور ما بعد خبر ہے (ترجمہ) کس چیز نے زید کو حسین بنا دیا ہے۔ یہ مذاہب اصل کے لحاظ سے ہے ورنہ جب انسے تعجب مقصود ہو تو اس کا معنی ہوگا زید کتنا حسین ہے۔

Marfat.com

احسن بزید اس کے اصل میں دو اقوال ہیں

۱: **سیبویہ کا قول:** اَحسِن صیغہ امر بمعنی فعل ماضی اَحسَنَ ہے "با" زائدہ اور زید فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ لفظاً اور انشائیہ معناً۔ اس قول کے مطابق اَحسِن میں اَنتَ ضمیر مستتر نہیں کیونکہ زید اسمِ ظاہر فاعل بن رہا ہے۔

۲: **اخفش کا قول:** احسِن صیغہ امر بمعنی فعل ماضی احسن کے ہے "با" تعدیہ کے لیے ہے اور زید مفعول ہے اور احسِن میں فاعل اَنتَ ضمیر مستتر ہے (ترجمہ) تو زید حسن والا بنا۔ تعجب کی صورت میں ترجمہ یہ ہوگا زید کتنا حسین ہے۔ (ماخوذ از حاشیہ نحو میر للعلامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ)

سبق نمبر ۶۴

فعل مضارع

اس کے اعراب کے بارے میں گفتگو تفصیلاً گزر چکی ہے۔ اب دخولِ نواصب و جوازم (حالتِ نصبی و جزمی) کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

نواصب کا بیان

فعل مضارع پر دو طرح کے حروف داخل ہوتے ہیں۔

۱: نواصب   ۲: جوازم

حروفِ نواصب چار ہیں:

ان لن کی اذن ایں چار حرف معتبر
نصب مستقبل کنند ایں جملہ دائم اِقتضاء

یہ حروف فعل مضارع پر دو طرح کا عمل کرتے ہیں۔

۱ : لفظی　　　۲ : معنوی

اِن کا لفظی عمل : یہ فعل مضارع کے پانچ صیغوں کو نصب دیتے ہیں اور سات جگہ نون اعرابی گرا دیتے ہیں۔

اَن کا معنوی عمل : اَن ۔ جب فعل مضارع پر یہ داخل ہوتا ہے تو اَن اور فعل مضارع کا مجموعہ مصدر کے معنی میں ہو جاتا ہے مثلاً اُرید اَن تقومَ یعنی اُرید قیامک

فائدہ : حرف مضارع مصدر کے معنی میں نہیں ہوتا کیونکہ مضارع مصدر کے معنی میں ہو تو مصدر اسم ہے لازم آئیگا کہ اَن اسم پر داخل ہو جائے حالانکہ وہ تو فعل پر ہی داخل ہوتا ہے۔

نوٹ : علم کے بعد جو اَن آتا ہے وہ فعل مضارع کو نصب نہیں دیتا کیونکہ وہ اَن مصدریہ نہیں بلکہ اَنّ کا مخفف ہے جیسے علم اَن سَیَکُونُ مِنکُم مَرضٰی

۲ : **لَن** : فعل مضارع کو نفی تاکید مستقبل کے معنی میں کر دیتا ہے لن یخرجَ زیدٌ (زید ہرگز نہیں نکلے گا)

۳ : **کَی** : یہ ماقبل کے مابعد کے لیے سبب ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ اَسلَمتُ کی ادخُلَ الجنۃ

۴ : **اِذَن** : یہ کسی کے جواب میں استعمال کیا جاتا ہے مثلاً کوئی کہے اَنا اٰتیکَ غداً (میں کل تیرے پاس آؤنگا) جواباً کہا جائے گا اِذَن اُکرِمَکَ (تب میں تیری عزت کرونگا)

کبھی اَن فعل مضارع کو نصب دیتا ہے مگر لفظوں میں وہاں موجود نہیں ہوتا

Marfat.com

ایسے اَن کو مقدرہ کہا جاتا ہے۔

اَن مقدرۃ کے مقامات

اَنْ درج ذیل چھ حروف کے بعد مقدر ہوتا ہے۔

۱ : حتّیٰ : سرت حتیٰ ادخل البلد

۲ : لام کَیْ : وہ لام جو دلالت کرے کہ اس کا ماقبل مابعد کے لیے سبب ہے وانزلنا الیک الذکر لتبین للناس
(ہم نے آپکی طرف ذکر نازل کیا تاکہ آپ لوگوں کو بیان کریں)۔

۳ : لام جحد : وہ لام جو نفی تاکید کے لیے کان منفی کے ساتھ استعمال ہو۔
مَاکَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ وَاَنْتَ فِیْھِمْ
(اللہ کافروں کو اس حال میں عذاب نہیں دیتا کہ اے حبیب تم ان میں موجود ہو)

۴ : او : ایسا اوجو اِلَّا یا اِلٰی کے معنیٰ میں ہو۔ لَاَلْزَمَنَّکَ اَوْ تُعْطِیَنِیْ حقی (تیرے پیچھے رہوں گا یہاں تک کہ تو میرا حق دے)

۵ : واوِ صرف : ایسا واؤ جو معطوف علیہ پر آنے والی چیز کو معطوف پر آنے سے روکتی ہو۔
مثال : لاتاکل السمک وتشرب اللبن (مچھلی کھانے کے ساتھ دودھ نہ پیو) مثال مذکور میں تاکل معطوف علیہ ہے اس پر جو لا نافیہ داخل ہے وہ تشرب معطوف پہ داخل نہیں ہو سکتا ورنہ معنی یہ ہو گا کہ مچھلی نہ کھا اور دودھ نہ پی اور یہ خلاف مقصود ہے۔ اسی واؤ کو واو معیت بھی کہا جاتا ہے۔

۶ : فاء : ایسی فا جو درج ذیل اشیاء کے جواب میں واقع ہو۔

Marfat.com

۱ : امر جیسے زُرْنِی فَاُکْرِمَکَ ۲ : نہی جیسے لَا تَطْغَوْا فِیْہِ فَیَحِلَّ عَلَیْکُمْ غَضَبِیْ ۳ : نفی ما تاتینا فتحدثنا

۴ : استفہام ۔ این بیتک فازورک

۵ : تمنی : لیت لی مالا فانفق منہ ۶ : عرض : الا تنزل بنا فتصیب خیرًا ۔

سبق نمبر ۶۵

جوازم کا بیان

جوازم پانچ ہیں ۵ ان ولم لما لام امر لائے نہی نیز
ایں پنج حرف جازم فعل اند ہریک بے دغا

یہ بھی فعل مضارع پر دو طرح کا عمل کرتے ہیں ۔ ۱ : لفظی ۲ : معنوی

لفظی عمل : پانچ صیغوں کو جزم دیتے ہیں آخر میں حرفِ علت ہو تو گرجاتا ہے اور سات جگہ نون اعرابی گراتے ہیں ۔

جوازم دو طرح کے ہیں ۔ ۱ : ایک فعل کو جزم دینے والے ۔ ۲ : دو فعلوں کو جزم دینے والے ۔

۱ : جو ایک فعل کو جزم دیتے ہیں وہ پانچ ہیں ۔ لم ۔ لما ۔ لام امر لائے نہی ۔ ادوات طلب ۔

: لم ۔ یہ مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے ۔ الم نشرح لک صدرک

۲ : لما : یہ بھی لم کی طرح مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے مگر فرق

Marfat.com

یہ ہے کہ لمّا دلالت کرتا ہے کہ فعل منتفی ہونے کے وقت سے لیکر بات کرنے کے وقت تک منتفی رہا ہے۔ نَدِمَ زیدٌ ولما ینفعه الندم (زید نادم ہوا اور اسے ندامت نے اب تک فائدہ نہیں دیا)

۳: لامِ امر: یہ لام مضارع میں طلب کے معنی پیدا کرتا ہے۔ لِیضرِبْ زیداً۔ یہ لام مکسور ہوتا ہے اگر اس لام سے پہلے واو یا فاء آ جائے تو یہ ساکن ہو جاتا ہے جیسے فَلْیَضْحَکُوا قلیلاً وَ لْیَبْکُوا کثیراً (انہیں ہنسنا تھوڑا چاہیئے اور رونا زیادہ چاہیئے)

۴: لائے نہی: یہ زمانہ مستقبل میں فعل سے منع کرنے کے لیے آتا ہے جیسے لَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِہٖ۔

۵: ادواتِ طلب: امر۔ نہی۔ استفہام کو ادوات طلب کہتے ہیں جب فعل مضارع ان میں سے کسی کے جواب میں آئے تو مجزوم ہوگا۔ قُلْ لِعِبَادِی یَقُوْلُوا الَّتِی ھِیَ اَحْسَن۔ اصل میں یقولُون تھا۔ جوابِ امر (قُلْ) میں آنے کی وجہ سے نونِ اعرابی گر چکا ہے۔

۶: جو دو فعلوں کو جزم دیتے ہیں وہ بارہ ہیں اور ان کا نام کلم المجازات ہے اِن۔ مَن۔ ما۔ اِذما۔ این۔ اَیُّ۔ مھما، ایان متی۔ اَنّٰی۔ حیثما، کیفما۔

ان میں سے دو (اِن، اذما) حرف ہیں باقی اسماء ہیں۔ یہ دو فعلوں پہ آتے ہیں اور دونوں کو جزم دیتے ہیں۔ ان میں سے پہلے فعل کو شرط اور دوسرے

Marfat.com

کو جزا کا نام دیا جاتا ہے۔ اِنْ تضرِبْ اضرِبْ
اِن ہمیشہ مستقبل کے معنی کے لیے آتا ہے اگرچہ ماضی پہ داخل ہو۔ ان ضربتَ
ضَرَبْتُ ہاں ماضی پر جزم محلاً ہوگی کیونکہ ماضی مبنی ہوتی ہے

سبق نمبر ۶۶

افعالِ مبنیّہ کا بیان

فعل مضارع کے علاوہ تمام افعال مبنی ہوتے ہیں۔

۱ : فعل ماضی خواہ معروف ہو یا مجہول) ۲ : فعل امر حاضر معروف
۳ : جب فعل مضارع کے ساتھ نونِ تاکید اور نون جمع مؤنث متصل ہو۔

فعل ماضی مبنی بر فتحہ ہوتا ہے مثلاً ضَرَبَ، اَکْرَمَ
ہاں کبھی عارضہ پیش آجائے تو کبھی مبنی بر ضم اور کبھی مبنی بر سکون ہوگا۔ تو فعل ماضی کی کل تین صورتیں ہیں۔

۱ : مبنی بر فتحہ ۲ : مبنی بر ضم ۳ : مبنی بر سکون

۱ : مبنی بر فتحہ : جب فعل ماضی کے ساتھ ضمیر مرفوع متصل بارز نہ ہو اور نہ ہی واد جمع تو یہ مبنی بر فتحہ ہوگا جیسے ضَرَبَ ، ضَرَبَتْ

۲ : مبنی بر ضم : جب فعل ماضی کے ساتھ واد جمع متصل ہو تو مبنی بر ضم ہوگا جیسے ضَرَبُوا

۳ : مبنی بر سکون : جب فعل ماضی کے ساتھ ضمیر مرفوع متحرک متصل بارز ہو تو مبنی بر سکون ہوگا جیسے ضَرَبْنَ ۔ ضَرَبْتِ ۔ ضَرَبْنَا

گویا چار صیغے مبنی بر فتحہ ضَرَبَ ضَرَبَا۔ ضَرَبَتْ ۔ ضَرَبَتَا ایک صیغہ مبنی بر ضم

Marfat.com

مزید اور نو صیغے مبنی بر سکون، صیغہ جمع مؤنث غائب سے لیکر صیغہ جمع متکلم تک۔

۲ : فعل امر حاضر معروف ان حالتوں پر مبنی ہوگا۔ ۱ : مبنی بر سکون
۲ : مبنی بحذف حرف علت ۳ : مبنی بر فتحہ ۴ : مبنی بحذف نون اعرابی

۱ : مبنی بر سکون : جب فعل امر صحیح الآخر ہو اور اس کے ساتھ کوئی ضمیر مرفوع متصل بارز نہ ہو اِذْهَبْ - ہاں نون جمع مؤنث کی صورت میں بھی مبنی بر سکون ہوگا اِضْرِبْنَ

۲ : مبنی بر حذف حرف علت : جب فعل امر معتل الآخر ہوگا تو اس وقت حرفِ علت کے حذف پر مبنی ہوتا ہے جیسے اُدْعُ اصل میں اُدْعو تھا

۳ : مبنی بر حذف نون اعرابی : جب فعل امر کے ساتھ ضمیر مرفوع متصل بارز ہو تو نون اعرابی کے حذف پر مبنی ہوتا ہے۔

جیسے اِذْهَبَا، اِذْهَبُوْا، اِذْهَبِي

۴ : مبنی بر فتحہ : جب فعل امر کے آخر میں نون تاکید (ثقیلہ و خفیفہ) ہو تو مبنی بر فتحہ ہوتا ہے۔ اِذْهَبَنَّ، اِذْهَبَنْ

فعل مضارع کی مبنی حالتیں

۱ : مبنی بر فتحہ ۲ : مبنی بر سکون

مبنی بر سکون : جب فعل مضارع کے آخر میں نون جمع مؤنث متصل ہو تو مبنی بر سکون ہوگا جیسے یَضْرِبْنَ، تَضْرِبْنَ

مبنی بر فتحہ : جب فعل مضارع اور نون تاکید کے درمیان فاصلہ آ جائے

Marfat.com

(خواہ یہ فاصلہ لفظاً ہو یا تقدیراً) تو مضارع معرب ہوگا۔ اس وقت اس کا اعراب رفعی حالت میں اثبات نون اور نصبی وجزمی حالت میں حذف نون ہوگا فاصلہ لفظی۔ یَکْتُبَانِ یہاں الف تثنیہ فاصلہ ہے یَکْتُبُنَّ یہاں واد جمع کا فاصلہ ہے مگر وہ تقدیراً ہے کیونکہ اصل میں یَکْتُبُوْنَنَّ تھا۔ تین نون جمع ہو گئے نون اعرابی کو حذف کر دیا اس کے بعد واد جمع کو التقاء ساکنین کی وجہ سے حذف کر دیا اسی طرح تَکْتُبِنَّ میں ی کا فاصلہ تقدیراً ہے۔

سبق نمبر ۶۷

حرف کا بیان

حرف کی دو قسمیں ہیں۔

۱: حروف مبانی ۲: حروف معانی

۱: **حروفِ مبانی:** وہ حروف جن سے کلمات مرکب ہوتے ہیں مگر کسی خاص معنی پر دلالت نہیں کرتے مثلاً ب۔ ت۔

ان کا دوسرا نام حروفِ تہجی بھی ہے۔

۲: **حروفِ معانی:** ایسے حروف جن کو کسی نہ کسی خاص معنی پر دلالت کے لیے وضع کیا گیا ہو جیسے الیٰ۔ علیٰ۔ من

فائدہ: تمام حروف (خواہ معانی ہوں یا مبانی) مبنی الاصل ہیں۔

حروف معانی کی اقسام

حروفِ معانی کی دو قسمیں ہیں۔

Marfat.com

۱ : عاملہ   ۲ : غیر عاملہ

حروفِ عاملہ : وہ حروف جو کلمہ یا جملہ کو رفع نصب جر اور جزم دیتے ہوں۔

حروفِ غیر عاملہ : جو حروف کلمے یا جملے کو رفع نصب جر اور جزم نہیں دیتے۔

حروفِ عاملہ کی تقسیم

حروفِ عاملہ کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں۔

۱ : حروفِ جارہ   ۲ : حروفِ مشبہ بالفعل

۳ : حروفِ شرط   ۴ : حروفِ نواصب

۵ : حروفِ جوازم   ۶ : حروفِ ندا

۷ : حروفِ نفی

۱ : حروفِ جارہ

تعداد : ان کی تعداد سترہ ہے

ب ت ک و لام و واؤ منذ مذ خلا

رب حاشا من عدا فی عن علیٰ حتیٰ الیٰ

ان کا عمل : اسم پر داخل ہو کر اسے جر دیتے ہیں۔

الی المدینة من المسجد الحرام

ان کے معانی :

با : اتصال اور استعانت کے لیے اکثر آتا ہے مسحت راسی

بیدی - کتبت بالقلم

واو - تا : قسم کے لیے آتے ہیں جیسے تاللہ لاکیدن اصنامکم اور والعصر ان الانسان لفی خسر

کاف : یہ تشبیہ کے لیے آتا ہے فی البحر کالاعلام

حتیٰ - الی : یہ دونوں انتہا کے لیے آتے ہیں الی المسجد الاقصیٰ - حتیٰ مطلع الفجر

علیٰ : غلبہ اور بلندی کے معنی دیتا ہے علی الفلک تحملون

لام : یہ ملکیت کے لیے آتا ہے لہ الملک ولہ الحمد

فی : ظرفِ زماں اور مکاں کے معنی دیتا ہے فی الکوز ماءٌ زید فی المسجد -

عن : دوری اور تجاوز کے معنی دیتا ہے - رمیت السھم عن القوس

رُبَّ : یہ قلت اور کثرت دونوں کے لیے آتا ہے رب عالم یعمل بعلمہٖ (کم عالم ہیں جو اپنے علم پر عمل کرتے ہیں)
رب رجل کریم لقیتہ (میں بہت سے سخی لوگوں سے ملا ہوں)

دیگر حروف کا تذکرہ کتاب میں گزر چکا ہے -

حروفِ نافیہ

ان کی تعداد سات ہے -

لم - لما - ما - لا - لن - اِن - لات ان پر تفصیلی گفتگو ہو چکی ہے -

Marfat.com

حروفِ شرط

ان کی تعداد نو ہے۔

ان - اذما - لو - لولا - لوما - لما - کلما - اذا - اما

یہ حروف دو جملوں پر داخل ہوتے ہیں پہلے کو شرط اور دوسرے کو جزا کہتے ہیں ان میں سے دو حرف اِن ۔ اذما جازمہ ہیں اور دوسروں کو غیر جازمہ کہتے ہیں۔

سبق نمبر ۶۸

حروفِ غیر عاملہ

وہ حروف جو کلمے پر لفظاً عمل نہیں کرتے یہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱ : حروف عاطفہ	۲ : حروف تنبیہ	۳ : حروفِ مصدریہ
۴ : حروفِ تفسیر	۵ : حروفِ تخصیص	۶ : حروفِ ایجاب
۷ : حروفِ زیادت	۸ : حروف ردع	۹ : حروفِ تاکید
۱۰ : حرف تقریب توقع	۱۱ : حروف استفہام	۱۲ : حروفِ استقبال
۱۳ : حروف استثناء	۱۴ : تنوین	۱۵ : حروفِ شرط

۱ : حروفِ عاطفہ

ان کی تعداد دس ہے۔

واؤ - فا - ثم - حتی - اما - او - ام - لا - بل - لکن

Marfat.com

ان کا استعمال : یہ تمام حروف اپنے مابعد کو اعراب و حکم میں ماقبل کی طرف مائل کر دیتے ہیں۔ حرف عطف کے ماقبل کو معطوف علیہ اور مابعد کو معطوف کہتے ہیں۔ حصولِ حکم کے اعتبار سے ان کی تین اقسام ہیں

۱ : وہ حروف جن سے معطوف علیہ اور معطوف دونوں کے لیے حکم ثابت ہوتا ہے وہ چار ہیں۔ واؤ۔ فاء۔ ثم۔ حتیٰ

ان کا آپس میں فرق یہ ہے کہ ثم ترتیب اور مہلت کثیرہ کے لیے آتا ہے۔ جاءنی زید ثم خالد حتیٰ یہ بھی ترتیب کے لیے آتا ہے مگر مہلت ثم سے قدرے کم ہوتی ہے۔ قدم الحاج حتی المشاۃ۔ فا ترتیب کا فائدہ دیتی ہے۔ مگر درمیان میں وقفہ نہیں ہوتا۔ جاءنی خالد فرشید واوؔ نہ ترتیب پر دلالت کرتی ہے اور نہ مہلت پر جاءنی خالد وابوبکر

۲ : وہ حروف جن سے دونوں میں سے کسی ایک غیر معین کے لیے حکم ثابت ہوتا ہے یہ بھی تین ہیں۔ او۔ اما۔ ام

"او" کلام خبری میں ہو تو شک کے لیے ہوتا ہے قالو لبثنا یوماً او بعض یوم اور اگر کلام انشائی میں ہو تو تخییر کا فائدہ دیتا ہے تزوج ھنداً او اختھا

"اما" یہ عاطفہ تب ہوگا جب اس سے پہلے ایک اور اما ہو ھذا العدد اما زوج اما فرد

"ام" اسکی دو قسمیں ہیں

۱ : متصلہ ۲ : منقطعہ

Marfat.com

"ام متصلہ" : یہ ہمزہ استفہام کے بعد دو امور میں سے ایک کی تعیین کے لیے آتا ہے ۔ أخالد فی الدار ام بکر؟

اسے "ام معادلہ" بھی کہتے ہیں ۔

ام منقطعہ : اس سے پہلے ہمزہ نہیں ہوتا اور یہ اضراب (عدول) کے لیے آتا ہے ۔ انها لبقرۃ ام فرس ۔

حروفِ تنبیہ

وہ حروف ہوتے ہیں متکلم جن کے ذریعے مخاطب کی غفلت دور کرنا چاہتا ہو ۔ ان کی تعداد چار ہے ۔ الا ۔ اما ۔ ھا یا ۔ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب ۔ ھا کا استعمال ، اسم اشارہ پر داخل ہوتی ہے ۔ ھذا ۔ ھذہ ۲ ۔ ضمیر مرفوع پر داخل ہوتی ہے

ھا انتم اولاء ۳ : ندا میں ای کے بعد آتی ہے ۔

یا ایھا الانسان ۔

"یا" یہ اصل میں حرف ندا ہے مگر جب وہاں منادیٰ نہ ہو تو یہ تنبیہ کے لیے ہوتا ہے ۔ یا لیت قومی یعلمون

۳ : حروفِ مصدریہ

وہ حروف جو اپنے مابعد سے مل کر مصدر کا معنی دیتے ہیں ان کی تعداد پانچ ہے ۔ اَنْ ۔ اَنَّ ۔ کی ۔ ما ۔ لو ۔ ارید ان تقوم ۔

احب انك تجتنب الرذیله ۔

اَنَّ جملہ اسمیہ کو مصدری معنی میں کر دیتا ہے

Marfat.com

مَا کی مثال اَوْصَانِیْ بِالصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ مَا دُمْتُ حَیًّا۔
لَوْ کی مثال یَوَدُّ اَحَدُھُمْ لَوْ یُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَۃٍ

۴ : حروفِ تفسیر

وہ حروف جو وضاحت کے لیے آتے ہیں ان کے ماقبل کو مفسَّر اور مابعد کو مفسِّر کہا جاتا ہے۔ یہ دو ہیں۔ اَیْ۔ اَنْ۔ اَیْ مفرد اور جملہ دونوں کی تفسیر کرتا ہے۔ قُطِعَ رِزْقُہٗ اَیْ مَاتَ
وَ اٰتَیْتُ لَیْثًا اَیْ اَسَدًا اور "اَنْ" صرف جملہ کی تفسیر کرتا ہے۔ وَنَادَیْنٰہُ اَنْ یّٰاِبْرَاھِیْمُ

❀❀❀

حروفِ ایجاب

وہ حروف جو کسی نہ کسی بات کا جواب بنتے ہیں یہ چھ ہیں۔ نَعَمْ بلیٰ۔ اِیْ۔ جَیْرِ۔ اَجَلْ۔ اِنَّ۔

نَعَمْ : یہ کلامِ سابق کو تسلیم کرنے کا فائدہ دیتا ہے۔

اَجَاءَ زَیْدٌ۔ نَعَمْ اَیْ جَاءَ زَیْدٌ۔ اَلَمْ یَقُمْ زَیْدٌ نَعَمْ اَیْ لَمْ یَقُمْ زَیْدٌ

بلیٰ : کلامِ سابق میں منفی (جس بات کی نفی کردی گئی) کے اثبات کے لیے آتا ہے۔ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی اَیْ اَنْتَ رَبُّنَا

Marfat.com

اِیْ، یہ قسم سے پہلے آتا ہے قل اِی و ربی اِنّه لحق۔ دیگر قلیل الاستعمال ہیں۔

۶ : حروفِ تحضیض

وہ حروف متکلم جن کے ذریعے مخاطب کو کسی کام پر ابھارتا یا ملامت کرتا ہے یہ پانچ ہیں۔

اَلا - اَلّا - ھلّا - لولا - لوما

اگر یہ فعل مضارع سے پہلے آئیں تو حروفِ تحضیض کہلائیں گے الا تحبون ان یغفر اللہ لکم اور اگر یہ ماضی پر داخل ہوں تو یہ حروف تقدیم کہلاتے ہیں۔ ھلاّ صلیت

۷ : حرفِ ردع

وہ حرف جو متکلم کو کلام سے روکنے کے لیے وضع کیا گیا ہو اس کے لیے لفظ کلاّ استعمال ہوتا ہے مثلاً تجھے کوئی کہتا ہے اضرب زیداً جواباً تو کہے کلا ہرگز نہیں یعنی ایسی بات نہ کہنا اور کبھی حقاً کے معنی میں آتا ہے کلا سوف تعلمون (تم یقیناً جان لوگے)

۸ : حروفِ زیادت

وہ حروف جن کے حذف کرنے سے کلام کے اصلی معنی میں فرق نہیں آتا وہ حرف تحسین کلام وغیرہ کے لیے لائے جاتے ہیں یہ آٹھ ہیں۔

Marfat.com

اِن - آن - ما - لا - من - کاف - باء - لام

نوٹ: ان کے زائدہ ہونے کا معنیٰ یہ ہے کہ اگر کہیں کوئی حرف زائدہ ہوا تو وہ ان میں سے ہوگا۔ یہ مطلب نہیں کہ یہ ہمیشہ ہر جگہ زائدہ ہی ہوں گے۔

ان زائدہ کی مثال: ما ان مدحت محمدًا بمقالتی
لکن مدحت مقالتی بمحمد

اَن کی مثال: فلما ان جاء البشیر القاہ علی وجہہ فارتدّ بصیراً (جب خوشخبری دینے والے یوسف کا قمیص حضرت یعقوبؑ کے چہرے پر رکھا تو ان کی بینائی لوٹ آئی۔

لا زائدہ کی مثال: لا اقسم بھذا البلد

۹: حروفِ استفہام

وہ حروف جن کے ذریعے کوئی بات پوچھی جائے اور وہ دو ہیں ہمزہ اور ھل کبھی ہمزہ انکار کے لیے آتا ہے ألم نشرح لك صدرك اسے استفہام انکاری کہا جاتا ہے۔

۱۰: حرفِ تقریب و توقع

وہ حرف جو ماضی پہ داخل ہو کر اسے حال کے قریب کر دیتا ہے یہ ایک حرف ہے۔ قد۔ قد مضارع پر آئے تو تقلیل اور ماضی پر آئے تو تحقیق کا فائدہ دیتا ہے لیکن کبھی مضارع پر بھی تحقیق کے معنی کے لیے آتا ہے اس وقت یہ اسمائے افعال میں سے ہوگا۔ قدلی درھم ای یکفینی درھم

Marfat.com

۱۱ :

حروفِ استقبال

ان سے مراد سین اور سوف ہیں جو مضارع کو مستقبل کے ساتھ خاص کر دیتے ہیں۔

۱۲ :

حروفِ تاکید

ان سے مراد وہ حروف ہیں جو جملہ کے معنی میں تاکید پیدا کرتے ہیں یہ دو ہیں۔ نون تاکید۔ لام ابتدائیہ۔ لام اسم اور فعل دونوں پر داخل ہوتا ہے لعبد مومن خیر من مشرک - تاللہ لاکیدنّ اصنامکم اور نون ایسے فعل پر آئے گا جس میں طلب ہو۔

۱۳ :

حرفِ استثناء

یہ حرف ایک الّا ہے۔ اکثر نحاۃ کے نزدیک یہ غیر عاملہ ہے مگر بعض کے نزدیک مستثنیٰ کو نصب الّا ہی دیتا ہے۔

۱۴ :

تنوین

وہ نون ساکن تاکید کے لیے نہ ہو اور کلمہ کی آخری حرکت کے تابع ہو کر پڑھا جائے تنوین پانچ طرح کی ہوتی ہے۔

Marfat.com

۱ : تنوینِ تمکن : وہ تنوین جو اسم معرب پر آئے رجلٌ۔ کتاب
اسے تنوینِ صرف بھی کہتے ہیں۔

۲ : تنوینِ تنکیر: وہ تنوین جو کسی اسم مبنی پر اس لیے لائی جائے
تاکہ وہ اس کلمہ کے نکرہ ہونے پر دلالت کرے۔
صہٍ - مہٍ اگر یہ کلمات بغیر تنوین کے ہوں تو یہ معرفہ ہوں گے۔

۳ : تنوینِ عوض: وہ تنوین جو کسی کے عوض ہو مثلاً مضاف الیہ کے
عوض کلٌ یموت اصل میں کل انسان یموت ہے
کبھی جملہ کے عوض اور کبھی حرف کے عوض ہوتی ہے - حینئذٍ اصل میں
حین اِذ کان کذا تھا۔

۴ : تنوینِ مقابلہ : وہ تنوین جو جمع مذکر سالم کے نون کے مقابلہ میں
جمع مؤنث سالم کے آخر میں آتی ہے مسلماتٍ

۵ : تنوینِ ترنم ، وہ تنوین جو اشعار کے آخر میں آتی ہے یہ تنوین
اسم فعل اور حرف سب پر آ سکتی ہے۔

اقلی اللوم عاذلٍ والعتابن

وقولی ان اصبت لقد اصابن

۱۵ : حروفِ شرط

وہ حروف جو شرط و جزا پر داخل ہوں یہ تین ہیں۔ اِن - لو
اَمّا - ان میں سے ان عاملہ ہے دیگر دو غیر عاملہ ہیں۔ اَمّا معنی شرط کو متضمن
ہوتے ہوئے دو معانی کے لیے آتا ہے۔

۱ : اس کے ذریعے کلام سابق کے اجمال کی تفصیل کی جاتی ہے فمنہم

Marfat.com

شقی و سعید فاما الذین شقوا ففی النار واما الذین سعدوا ففی الجنۃ

سبق نمبر ۶۹

عدد کی بحث

عدد کی تعریف: وہ اسم ہوتا ہے جس کے ساتھ کسی شئ کے افراد کی گنتی کی جائے۔ جس شئ کی گنتی کی جائے اسے معدود اور تمیز کہا جاتا ہے مثلاً ثمانیۃ ایام، عشرون رجلاً

ان میں ثمانیۃ، عشرون اعداد ہیں اور ایام، رجلاً معدود اور تمیز ہیں۔

اسمائے عدد چار طرح کے ہوتے ہیں۔

۱: مفرد ۲: مرکب ۳: عطف ۴: عقود

۱: **مُفرد:** اکائیاں عدد مفرد کہلاتی ہیں اور وہ یہ ہیں ایک سے لیکر دس تک اور مائۃ، الف

۲: **مرکب:** درمیانی حرف کو حذف کر کے دو اکائیوں کو ملا کر ایک عدد بنالیا گیا ہوتا ہے یہ گیارہ سے لیکر انیس تک ہے مثلاً احد عشر

۳: **عطف:** درمیانی حرف حذف کئے بغیر دو اکائیوں کو ایک کر دیا گیا ہے اکیس سے ننانوے تک مثلاً احد و عشرون

دوسری تعریف

ئے وہ اسم ہوتا ہے جس کے اوپر اور نیچے والے مرتبہ کو جمع کیا جائے تو وہ اسم اس مجموعہ کا نصف ہو مثلاً چار کے اوپر پانچ اور نیچے تین ہے پانچ اور تین کا مجموعہ آٹھ ہوتا ہے چار آٹھ کا نصف ہے

Marfat.com

اس میں اکائی کو معطوف علیہ اور دہائی کو معطوف کہنے کی وجہ سے عدد کو عطف کا نام دیا جاتا ہے

۴ : **عقود** : دہائیاں عدد عقود کہلاتی ہیں مثلاً عشرون ثلاثون وار لجون وغیرہ

معدود کے احکام

۱ : جب معدود اور تمیز ایک یا دو ہوں تو عدد کا ذکر ضروری نہیں ہوتا صرف معدود کو واحد، تثنیہ لانا کافی ہوتا ہے جیسے رجل رجلان

۲ : تین سے لیکر دس تک تمیز جمع اور مجرور، اگر معدود مذکر ہو تو عدد مؤنث اور اگر معدود مؤنث ہو تو عدد مذکر ہوگا۔

مثلاً ثلاثۃ رجالٍ۔ ثلاث نساءٍ

۳ : گیارہ سے ننانوے تک تمیز واحد اور منصوب ہوگی جیسے عشرون درھماً

۴ : سو سے آگے مثلاً ہزار کا معدود واحد اور مجرور ہوگا جیسے مائۃ عاملٍ

اسمائے عدد کی تذکیر و تانیث

۱ : واحد اور اثنان (مفرد ہوں یا مرکب) کی تذکیر و تانیث ہمیشہ موافق قیاس ہے۔ اگر معدود مذکر ہو تو عدد بھی مذکر اور اگر معدود مؤنث ہو تو عدد بھی مؤنث جیسے رجل واحد، امرأۃ واحدۃ، احد عشر کوکباً۔

احدی عشرۃ امرأۃ

۲ : تین سے لیکر نو تک (خواہ مفرد ہوں یا مرکب) کی تذکیر و تانیث خلاف

Marfat.com

قیاس آتی ہے اگر معدود مذکر ہے تو عدد مؤنث جیسے ثلاثۃ رجالٍ اور اگر معدود مؤنث ہے تو عدد مذکر ثلاثُ نِساء

۳ : دھائیوں اور مائۃ، الف میں تذکیر و تانیث کا لحاظ نہیں کیا جاتا۔ مثلاً عشرون رجلاً۔ عشرونَ امرأۃً

۴ : لفظ عشر اگر مفرد ہو تو اس کی تذکیر و تانیث خلاف قیاس، عشرۃ رجالٍ عشر نساءٍ اور اگر مرکب ہو تو موافق قیاس ثلاثۃ عشر رجلاً۔ ثلاث عشرۃ امرأۃً۔

سبق نمبر ۷

تصغیر کا بیان :

تعریف :۔ اسم کے پہلے حرف کو ضمہ دوسرے کو فتحہ، تیسری جگہ یاء ساکن لانا تصغیر کہلاتا ہے۔ اس یاء ساکن کو یاء تصغیر کہا جاتا ہے

اوزان تصغیر :

تصغیر کے تین اوزان ہیں۔ فُعَیْلٌ ، فُعَیْعِلٌ ، فُعَیْعِیْلٌ

کلمہ سہ حرفی کی تصغیر فعیل کے وزن پر آئے گی۔ قلمٌ ۔حسینٌ، جبلٌ

اگر کلمہ چار حرفی ہو تو تصغیر فُعَیْعِلٌ کے وزن پر آئے گی جعفر سے جعیفر

کلمہ پانچ حرفی کی تصغیر فعیعیل کے وزن پر آئے گی بشرطیکہ چوتھا حرف حرف علت ہو۔ عصفور سے عصیفیر، مفتاح سے مفیتیح

اگر چوتھا حرف علت نہ ہو تو پانچویں کو گرا دیں گے اور تصغیر فعیعل کے وزن پر آئے گی۔ سفرجل سے سفیرج ، فرزدق سے فریزد

ف : تصغیر صرف اسم سے بنائی جا سکتی ہے فعل اور حرف سے تصغیر نہیں آتی۔

Marfat.com

Marfat.com

اللہ تعالیٰ سے تعلقِ بندگی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تعلقِ غلامی مستحکم بنانے کیلئے امیر عالمی دعوتِ اسلامیہ کی دیگر علمی و تحقیقی کتب

۱۔ شاہکار ربوبیت
۲۔ ایمان والدین مصطفیٰ
۳۔ حضورؐ کا سفر حج
۴۔ امتیازات مصطفیٰ
۵۔ در رسولؐ کی حاضری
۶۔ ذخائر محمدیہ
۷۔ محفل میلاد پر اعتراضات کا علمی محاسبہ
۸۔ فضائل نعلین حضورؐ
۹۔ شرح سلام رضا
۱۰۔ حبیب خدا سیدہ آمنہ کی گود میں
۱۱۔ نور خدا سیدہ حلیمہ کے گھر
۱۲۔ نماز میں خشوع و خضوع کیسے حاصل کیا جا سکتا ہے؟
۱۳۔ حضورؐ نے متعدد نکاح کیوں فرمائے؟
۱۴۔ اسلام اور تحدید ازواج
۱۵۔ اسلام میں چھٹی کا تصور
۱۶۔ مسلک صدیق اکبرؓ۔ عشق رسول
۱۷۔ شب قدر اور اس کی فضیلت
۱۸۔ صحابہ اور تصور رسولؐ
۱۹۔ مشتاقان جمال نبوی کی کیفیات جذب و مستی
۲۰۔ اسلام اور احترام والدین
۲۱۔ حضور رمضان المبارک کیسے گذارتے؟
۲۲ صحابہ کی وصیتیں
۲۳۔ رفعتِ ذکر نبوی ﷺ
۲۴۔ کیا رسول اللہ نے لوگوں کی اجرت پر بکریاں چرائیں؟
۲۵۔ حضور کی رضاعی مائیں
۲۶۔ ترک روزہ پر شرعی وعیدیں
۲۷۔ عورت کی امامت کا مسئلہ
۲۸۔ عورت کی کتابت کا مسئلہ
۲۹۔ منہاج النحو
۳۰۔ منہاج المنطق
۳۱۔ معارف الاحکام
۳۲۔ ترجمہ فتاویٰ رضویہ جلد پنجم
۳۳۔ ترجمہ فتاویٰ رضویہ جلد ششم
۳۴۔ ترجمہ فتاویٰ رضویہ جلد ہفتم
۳۵۔ ترجمہ فتاویٰ رضویہ جلد ہشتم
۳۶۔ ترجمہ فتاویٰ رضویہ جلد دہم
۳۷۔ ترجمہ اشعت اللمعات جلد ششم
۳۸۔ صحابہ اور محافل نعت
۳۹۔ صحابہ کے معمولات
۴۰۔ خواب کی شرعی حیثیت
۴۱۔ مزاحِ نبوی ﷺ
۴۲۔ تبسم نبوی ﷺ
۴۳۔ گریہ نبوی ﷺ
۴۴۔ مجلسِ نبوی ﷺ
۴۵۔ فضائل و برکات زمزم
۴۶۔ اللہ اللہ حضور ﷺ کی باتیں
۴۷۔ جسم نبوی ﷺ کی خوشبو
۴۸۔ کیا سگ مدینہ کہلوانا جائز ہے؟
۴۹۔ ہر مکاں کا اجالا ہمارا نبیؐ
۵۰۔ مقصد اعتکاف
۵۱۔ سب رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبیؐ
۵۲۔ صحابہ اور بوسہ جسم نبویؐ
۵۳۔ رسول اللہ کے کسی عمل کو ترک فرمانے کی حکمتیں (مسئلہ ترک)
۵۴۔ محبت و اطاعت رسول ﷺ
۵۵۔ آنکھوں میں بس گیا سراپا حضورؐ کا

Marfat.com